اسلامی عقائد

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اسلامی عقائد

زبیدہ عزیز

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ---------- اسلامی عقائد

تالیف ---------- زبیدہ عزیز

ناشر ---------- الہدیٰ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ایڈیشن ---------- سوم (نظر ثانی شدہ)

تعداد ---------- 3000

ISBN ---------- 978-969-8665-92-0

قیمت ----------

تاریخ اشاعت ---------- فروری 2016ء

ملنے کے پتے

اسلام آباد
7-AK Brohi Road, H-11/4, Islamabad, Pakistan
فون: +92-51-4866130-1, +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9
alhudapublications.org@gamil.com

کراچی
Plot # 8c,Nishat Lane # 6, Nishat Commercial Area,
Khayaban-e-Nishat, Phase 6, DHA, Karachi
فون: +92-21-35844041-2
salesoffice.khi@gmail.com

امریکہ
PO Box 2256 Keller TX 76244
فون: +1-817-285-9450 +1-480-234-8918
www.alhudaonlinebooks.com

کینیڈا
5671 McAdam Rd ON L4Z IN9 Mississauga Canada
فون: +1-905-624-2030 +1-647-869-6679
www.alhudainstitute.ca

برطانیہ
14 Wangey Road, Chadwell Heath Essex RM6 4AJ
London U.K.
فون: +44-20-8599-5277 +44-78-8979-0369
alhudaproducts.uk@gmail.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَهِدَ اللّٰهُ

اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(ال عمران:18)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرس

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
1	عقیدہ	1
7	ایمان	2
26	اللہ پر ایمان	3
57	شرک	4
69	دم اور تعویذ	5
75	جادو	6
90	درخت، پتھر اور قبر سے برکت حاصل کرنا	7
94	قبر پرستی	8
100	زیارت قبور	9
105	وسیلہ	10
119	بدعت	11
135	رسولوں پر ایمان	12
158	کتابوں پر ایمان	13
174	فرشتوں پر ایمان	14
192	قضاء اور قدر پر ایمان	15

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

209	آخرت پر ایمان	16
238	جنت اور جہنم	17
259	ضمیمہ (علاماتِ قیامت)	18
292	اختتامیہ	19
293	کتابیات	20

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّمہ

دین اسلام اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیا ہوا خوبصورت طریقہ زندگی ہے جو عقائد واعمال پر مشتمل ہے۔ جہاں عقائد دین میں بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں وہاں اعمال اس کا عملی مظہر ہیں۔

عقائد واعمال کے باہمی تعلق کی مثال درخت اور اس کی جڑ کی سی ہے۔ جڑ کھوکھلی ہو جائے تو درخت قائم نہیں رہ سکتا، اسی طرح عقیدہ میں کمزوری یا بگاڑ نہ صرف دین کی بنیادیں ہلا دیتا ہے بلکہ اعمال بھی بے روح ہو کر رہ جاتے ہیں۔ عقیدہ کی خرابی سے تمام عبادات اور معاملات براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔

آخرت میں نجات کا دارومدار بھی عقیدہ کی درستی پر ہے۔ آخرت میں اعمال کے حساب کتاب کے وقت عبادات اور اخلاقیات کی کوتاہی سے درگزر ہو سکتا ہے لیکن عقیدہ کا فساد قابل معافی نہ ہوگا۔ اعمال اس وقت تک قبول نہ ہوں گے جب تک وہ درست عقیدہ کے مطابق نہ کیے جائیں۔ شرک اور بدعات کے ساتھ کیے گئے اعمال قابل قبول نہیں ہیں۔

عقیدہ ہی کی بنیاد پر ایک شخص مومن ومنافق، کافر ومشرک قرار پاتا ہے لہٰذا عقیدہ کی اصلاح ہر مسلمان کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسی کی طرف تمام انبیاء نے دعوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی۔ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں عقیدہ کی اصلاح کی کوشش کی اور اس ضمن میں جو خرابیاں تھیں ان کو دور کرنے کی طرف دعوت دی۔

اللہ کے دین کی طرف دعوت دینے والوں نے بھی ہمیشہ یہی طریقہ اختیار کیا تا کہ لوگوں کے عقائد کی اصلاح ہو، پھر دین کے دیگر احکامات کی طرف بھی توجہ دی جائے۔

کتاب ''اسلامی عقائد'' لکھنے کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ عقائد کے متعلق تمام معلومات جامع ،مختصر اور واضح انداز میں یکجا کر دی جائیں تا کہ ہر شخص اپنا محاسبہ کر سکے کہ کہیں غفلت، لاعلمی اور بے خبری میں فسادِ عقیدہ کا شکار نہ ہو جائے۔

یہ کتاب کا تیسرا ایڈیشن ہے جس میں محترمہ استاذہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ کے عقیدہ پر دیے گئے لیکچرز کا مفید مواد بھی شامل کر دیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کتاب کی تیاری میں شریک تمام افراد کے تعاون کو قبول فرمائیں اور پڑھنے والوں کو بہترین عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

زبیدہ عزیز

یکم جنوری 2016ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ

لغوی معنی

عقیدہ کا لفظ عقد یعقد سے ہے جس کا معنی ہے گرہ باندھنا، دو چیزوں کو قوت اور مضبوطی کے ساتھ باہم مربوط کرنا۔

✿ اہل لغت نے عقیدہ کے یہ معنی بیان کیے ہیں۔

اَلْحُکْمُ الَّذِیْ لَا یُقْبَلُ الشَّکُّ فِیْهِ لَدَیٰ مُعْتَقِدِہٖ وَ (فِی الدِّیْنِ) مَا یُقْصَدُ بِهِ الْاِعْتِقَادُ دُوْنَ الْعَمَلِ، کَعَقِیْدَۃِ وُجُوْدِ اللّٰهِ وَ بَعْثَةِ الرُّسُلِ

(المعجم الوسیط، ص: 614)

”ایسا حکم جس میں اعتقاد رکھنے والے کو کوئی شک نہیں ہوتا اور دین میں عقیدہ دل میں ایسی گرہ باندھنا ہے جو عمل کے علاوہ ہو جیسے اللہ کے وجود اور رسولوں کی بعثت کا عقیدہ۔“

”جس پر پختہ یقین کیا جائے، جس کو انسان اپنا دین بنائے اور اس کا اعتقاد رکھے۔“

(مصباح اللغات، ص: 566)

اصطلاحی معنی

✿ اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اچھی و بری تقدیر پر مکمل اور غیر متزلزل ایمان لانا اسلامی عقیدہ کہلاتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ لٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِکَةِ وَ الْکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ (البقرۃ: 177)

”نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی اس شخص کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو اللہ، یوم آخرت، فرشتوں، کتاب اور نبیوں پر ایمان لایا۔''

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ (البقرة:285)

''ایمان لایا رسول اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا اور مومن بھی، سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔''

عقیدہ کا منبع و ماخذ

علم حاصل کرنے کے لیے انسان کو مختلف ذرائع اور قوتیں دی گئی ہیں جن کو بروئے کار لا کر وہ مطلوبہ نتائج تک پہنچتا ہے۔ ان میں سے حواس خمسہ وہ بنیادی ذریعہ ہیں جن سے وہ چیزوں کا ادراک کرتا ہے۔ بہت سے معاملات میں انسان کی عقل اس کی رہنمائی کرتی ہے۔ بعض اوقات انسان اپنے تخیل سے کام لے کر نئی چیزیں تخلیق کرتا ہے۔ معاشرے میں موجود افراد کی طرف سے آنے والی خبریں بھی اس کے لیے علم کا ایک ذریعہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح کچھ چیزوں کا علم اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ سب ذرائع انسان کو حتمی اور صحیح نتیجہ تک پہنچا دیتے ہیں؟ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ ذرائع اہم ہونے کے باوجود محدود ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان ذرائع کی کمی کو پورا کرنے اور درست نتیجہ تک پہنچنے کے لیے ایک ایسے ماخذ کی طرف رجوع کیا جائے جو یقینی، قطعی اور کلی ہو۔ یہ مستند ماخذ صرف وحی الٰہی ہے جو قرآن و سنت پر مبنی ہے۔ یاد رہے کہ شکوک و شبہات، آباؤ اجداد کے اقوال، کسی کا اجتہاد، رائے، نظریہ اور عقل اسلامی عقیدہ کی بنیاد نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ کی اقسام

ماخذ کے اعتبار سے عقیدہ کی دو قسمیں ہیں:

عقیدہ صحیحہ: جو وحی الٰہی کی روشنی میں تشکیل پاتا ہے اور جس کی تعلیم تمام انبیاء لے کر آئے۔

عقیدہ فاسدہ: جو صحیح عقیدہ سے ٹکراتا ہو اور انسانی حواس، عقل اور تخیل پر بھروسہ کر کے تشکیل پائے۔

صحیح عقیدہ وہ بنیاد فراہم کرتا ہے جس پر دین قائم ہے اور اس کی درستگی پر ہی اعمال کی صحت کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (الكهف:110)

''پس جو شخص اپنے رب سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو بھی شریک نہ کرے۔''

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل:36)

''ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جس نے کہا) اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

عقیدہ کی اصلاح، انبیاء کی اولین ترجیح

نوحؑ، ھودؑ، صالحؑ، شعیبؑ اور تمام انبیاءؑ نے اپنی قوموں سے یہی بات کہی۔ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں لوگوں کو توحید اور عقیدے ہی کی اصلاح کی دعوت دی۔ آپ ﷺ کی مخالفت بھی اسی بنیاد پر کی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ربیعہ بن عباد دیلیؓ جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا اور بعد میں مسلمان ہو گئے تھے سے مروی ہے:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالمجاز نامی بازار میں لوگوں کے سامنے یہ فرماتے ہوئے دیکھا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو، تم کامیاب ہو جاؤ گے۔'' (مسند احمد، ج: 16023,25)

✿ بَلْهُجَيْم قبیلہ کے ایک آدمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کن چیزوں کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایک اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، وہ اللہ کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے اور تم اسے پکارتے ہو تو وہ تمہاری مصیبت دور کرتا ہے جب تم کسی بیابان اور جنگل میں راستہ بھول جاؤ اور اس سے دعا کرو تو وہ تمہیں واپس پہنچا دیتا ہے، جب تم قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہو اور اس سے دعا کرتے ہو تو وہ پیداوار ظاہر کر دیتا ہے۔''

(مسند احمد، ج: 20636,34)

✿ جندب بن عبداللہؓ کہتے ہیں:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِتْيَانٌ حَزَاوِرَةٌ فَتَعَلَّمْنَا الْإِيْمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيْمَانًا (سنن ابن ماجہ: 61)

''ہم کچھ طاقتور نوجوان نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے قرآن مجید سیکھنے سے پہلے ایمان سیکھا پھر ہم نے قرآن سیکھا تو اس سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا۔''

لہٰذا صحیح عقیدہ کا علم حاصل کرنا اور اپنے عقیدہ کو قرآن اور سنت کی روشنی میں درست کرنا ضروری ہے کیونکہ یہی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح عقیدے کا فائدہ

عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے:

”ایک شخص جس نے توحید کے علاوہ کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے پکڑ کر جلا دینا حتی کہ جب میں جل کر کوئلہ بن جاؤں تو اسے پیسنا، پھر جس دن تیز ہوا چل رہی ہو، مجھے سمندر میں بہا دینا، اس کے اہل خانہ نے ایسا ہی کیا لیکن وہ پھر بھی اللہ کے قبضے میں تھا، اللہ عزّ وجل نے اس سے پوچھا کہ تجھے اس کام پر کس چیز نے مجبور کیا؟ اس نے عرض کیا آپ کے خوف نے، اس پر اللہ نے اس کی بخشش فرما دی۔“

(مسند احمد، ج:3785,6)

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں:

”نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص لوہے کی زرہ پہنے حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اسلام لاؤ پھر جنگ میں شریک ہونا۔ چنانچہ وہ پہلے اسلام لایا اور اس کے بعد جنگ میں شہید ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے عمل کم کیا لیکن اجر بہت پایا۔“ (صحیح البخاری:2808)

عقیدے کی غیر موجودگی کا نقصان

عائشہؓ فرماتی ہیں:

”میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ابن جدعان زمانہ جاہلیت (حالت کفر) میں صلہ رحمی کرتا تھا، مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ چیز اسے فائدہ دے گی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ کام) اسے کوئی فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا: اے میرے رب جزا کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔''

(صحیح مسلم:518)

✿ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

''عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں (غلام) آزاد کی جائیں۔ چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے۔ پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کرنا چاہے تو کہا: میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلوں۔ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میرے والد نے سو گردنیں آزاد کرنے کی وصیت کی ہے اور بے شک (میرے بھائی) ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہیں اور پچاس ان کے ذمے باقی ہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو یقیناً اس کو پہنچ جاتا۔''

(سنن أبي داؤد:2883)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان

لغوی معنی

❁ ایمان عربی زبان کا لفظ ہے،اس کا مادہ (ا۔م۔ن) ہے۔

کسی خوف سے محفوظ ہو جانے، دل کے مطمئن ہو جانے اور انسان کے خیر و عافیت سے ہمکنار ہونے کو امن کہتے ہیں۔ (بحوالہ لسان العرب، ج:13،ص:23)

❁ گویا لفظ ایمان اپنے معنی و مفہوم کے اعتبار سے امن، امانت اور بھروسے پر دلالت کرتا ہے۔

ایمان کا لفظ بطور فعل لازم استعمال ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے امن پانا اور جب یہ فعل متعدی کے طور پر آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے امن دینا۔

(تاج العروس من جواهر القاموس،ج:34،ص:186)

❁ ایمان کی ضد کفر ہے۔اہل علم کا اجماع ہے کہ ایمان سے مراد تصدیق ہے۔

علامہ راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

اَلْإِيْمَانُ هُوَ التَّصْدِيْقُ الَّذِىْ مَعَهُ اَمْنٌ (المفردات،ص:26)

''ایمان وہ تصدیق ہے جس کے ساتھ امن ہو۔''

اصطلاحی معنی

شریعت اسلامی کی اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کے ذریعے اللہ کی طرف سے آئے ہوئے احکام کا زبان سے اقرار، دل سے تصدیق اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔

ایمان کے ارکان

حدیث جبرائیل سے ایمان کے ارکان کی وضاحت یوں ہوتی ہے۔عمرؓ سے روایت ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا جس نے انتہائی سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور جس کے بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر نہ سفر کے آثار تھے اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے جوڑ کر بیٹھ گیا اور اپنی ہتھیلیاں آپ ﷺ کی ران پر رکھ دیں۔۔۔ اور کہا: فَاخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر کے اچھا یا برا ہونے پر ایمان رکھے۔''

(صحيح مسلم :93)

ایمان قول وعمل کا مجموعہ

✿ ایمان، قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے۔ ایمان کی مشہور تعریف یہ کی گئی ہے:

اَلْاِیْمَانُ اعْتِقَادٌ بِالْقَلْبِ يَعْنِیْ بِالْجَنَانِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ وَالْاَرْكَانِ، يَزِيْدُ بِطَاعَةِ الرَّحْمٰنِ وَ يَنْقُصُ بِطَاعَةِ الشَّيْطَانِ

(شرح العقيدة الطحاوية لصالح بن عبدالعزيز :ج:1،ص:402)

''ایمان دل کے اعتقاد، زبان کے اقرار اور اعضاء سے عمل کرنے کا نام ہے۔ اس میں رحمٰن کی اطاعت سے اضافہ اور شیطان کی اطاعت سے کمی واقع ہوتی ہے۔''

✿ عبدالرحمٰن سعدی فرماتے ہیں:

اَنَّ الْاِيْمَانَ التَّامَّ هُوَ التَّصْدِيْقُ الْجَازِمُ بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ بِالتَّصْدِيْقِ بِهٖ، الْمُسْتَلْزِمُ لِاَعْمَالِ الْجَوَارِحِ (تفسير السعدي، الصف :14-10)

''بے شک ایمان کامل ان امور کی تصدیق جازم کا نام ہے جن کی تصدیق کا اللہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا ہے، جو اعضاء کے عمل کا لازمی تقاضا کرتا ہے۔“

❁ ایمان صرف زبان سے کہنے کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال اس میں داخل ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ (الانفال:4-2)

”بے شک مومن وہ لوگ ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس درجات ہیں اور بخشش ہے اور رزق کریم ہے۔“

❁ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا:

أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ (صحیح البخاری:26)

”کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔“

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

”اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں کیونکہ اللہ لوگوں کے ساتھ بہت نرمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا نہایت مہربان ہے۔"

یعنی وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں قبول ہیں۔

(بحوالہ صحیح البخاری:4486)

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ کی راہ میں نکلا اللہ اس کا ضامن ہو گیا۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اس کو میری ذات پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق نے نکالا ہے۔ (میں ضامن ہوں کہ) یا تو اس کو ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کر دوں یا (شہید ہونے کے بعد) جنت میں داخل کر دوں۔" (صحیح البخاری:36)

چنانچہ ایمان کو عمل سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ عمل، ایمان کا نتیجہ اور ثمرہ ہے بلکہ یہی وہ علامت ہے جس سے لوگوں کو کسی کے مومن ہونے کا علم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں متعدد جگہ پر ایمان اور عمل صالح کو ساتھ ساتھ بیان کیا ہے۔

بنو عبدالقیس کا وفد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، جب وہ جانے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانے کا کیا معنی ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "(اللہ پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ) تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور مال غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) ادا کرو۔" (صحیح البخاری:53)

گویا رسول اللہ ﷺ نے ایمان باللہ کا معنی درج بالا اعمال بتا کر واضح فرما دیا ہے کہ ایمان عمل کے بغیر نہیں ہوتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی پہچان

ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

مَا الْإِيْمَانُ، قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ (مسند احمد، ج:36، 22166)

"ایمان کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں اپنی نیکی سے خوشی ہو اور اپنی برائی بری لگے تو تم مومن ہو۔"

ایمان میں کمی بیشی

بندہ مومن کے ایمان میں حالات و واقعات کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور اسی مناسبت سے عمل میں بھی۔ اس کی تائید مندرجہ ذیل آیت و احادیث سے ہوتی ہے۔

ایمان میں اضافہ ہونا

وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا (الانفال: 2)

"جب اس کی آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔"

ایمان کا پرانا ہو جانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَخْلَقُ فِيْ جَوْفِ أَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ، فَاسْأَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُجَدِّدَ الْإِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (صحیح الجامع الصغیر، ج:1، 1590)

"یقیناً ایمان تمہارے پیٹ میں اس طرح پرانا ہو جاتا ہے جس طرح کپڑا پرانا ہو جاتا ہے، سو تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو کہ وہ تمہارے دلوں میں ایمان کی تجدید کر دے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان میں کمی کا خوف رہنا

ابن ابی ملیکہ نے کہا:

''میں نبی اکرم ﷺ کے تیس صحابہ سے ملا، ان میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر نفاق کا ڈر لگا ہوا تھا، ان میں کوئی یوں نہیں کہتا تھا کہ میرا ایمان جبرائیل و میکائیل کے ایمان جیسا ہے۔'' (صحیح البخاری: 48)

ایمان کو بڑھانے کی فکر کرنا

معاذؓ نے ایک دفعہ ایک صحابی سے کہا:

اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً (صحیح البخاری: 8)

''ہمارے پاس بیٹھو تا کہ ہم ایک گھڑی ایمان لے آئیں۔''

گناہ سے ایمان میں کمی ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ (صحیح البخاری: 2475)

''زانی جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا، شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا، چور جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا، لوٹ مار کرنے والا مومن نہیں ہوتا جس وقت لوٹ مار کر رہا ہوتا ہے اور لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوتی ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسد اور بخل سے ایمان میں کمی ہونا

✿ نبی اکرم ﷺ کے فرامین ہیں:

لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ الْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ (سنن النسائی:3111)

''کسی بندے کے دل میں ایمان اور حسد دونوں چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔''

وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِيْمَانٌ فِيْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ (سنن النسائی:3116)

''کسی مسلمان کے دل میں ایمان اور بخل اکٹھے نہیں ہوسکتے۔''

نبی اکرم ﷺ کی محبت میں کمی سے ایمان میں کمی ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحیح البخاری:15)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوگا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔''

ایمان کی تکمیل کرنے والے اعمال

یقین: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں:

اَلْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ (صحیح البخاری:8)

''یقین، پورا ایمان ہے۔''

اچھا اخلاق: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (سنن أبی داؤد:4682)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مومنوں میں سب سے کامل ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔"

اللہ کی رضا کے لیے کام کرنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ (صحیح الجامع الصغیر، ج:2، 5965)

"جو شخص اللہ کے لیے محبت کرے، اللہ کے لیے نفرت کرے، اللہ کی رضا کے لیے دے اور اللہ کی رضا کے لیے روکے تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔"

باہم محبت کرنا: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (صحیح مسلم:194)

"تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان نہیں لا سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔"

ایمان کی حلاوت پانے کے طریقے

✿ انسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ (صحیح البخاری:16)

"تین خصلتیں جس میں پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پا لیا۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں، وہ کسی انسان سے محض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی خاطر محبت کرے۔ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا (صحیح مسلم:151)

''جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔''

ایمان کے انسانی زندگی پر اثرات

سچا ایمان انسان کی زندگی پر گہرے اثرات ڈالتا ہے۔ ایسا ایمان آدمی کی سوچ اور اس کے مزاج کو بدل دیتا ہے۔ انسانی زندگی پر ایمان کے درج ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اللہ کی محبت

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرۃ:257)

''اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ

(المستدرک للحاکم ج:1، 102)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو اسی طرح تقسیم کیا ہے جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح تمہارا رزق تقسیم کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتا ہے اسے بھی دنیا دیتا ہے اور جسے ناپسند کرتا ہے اسے بھی دیتا ہے لیکن ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے۔"

اللہ کی رضامندی

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (التوبۃ:72)

"اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسے باغات کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں نیز ہمیشگی کے باغات میں پاکیزہ قیام گاہوں کا بھی (وعدہ کر رکھا ہے) اور اللہ کی خوشنودی تو ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ہوگی۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (التغابن:11)

"اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔"

غموں سے نجات

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ (یونس:62,63)

"سن لو! جو اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔"

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الانبیاء:88)

"تب ہم نے [یونس] کی دعا قبول کی اور انہیں اس غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان رکھنے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔"

پاکیزہ زندگی

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (النحل:97)

"جو (بھی) نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔"

دنیا میں نیک اعمال کا صلہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَ اَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَ يُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهٖ (صحیح مسلم:7090)

"بے شک جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے دنیا سے ہی اسے لقمہ کھلا دیا جاتا ہے اور مومن کے لیے اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لیے ذخیرہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں اپنی اطاعت پر اسے رزق عطا کرتا ہے۔"

درجوں کی بلندی

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلۃ:11)

"اللہ تم میں سے ان لوگوں کے درجے بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں داخلہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (صحیح مسلم:136)

"جو مر گیا اور وہ علم رکھتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

دیگر انسانوں کی فکر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى

(صحیح مسلم:6586)

"ایمان والوں کی آپس میں محبت، رحمت اور نرمی کی مثال جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم بخار اور شب بیداری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔"

صلاحیتیں اللہ کے راستے میں لگانا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ (مسند أحمد، ج:25، 15796)

"یقیناً مومن اپنی جان اور مال (دونوں) سے جہاد کرتا ہے۔"

باہم محبت وشفقت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ (مسند أحمد، ج:15، 9198)

"مومن سے محبت کی جاتی ہے اور اس بندے میں کوئی خیر نہیں ہے جو نہ محبت کرتا ہے اور نہ ہی اس سے محبت کی جاتی ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوں میں ایمان والوں کے لیے محبت

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ (مريم:96)

''یقیناً جولوگ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام کر رہے ہیں، عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔''

سمجھداری: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ (صحيح البخاري:6133)

''مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاسکتا۔''

باہم خیرو بھلائی کا جذبہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ (سنن أبي داؤد:4918)

''مومن (دوسرے) مومن کا آئینہ ہے اور ایک مومن (دوسرے) مومن کا بھائی ہے، اس کے سامان کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کا دفاع کرتا ہے۔''

گناہوں کے بارے میں فکرمندی: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَّخَافُ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِ (صحيح البخاري:6308)

''بلاشبہ مومن اپنے گناہوں کو ایسے محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اس کے اوپر نہ گر جائے۔''

غیرت مندی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ (صحيح مسلم:6995)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’بے شک اللہ غیرت مند ہے اور بے شک مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ کی غیرت اس پر ہے کہ مومن حرام کا مرتکب ہو۔‘‘

امانت داری: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَمُنَاصَحَةُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ (سنن الترمذی:2658)

’’تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرسکتا: اللہ کے لیے عمل میں اخلاص، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور اپنی جماعت کو لازم پکڑنا۔‘‘

نصیحت قبول کرنے والا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ خُلِقَ مُفَتَّنًا تَوَّابًا نَسَّاءً، اِذَا ذُكِّرَ ذَكَرَ

(المعجم الکبیر للطبرانی ج:10،0666)

’’بلا شبہ مومن کو اس حال میں پیدا کیا گیا کہ وہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا، بہت توبہ کرنے والا اور بہت بھولنے والا ہوتا ہے۔ جب اسے یاد کروایا جاتا ہے تو وہ یاد کر لیتا ہے۔‘‘

زندگی کی اونچ نیچ پر راضی: زندگی کے نشیب وفراز پر راضی صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’مومن کا معاملہ عجیب ہے کیونکہ اس کے ہر حال میں اس کے لیے خیر ہے اور یہ (اعزاز) بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے کوئی خوشی پہنچے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔‘‘ (صحیح مسلم:7500)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت قدمی

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ
(ابراهيم:27)

’’جولوگ ایمان لائے انہیں اللہ قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہےاور آخرت میں بھی رکھے گا۔‘‘

کھانے پینے کے معاملات میں فرق: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ
(صحيح مسلم:5379)

’’مومن ایک آنت میں پیتا ہےاور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔‘‘

گفتگو میں فرق: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ (سنن الترمذي:1977)

’’مومن طعنہ دینے والا،لعنت کرنے والا، فحش گواور بیہودہ گونہیں ہوتا۔‘‘

ایمان کی شاخیں

رسول اللہ ﷺ نے ایمان کی بہت سی شاخیں بیان فرمائی ہیں جو دراصل اعمال ہی ہیں۔مثلاً

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (صحيح مسلم:153)

’’ایمان کی ستر یا ساٹھ سے اوپر کچھ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیا اور عاجزی: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيْمَانِ (سنن الترمذی: 2027)

''حیا اور عجز، ایمان کی دو شاخیں ہیں۔''

سادگی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ (سنن أبی داؤد: 4161)

''یقیناً سادگی ایمان میں سے ہے۔''

اچھا وقت یاد رکھنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ (المستدرك للحاكم، ج: 1،40)

''گزرا ہوا اچھا وقت یاد رکھنا ایمان میں سے ہے۔''

صبر اور درگزر سے کام لینا

اَفْضَلُ الْإِيْمَانِ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ (سلسلة الصحيحة، ج: 3،1495)

''صبر کرنا اور عفو و درگزر سے کام لینا افضل ایمان ہے۔''

کامل وضو: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْإِيْمَانِ (سنن ابن ماجه: 280)

''اچھی طرح وضو کرنا نصف ایمان ہے۔''

طہارت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ (صحيح مسلم: 534)

''طہارت نصف ایمان ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی بھائی کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے پسند ہو: نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (صحیح البخاری:13)

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے۔''

نبی ﷺ سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کرنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهِ وَوَلَدِهِ (صحیح البخاری:14)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی بھی مومن نہ ہوگا جب تک میں اس کے والد اور اس کی اولاد سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ بن جاؤں۔''

اللہ کے لیے کسی سے محبت کرنا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ (صحیح البخاری:21)

''تین خصلتیں جس میں ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس پالی۔ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں، وہ کسی انسان سے محض اللہ کی خاطر محبت کرے اور وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا برا جانے جبکہ اللہ نے اس کو اس سے بچا لیا جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کا قیام: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
(صحیح البخاری:5)

''جس نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قیام کیا، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے''

تکلیف دہ چیز دور کرنا: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ (صحیح مسلم:153)
''اور [ایمان کی] سب سے ادنیٰ شاخ، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔''

چند اہل ایمان کی مثالیں

قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ میں بکثرت ایسے لوگوں کی مثالیں ملتی ہیں جن کی زندگیوں میں ایمان ایک انقلاب لے آیا۔ ابراہیمؑ، فرعون کے جادوگر، فرعون کی بیوی آسیہ، اصحاب اخدود، بلالؓ، عمارؓ، یاسرؓ، سمیہؓ یہ سب وہ مثالیں ہیں جنہوں نے ایمان کی خاطر ہر تکلیف برداشت کی اور ہر امتحان میں ثابت قدم رہے۔

ایمان سے متعلق چند اہم امور

- ...... جو شخص کلمہ شہادت کے ذریعے اپنے ایمان کا اعلان اور اقرار نہ کرے اس پر دنیا و آخرت میں نہ تو ایمان ثابت ہوتا ہے اور نہ اس کا حکم۔
- ...... اسلام اور ایمان دو شرعی اصطلاحات ہیں جن کے درمیان عام و خاص کا تعلق ہے۔ یعنی ہر مومن مسلم ہے مگر ہر مسلم مومن نہیں۔ اسلام کی نسبت سے مسلمانوں کے تمام گروہوں کو مسلم کہا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁......کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا دائرہ ایمان سے خارج نہیں ہوتا البتہ دنیا میں اس کی حیثیت ایک ناقص الایمان مومن کی ہوتی ہے اور آخرت میں اس کے ساتھ معاملہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کریں گے۔(بحوالہ صحیح البخاری: 6443)

❁......تمام توحید پرست مومن بہرحال جنت میں جائیں گے۔ اگر ان میں سے کسی کو بعض برے اعمال کے سبب جہنم میں ڈالا بھی گیا تو وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ اپنی مقررہ سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (بحوالہ صحیح البخاری:6443)

❁......مسلمانوں میں سے کسی شخص یا گروہ کو قطعی طور پر جنتی یا جہنمی قرار دینا جائز نہیں جب تک کہ اس کے متعلق کوئی شرعی نص موجود نہ ہو۔ جیسے عشرہ مبشرہ کا جنتی ہونا اور ابولہب کا جہنمی ہونا شرعی نص سے ثابت ہے۔

❁......تکفیر ایک شرعی حکم ہے جو کتاب وسنت کی طرف سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کو اس کے کسی ایسے قول یا فعل کے باعث کافر قرار دینا جائز نہیں جس کے کافر ہونے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہ ہو۔ تکفیر ایک خطرناک اور نازک حکم ہے اس لیے کسی مسلمان کی تکفیر سے حتی الامکان بچنے کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ پر ایمان

اللہ پر ایمان کے معنی

✪ ایمان باللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے، اس کے خالق و مالک ہونے، اس کے رب اور حاجت روا ہونے کا زبان سے اقرار کیا جائے اور دل کی گہرائیوں سے اس کی تصدیق کی جائے۔ یہ مانا جائے کہ وہ سب پر فائق ہے، نہ وہ کسی کی اولاد ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ کسی اور کے لیے اس سے بڑھ کر عظمت ورفعت اور شان کبریائی کا تصور بھی محال ہے۔ وہی قادر مطلق ہے اور کسی کو اس پر کوئی طاقت نہیں۔ اس کا ارادہ اتنا قوی اور غالب ہے کہ کائنات میں سب مل کر بھی اسے مغلوب نہیں کر سکتے۔ اس کی قوتیں اور تصرفات حد شمار سے باہر ہیں یہی ایمان توحید کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۝ (النساء:171)

”بے شک اللہ ہی وہ ایک معبود برحق ہے، وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لیے کوئی اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کے لیے ہے اور اللہ کا کارساز ہونا کافی ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ (صحیح البخاری:53)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”کیا تم جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دو۔“

❁ قبیلۂ خثعم کے ایک شخص سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

”میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اپنے کچھ صحابہ کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ وہ شخص ہیں جو کہتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ کون سے اعمال اللہ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، میں نے کہا: اس کے بعد؟ فرمایا: قطع رحمی، میں نے کہا: اس کے بعد؟ فرمایا: برائی کا حکم دینا اور نیکی سے روکنا۔“

(مسند أبي يعلى الموصلي، ح: 6839,12)

❁ ایمان باللہ پر ہی دراصل سارے اسلامی عقائد و اعمال کی عمارت قائم ہے۔ ہم رسولوں پر ایمان اس لیے لاتے ہیں کہ وہ اس کا پیغام دنیا کو پہنچاتے ہیں۔ کتابوں پر ایمان اس لیے ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ہم فرشتوں پر ایمان اس لیے رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے فرشتے ہیں اور اسی کے حکم سے کائنات میں اپنے فرائض بجالاتے ہیں اور آخرت پر ایمان اس لیے ہے کہ وہی ذات انصاف کے دن کی مالک ہے اور وہی اِنسانی اعمال کے مطابق انصاف کرے گی۔

❁ توحید پر ایسا ایمان درکار ہے جس میں مصالحت Reconciliation، تذبذب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شک و شبہ Uncertainty نہ ہو بلکہ اصحاب الاخدود، اصحاب کہف اور Perplexity صحابہ کرامؓ جیسا ایمان ہو، جس میں ساری محبت واطاعت اللہ ہی کے لیے ہو۔

✿ تمام رسولوں نے اپنی قوموں کو سب سے پہلے اسی عقیدۂ توحید کی طرف دعوت دی۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

(الاعراف:59)

''بلاشبہ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

(الاعراف:65)

''اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ

(الاعراف: 73)

''اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا، انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارے لیے اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

کلمۂ توحید

اللہ پر ایمان کلمۂ توحید کے اقرار سے ثابت ہوتا ہے۔ کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے جس کے دو ستون ہیں۔

پہلا ستون، نفی لَا اِلٰـــهَ: شرک، اس کی تمام اقسام اور اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی نفی (negation) ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا ستون، اثبات اِلَّا اللّٰہُ: صرف ایک اللہ کے لیے ہر طرح کی عبادت کا اثبات (affirmation) ہے۔

کلمہ توحید پڑھنے کی شرائط

علما نے کلمہ توحید کی کچھ شرائط بیان کی ہیں۔

اَلْعِلْمُ: علم جو جہالت کے منافی ہو Knowledge that negates ignorance

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد:19)

''پس تم جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (صحیح مسلم:136)

''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

❁ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

''ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! بے شک میں تجھے چند کلمات سکھا رہا ہوں، اللہ (کے احکام) کی حفاظت کرو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ (کے احکام) کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے، جب مانگو اللہ سے مانگو، جب مدد چاہو اللہ سے چاہو اور جان لو کہ اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے۔'' (سنن الترمذی:2516)

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ایک آدمی گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے: اے اللہ! میرے لیے میرا گناہ معاف کردے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کا کام کیا اور اسے علم ہے کہ اس کا کوئی رب بھی ہے جو گناہوں کو معاف فرماتا اور ان پر مواخذہ کرتا ہے (میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا)'' (صحیح مسلم:6986)

اَلْیَقِیْنُ: یقین جو شک کے منافی ہو Certainty that negates doubt

✿ اس کا معنی یہ ہے کہ جس شخص نے شہادتین کا اقرار کیا ہے وہ دل سے اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے یا کررہا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (الحجرات:15)

''بے شک مومن وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَهِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبِ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا (سنن ابن ماجۃ:3796)

''جو انسان اس چیز کی گواہی دیتا ہوا فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ گواہی اس کا دل یقین سے دے رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغفرت فرمادے گا۔"

❁ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُسْلِمُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ فَاَجَبْنَاهُ وَاٰمَنَّا فَیُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا اَنَّکَ مُوْقِنٌ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِیْ اَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهُ (صحیح البخاری:7287)

"تم لوگ قبروں میں دجال کے فتنے کے قریب قریب آزمائے جاؤ گے۔پس مومن یا مسلم (راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ اسماءؓ نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ بولا تو وہ (قبر میں فرشتوں کے سوال پر کہے گا) محمد ﷺ ہمارے پاس نشانیاں لے کر آئے تو ہم نے ان کی دعوت قبول کی اور ہم ایمان لائے۔اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جاؤ،ہمیں معلوم تھا کہ تمہیں یقین ہے اور منافق یا شک میں مبتلا شخص (راوی کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ اسماءؓ نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ بولا تو وہ کہے گا مجھے معلوم نہیں میں نے لوگوں کو جو کہتے سنا وہی میں نے بھی کہہ دیا۔"

❁ دل میں شک کا ہونا انسان کے ایمان کے لیے دل میں خواہشات کے ہونے سے زیادہ خطرناک ہے۔خواہشات کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔انسان جذبات سے مغلوب ہو کر گناہ کر لیتا ہے تو بعد میں نادم ہوتا ہے،توبہ کر لیتا ہے مگر شک اور تردد دل میں جم جائیں تو یا تو انسان اسلام کو ہی چھوڑ دیتا ہے یا پھر صحیح یقین کے بغیر عمل کرتا رہتا ہے۔ان شکوک کا اصل علاج قرآن وسنت کا علم حاصل کرنے میں ہے۔مثلاً بعض لوگ احادیث کے مستند ہونے پر اعتراض اٹھاتے ہیں مگر جیسے ہی وہ علوم الحدیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔احادیث محفوظ کرنے کی تاریخ پڑھتے ہیں تو ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکوک رفع ہوتے چلے جاتے ہیں کیونکہ یہ سب اعتراضات کسی سائنسی بنیاد پر نہیں ہوتے بلکہ صرف من گھڑت دعوے ہوتے ہیں جو شیطان نے سجھائے ہیں یا جو کم علمی اور بے شعوری کی وجہ سے بعض مسلمانوں کے دلوں میں داخل ہو چکے ہیں۔

اَلْقُبُوْلُ : قبولیت جو ردّ کے منافی ہو Acceptance that negates rejection

- علم اور یقین کے بعد دل اور زبان سے ہر اس چیز کو قبول کرنا جس پر شہادت کا اطلاق ہوتا ہے۔ مومن اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ جو قرآن وسنت میں ہے وہ سب صحیح ہے بغیر یہ سوچے کہ کیا اسے قبول کرنا ہے اور کیا اسے چھوڑنا ہے؟ شہادتین کا معنی جان لینے اور ان کا یقین حاصل ہو جانے کے باوجود بعض لوگ تکبر اور حسد کی وجہ سے اسے ردّ کر دیتے ہیں۔ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا یہی حال تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ (البقرۃ:109)

''اہل کتاب میں سے اکثر لوگ حق کے واضح ہو جانے کے بعد بھی اپنے دلوں کے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لانے کے بعد پھر سے تمہیں کافر بنا دیں۔''

- مشرکین کا یہی حال تھا۔ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا معنی جانتے تھے لیکن قبول کرنے سے تکبر کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ (الصّٰفّٰت:35)

''بے شک جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو وہ تکبر کرتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِنْقِيَادُ : مطیع ہونا، نافرمانی کے منافی Submission that negates abandonment

انقیاد سے مراد ہے تسلیم کرلینا، مان لینا اور اللہ کے احکام میں سے کسی بھی چیز پر اعتراض نہ کرنا جبکہ قبول سے مراد ہے بول کر کلمے کے صحیح ہونے کا اقرار کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (لقمٰن: 22)

''اور جو اپنا چہرہ اللہ کے سپرد کردے اور وہ محسن بھی ہو تو تحقیق اس نے ایک مضبوط کڑا تھام لیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَيْثُمَا قِيْدَ اِنْقَادَ (سنن ابن ماجۃ:43)

''مومن فرماں بردار اونٹ کی طرح ہوتا ہے کہ اسے جہاں کہیں لے جایا جائے وہ چل پڑتا ہے۔''

جبریلؑ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

'' اسلام سے کیا مراد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنا چہرہ اللہ کے سپرد کردو، تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب میں نے یہ کام کرلیا تو کیا میں مطیع ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے یہ کر دیا تو یقیناً تم مطیع ہوگئے۔'' (مسند احمد،ج:5،2924)

اَلصِّدْقُ : سچائی جو نفاق کے منافی ہو Truthfulness that negates falsehood

ایمان کا اقرار پوری سچائی کے ساتھ ہو۔ ایمان کا امتحان ہو تو جھوٹ نہ بولا جائے، منافقت نہ کی جائے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ، مَا مِنْ عَبْدٍ یُؤْمِنُ ثُمَّ یُسَدَّدُ اِلَّا سُلِکَ بِہٖ فِی الْجَنَّۃِ (سنن ابن ماجہ:4285)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو آدمی ایمان لائے پھر سیدھی راہ پر قائم رہے، تو اس کو جنت میں پہنچایا جائے گا۔''

✿ صرف کسی مفاد کے حصول یا کسی نقصان سے بچنے کے لیے شہادت دینا منافقت ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ o یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ (البقرۃ 9،8)

''اور لوگوں میں سے جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔ وہ اللہ اور اہل ایمان کو دھوکہ دیتے ہیں، حالانکہ وہ صرف اپنے آپ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں اور وہ شعور نہیں رکھتے۔''

اَلْاِخْلَاص: اخلاص جو شرک کے منافی ہو Sincerity that negates Shirk

✿ ہر طرح کے شرک سے بچتے ہوئے صرف اللہ کے لیے عمل کرنا اخلاص ہے۔ ارشاد فرمایا:

فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ (الزمر: 2)

''پس دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرو۔''

✿ اخلاص یہ ہے کہ عمل کسی دنیاوی فائدے کے لیے نہ کیا جائے، نہ ہی والدین، دوست، رشتہ دار، خاندان یا معاشرے کی خوشی یا ناراضگی کی پرواہ کرتے ہوئے کیا جائے بلکہ وہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَہٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ بِہٖ وَجْھُہٗ (سنن النسائی 3142)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ صرف وہ عمل قبول کرتا ہے جو خالص اس کی رضا کے لیے ہو اور جس کے ذریعہ صرف اس کی رضا ہی مقصود ہو۔"

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ

(صحیح البخاری:99)

"قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میری شفاعت سے وہ شخص فیض یاب ہوگا جس نے اپنے دل کے اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔"

اَلْمَحَبَّةُ: محبت جو نفرت کے منافی ہو Love that negates hatred

❁ محبت کا اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہونا اور ہر اس قول اور عمل سے محبت ہونا جسے اللہ اور اس کا رسول ﷺ پسند کریں۔ ایک سچے مومن کے لیے کوئی محبت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بڑھ کر نہیں ہوتی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:165)

"اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا ایسے شریک بناتے ہیں کہ جن سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہیے اور وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی محبت میں شدید ہوتے ہیں۔"

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِۨقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاَمْرِهٖ (التوبة:24)

''کہہ دیجیے! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہارے ازواج، تمہارے رشتہ دار، تمہارے وہ مال جو تم کماتے ہو، تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمہیں ڈر ہے اور گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے۔''

- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس میں تین خصوصیات ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اسے کسی بھی دوسری چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔''
(صحیح البخاری:16)

اَلْکُفْرُ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ: اللہ کے سوا کی عبادت کا انکار

Denial of all other deities

- ایمان کی شہادت دینے والے کے لیے کسی بھی اور کی عبادت کا انکار کرنا ضروری ہے۔ شہادت میں جہاں ایک طرف اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے تو دوسری طرف غیر اللہ کی شراکت کا انکار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی
(البقرة:256)

''پس جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو تحقیق اس نے مضبوط کڑا تھام لیا۔''

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَکَفَرَ بِمَا یُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ (صحیح مسلم:130)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لا الٰہ الا اللّٰہ کہے اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا کفر کرے، اس کا مال اور خون حرام ہو جاتا ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔"

اَلتَّمَسُّکُ بِالشَّهَادَةِ حَتّٰی يَمُوْتَ اَحَدٌ : موت تک شہادت کو تھامے رکھنا

Adherence to the shahadah untill death

❁ ایمان کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ حالت ایمان میں موت آئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

(آل عمران:102)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر یہ کہ تم مسلمان ہو۔"

❁ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ، فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيْمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا (صحيح البخاری:6493)

"بے شک ایک بندہ عمل کرتا ہے تو لوگ اسے اہل جنت کے کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں حالانکہ وہ اہل نار میں سے ہوتا ہے اور ایک بندہ عمل کرتا ہے تو لوگ اسے اہل نار کے کام کرتے دیکھتے ہیں حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے اور بے شک اعمال کا دارومدار ان کے خاتمے پر ہے۔"

❁ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کثرت کے ساتھ گواہی دیتے رہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، قبل اس کے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل ہو جائے اور قریب المرگ لوگوں کو اس کی تلقین کیا کرو۔" (سلسلۃ الصحیحۃ، ج:467,1)

توحید کی اقسام

(۱) توحیدِ ربوبیت (۲) توحیدِ الوہیت (۳) توحیدِ اسماء وصفات

توحید ربوبیت

ربوبیت کا لفظ رب سے نکلا ہے جس کے معنی خالق، مالک اور مدبّر کے ہیں۔ اس بات پر ایمان لانا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ نیز اپنی مخلوق پر تصرف کے تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں اور وہی امورِ کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے جن میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی نے تمام عالمین کو جو نظر آتے ہیں یا جو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں، پیدا کیا ہے اور پیدا کر کے یونہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کی مکمل راہنمائی کرنے والا ہے۔ وہ تمام جہانوں کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے بارے میں مکمل علم رکھتا ہے۔ اس کے پاس کتاب میں سب تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ کس درخت میں کل کتنے پتے ہیں؟ اور ہر پتے کی وضع قطع کیا ہے؟ یا یہ کہ دنیا میں کل کتنے جراثیم ہیں؟ اور ان جراثیم کا حجم اور طول وعرض کیا ہے؟ اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں۔

✿ اس کا اقرار یوم الست کو ساری انسانیت نے کیا تھا۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا (الاعراف:172)

"اور جب تمہارے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بناتے ہوئے پوچھا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں! ہم سب گواہ ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ایک اور جگہ پوچھا گیا:

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ (فاطر:3)

"کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تمہیں آسمان اور زمین میں رزق دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں پھر تم کہاں سے دھوکہ کھاجاتے ہو۔"

لیکن صرف رب ہونے کا اقرار کافی نہیں کیونکہ رب ہونے کا اقرار تو ابلیس نے بھی کیا تھا جیسے:

رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ (الحجر:39)

"اے میرے رب! بوجہ اس کے جو تو نے مجھے بھٹکایا۔"

اسی طرح

رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْ (الحجر:36) "اے میرے رب! مجھے مہلت دے۔"

بلکہ یہ اقرار ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کائنات پر ہر قسم کے تصرف کا مکمل مالک و مختار مانا جائے۔ وہی جسے چاہتا ہے زندگی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موت۔ نفع و نقصان، تنگی و خوشحالی اور صحت و بیماری سب اسی کی طرف سے ہے، سیلاب بھی وہی لاتا ہے اور خشک سالی بھی۔

❁ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الملک:1)

"بابرکت ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔"

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (یونس:31)

''کہہ دیجیے! کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے یا کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے اور کون ہے جو زندہ سے مردہ کو اور مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے، تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ، پھر کہیے تم (شرک سے) کیوں نہیں بچتے ہو؟''

مشرکین ان تمام چیزوں کا اقرار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اس دائرۂ توحید میں داخل نہ ہو سکے جس کی رسول اللہ ﷺ انہیں دعوت دیتے تھے یعنی توحید الوہیت۔

توحید الوہیت

الوہیت کا لفظ الہ سے نکلا ہے جس کے معنی معبود برحق کے ہیں یعنی اس بات کا اعتراف کرنا کہ صرف اللہ ہی وہ واحد ہستی ہے جو عبادت کے لائق ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا (النساء:36)

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

عبادت کا معنی: یہ عَبَدَ يَعْبُدُ سے مصدر ہے اور اس کا معنی ہے فرماں برداری کرنا۔

✿ امام راغب اصفہانی کہتے ہیں:

''عبودیت کے معنی ہیں کسی کے سامنے ذلت اور انکساری ظاہر کرنا مگر عبادت کا لفظ انتہائی درجے کی ذلت اور انکساری ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ معنوی اعتبار سے عبادت کا لفظ عبودیت سے زیادہ بلیغ ہے لہٰذا عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہو سکتی ہے جو بے حد صاحب فضل وانعام ہو اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔'' (المفردات فی غریب القرآن، ج:2، ص:100)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں:

اِسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ (وجوب تحكيم شرع الله ونبذ ما خالفه،مقدمة،ص:6)

''عبادت ایک ایسا جامع نام ہے جس سے وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال واعمال مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہیں اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔''

عبادت کی تمام اقسام صرف اللہ رب العزت کے لیے خاص ہونی چاہییں مثلاً دعا کرنا، مدد طلب کرنا، فریاد کرنا، قربانی کرنا، نذر و نیاز دینا، خوف کھانا، امید لگانا، توکل اور بھروسہ کرنا، توبہ کرنا، محبت کرنا، رغبت کرنا، ڈر اور خشیت ہونا، بندگی کرنا، رجوع کرنا، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، رکوع اور سجدہ کرنا، عاجزی کا اظہار کرنا اور انتہا درجے کی تعظیم کرنا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ (مسند احمد،ج:10،6156)

''رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ میرے جسم کے کسی حصے کو پکڑ کر فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کیا کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔''

توحید اسماء وصفات

اللہ ربّ العالمین کے وہ تمام نام اور صفات جو قرآن مجید اور صحیح احادیث میں بیان ہوئے ہیں ان پر ایمان لایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الاعراف:180)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ کے لیے سب سے اچھے نام ہیں تو اس کو ان کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں عنقریب وہ اپنے کیے کی جزا دیے جائیں گے۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(صحیح البخاری: 7392)

''بے شک اللہ کے 99 یعنی ایک کم سو نام ہیں، جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

✿ اللہ کا اسی اسم کے ساتھ نام رکھنا جس کے ساتھ اس نے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان سے اپنی ذات کا نام رکھا، اس میں اضافہ یا کمی نہ کرنا۔ اللہ کی ذات سے اس نام اور صفت کی نفی کرنا جس کی نفی خود اللہ کی ذات نے اپنی کتاب یا اپنے رسول کی زبان سے کی۔ اللہ کے لیے وہی ثابت کیا جائے اور اسی صفت کے ساتھ اس کو متصف کیا جائے جس کے ساتھ اللہ نے اپنی کتاب میں اپنی ذات کو متصف کیا یا اپنے رسول کے ذریعے متصف کیا، بغیر تحریف، تعطیل، کیفیت اور تشبیہ کے۔

تحریف: اللہ کے اسماء وصفات میں اضافہ یا کمی کر دینا، الفاظ کی حالت یا اعراب کا بدل دینا۔

تعطیل: اللہ کی کسی صفت کو اس کے اندر نہ سمجھنا یعنی اسے معطل کر دینا۔

تکییف: کسی صفت کی ایسی کیفیت بیان کرنا جو اللہ یا اس کے رسول ﷺ نے نہیں بیان فرمائی۔

تمثیل: اسماء وصفات کو کسی دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دینا۔

✿ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور وفکر کرو اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہ کرو۔''

(سلسلة الصحيحة، ج: 4، 1788)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ امام احمد بن حنبلؒ کا قول ہے:

لَا يُوْصَفُ اللّٰهُ اِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ اَوْ وَصَفَهُ بِهِ رَسُوْلُهُ ﷺ لَا نَتَجَاوَزُ الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ (الصفات الإلٰهية تعريفها،أقسامها)

''اللہ کی صفت نہیں بیان کی جائے گی مگر وہی جو اس نے خود اپنی ذات کی بیان فرمائی یا جو اس کے رسول ﷺ نے بیان کی۔ ہم قرآن وسنت سے آگے نہیں بڑھیں گے۔''

✿ عمر بن عبدالعزیزؒ کا کہنا ہے:

''جہاں علماء نے توقف کیا تم بھی توقف کرو۔ جیسے انہوں نے کہا تم بھی ویسے کہو۔ جیسے وہ خاموش رہے تم بھی خاموش رہو۔ کیونکہ اسلاف علم کی بنیاد پر توقف کرتے تھے۔ بصیرت کی بنیاد پر باز رہتے تھے۔ ان اسماء وصفات کی معنوی حقیقت کے انکشاف میں وہ زیادہ عملی قوت اور صلاحیت رکھتے تھے اور فضل وشرافت میں بھی وہ کسی سے کم نہ تھے۔'' (اعلام الموقعین:123)

✿ امام مالک بن انسؒ، ابنِ عیینہؒ اور امام اوزاعیؒ سے آیاتِ صفات کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

اَمِرُّوْهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا كَيْفٍ (عقيدة السلف الصالح اهل السنة،ص:51)

''یہ جیسے آئی ہیں بلا کیفیت ویسے ہی ان سے گزر جاؤ۔''

اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کے اثبات کا بیان

امام ابن تیمیہؒ نے قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بعض صفات کو بیان کیا ہے جن کا جاننا اور ان پر ایمان لانا عقیدۂ توحید کا لازمہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے کا اثبات

وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمٰن:27)

''اور تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا، جو بڑی شان والا، عزت والا ہے۔''

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهٗ (القصص:88)

''اس کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔''

ہاتھوں کا اثبات

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ (المائدة:64)

''اور یہود نے کہا اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ باندھے گئے اور وہ لعنت کیے گئے اس وجہ سے جو انہوں نے کہا بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں، وہ خرچ کرتا ہے جیسے چاہتا ہے۔''

آنکھوں کا اثبات

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا (الطور:48)

''اور اپنے رب کے حکم تک صبر کرو، پس بے شک تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو۔''

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ (طٰہٰ:39)

''اور میں نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی اور تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سماعت و بصارت کا اثبات

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ O (المجادلۃ:1)

''یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی اور اللہ کی طرف شکایت کر رہی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا ہے۔''

اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى O (طٰہٰ:46)

''بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں، میں سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔''

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى O (العلق:14)

''کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ یقیناً اللہ دیکھ رہا ہے۔''

علم کے ساتھ تمام مخلوق کا احاطہ کرنے کا اثبات

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا (الحدید:4)

''وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے۔''

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ O (الأنعام:59)

''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، انہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر ہے اور نہ خشک مگر وہ ایک واضح کتاب میں ہے۔"

مکر اور تدبیر کا اثبات

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (آل عمران:54)

"اور انہوں نے چال چلی اور اللہ نے بھی چال چلی اور اللہ سب چال چلنے والوں سے بہتر ہے۔"

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ (الطارق:15,16)

"بے شک وہ ایک خفیہ تدبیر کرتے ہیں۔ اور میں بھی ایک خفیہ تدبیر کرتا ہوں۔"

عرش پر مستوی ہونے کا اثبات

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (الأعراف:54)

"بے شک تمہارا رب اللہ ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔"

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (الرعد:2)

"اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھتے ہو پھر وہ عرش پر مستوی ہوا۔"

مخلوق پر بلند ہونے کا اثبات

يٰعِيْسٰى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ (آل عمران:55)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے عیسیٰ ! بے شک میں تجھے قبض کرنے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔''

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر:10)

''اسی کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھتے ہیں اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے۔''

مخلوق کے لیے اللہ کی معیت کا اثبات

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (الحديد:4)

''اور وہ تمہارے ساتھ ہے، جہاں بھی تم ہو اور اللہ اسے جو تم کرتے ہو، خوب دیکھنے والا ہے۔''

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبة:40)

''غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ (النحل:128)

''بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا اور جو احسان کرنے والے ہیں۔''

آسمان دنیا پر نزول کا اثبات

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

يَنْزِلُ رَبُّنَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهُ؟ (متفق عليه)

''ہمارا رب ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر اترتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ جاتا ہے تو وہ کہتا ہے، ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے دوں؟ ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟''

خوش ہونے، ہنسنے اور تعجب کرنے کا اثبات

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ التَّائِبِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهِ (متفق علیه)

''البتہ اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی ایک اپنی (گم شدہ) سواری کے ملنے پر خوش ہوتا ہے۔''

يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ، يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ (متفق علیه)

''اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر ہنس دے گا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر بھی دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔''

عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قُنُوْطِ عِبَادِهِ وَقُرْبِ غِيَرِهِ، يَنْظُرُ اِلَيْكُمْ اَزِلِيْنَ، قَنِطِيْنَ، فَيَظَلُّ يَضْحَكُ، يَعْلَمُ اَنَّ فَرَجَكُمْ قَرِيْبٌ (بحواله سلسله الصحيحة، ج:6، 2810)

''ہمارے رب نے اپنے بندے کی شدید مایوسی پر تعجب کیا حالانکہ اس کے حالات کی تبدیلی قریب تھی۔ وہ تمہاری طرف دیکھتا ہے کہ تم سختی میں مبتلا، مایوس ہو تو وہ ہنسنے لگتا ہے، وہ جانتا ہے کہ ان مشکلات سے نکلنے کا راستہ قریب ہے۔''

ٹانگ اور قدم کا اثبات

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا، وَهِيَ تَقُوْلُ: هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ؟ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا رِجْلَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ: عَلَيْهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِيْ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ، فَتَقُوْلُ: قَطْ قَطْ (متفق علیہ)

''جہنم برابر یہی کہتی رہے گی جب اس میں لوگوں کو ڈالا جائے گا کہ کیا کچھ اور ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت اس پر اپنا پاؤں رکھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اپنا قدم اس پر رکھ دے گا، تو اس کا بعض حصہ بعض کو کھانے لگے گا تو وہ کہہ اٹھے گی: بس بس۔''

نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

✿ نفع ونقصان ظاہری سبب کے ساتھ ہو یا بغیر کسی سبب کے، دونوں صورتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ فائدہ حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کے ذرائع اختیار کرتا ہے۔ یہ کوشش دو طرح کی ہوتی ہے۔

ایک جس کی ہمارا دین اجازت دیتا ہے۔

دوسری جس سے دین منع کرتا ہے اور اسے ایمان کے خلاف قرار دیتا ہے۔

✿ یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سی کوشش اور مدد جائز اور کون سی ناجائز ہے۔ اگر بچہ بیمار ہو جائے اور آپ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں اور وہ مرض کی تشخیص کر کے دوا لکھ دے تو یہ جائز صورت ہے کیونکہ آپ نے حصولِ شفا کے لیے اللہ کے بنائے ہوئے طبعی قانون کے مطابق ایک ایسے شخص سے مدد حاصل کی جو اس علم سے واقف ہے۔ اس کے برعکس آپ کسی جھوٹے عامل یا جادوگر کو بلائیں اور وہ کسی غیبی طاقت سے بچے کو تندرست کر دے تو یہ ناجائز صورت ہوگی کیونکہ اس غیبی طاقت کا ثبوت نہ تو کسی علم کی بدولت ہے اور نہ قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ اسی طرح اگر تمام عملی تدابیر، معروف سائنسی طریقے اور علاج ناکام ثابت ہو جائیں اور آپ حصولِ شفا کے لیے دعا یا صدقہ کا سہارا لیں یا اللہ کے کسی نیک بندے سے دعا کرائیں تو یہ مدد حاصل کرنے کا جائز طریقہ ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی نیک شخص کی قبر پر کھڑے ہو کر اس سے دعا کی درخواست کریں جبکہ وہ نہ زبان ہلا سکتا ہے اور نہ اس میں مریض کو تندرست کرنے کی طاقت ہے تو یہ مدد طلب کرنے کا ناجائز طریقہ ہے۔

✿ اسی طرح ایک بانجھ عورت کسی ڈاکٹر سے رجوع کرتی ہے یا ایسی دوائیں استعمال کرتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں تو اس نے ایک جائز کام کیا۔ لیکن اگر وہ کسی قبر کی جالی میں کپڑے کی دھجی باندھ کر اپنا مقصد پورا کرنا چاہے گی تو اس نے ایک ناجائز طریقہ اختیار کیا۔

✿ چنانچہ طبعی قوانین سے استفادہ کرنا یا ایسے ذرائع اختیار کرنا جن سے عام طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے یا ایسے شخص سے رجوع کرنا جو ان قوانین کا علم رکھتا ہو اور یہ تمام طریقے قرآن وسنت کی کسی نص کے خلاف نہ ہوں تو جائز ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○
(یونس:107)

''اور اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں اور اگر وہ تجھ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو ٹالنے والا نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس (فضل) کو پہنچاتا ہے اور وہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ (مسند احمد، ج:4، 2763)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جب تم مانگو اللہ سے ہی مانگو اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ سے ہی طلب کرو۔“

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی نفع و نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں دیا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ (الاعراف: 188)

”کہہ دیجیے! میں اپنی جان کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔“

غیر اللہ کو نفع یا نقصان کا مالک سمجھنا ظلم یعنی شرک ہے

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ (یونس: 106)

”اور اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو جو نہ تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ تمہیں کوئی نقصان، پھر اگر تم نے (ایسا) کیا تو تب یقیناً تم ظالموں میں سے ہو گے۔“

پوری دنیا بھی مل کر نفع پہنچانا چاہے تو اللہ کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کر سکتی ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ (مسند احمد، ج:4، 2669)

”اور جان لو! اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو تمہیں نفع نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ سارے مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے لکھ دیا ہے۔''

اللہ کے نام کی برکت سے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے تین مرتبہ کہا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اللہ کے نام سے، جس کے نام کے ساتھ زمین میں اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔ تو صبح تک اسے کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔''
(سنن أبی داؤد: 5088)

محبت اور خشیت اللہ کے لیے

✿ اللہ سے محبت کرنا اور اس سے ڈرتے رہنا ہی توحید کی بنیاد اور عبادات کی روح ہے۔ اسی لیے فرمایا:

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرة: 165)

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی محبت میں شدید ہوتے ہیں۔''

✿ اللہ تعالیٰ کے سامنے انتہائی عاجزی اختیار کر کے اپنے آپ کو انتہائی حد تک اس کے آگے بچھا دینے کا نام عبادت ہے اور اسی کو خشیت کہتے ہیں۔ جس ہستی کے سامنے عبادت کی جاتی ہے وہ ظالم اور جابر نہیں بلکہ انتہائی مہربان اور شفیق ہے۔ اس کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں اس لیے اس کے ساتھ تعلق میں اظہار عاجزی کے ساتھ ساتھ انتہائی محبت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب بندہ شدت خوف سے کانپ اٹھتا ہے اور اللہ کے تصور سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں، اس وقت بھی اپنے خالق کے لیے محبت کے بہترین جذبات ہوتے ہیں۔

✿ اللہ سے محبت کا مطلب یہ نہیں کہ اس کی شان میں قصیدے لکھے جائیں اور نہ اس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس سے ایسی دہشت اور گھبراہٹ ہو جو نفرت کا سبب ہو۔ اللہ سے محبت کے معنی یہ ہیں کہ نفسانی خواہشات اور شیطانی وسوسوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری اور خوشنودی کو ترجیح دی جائے اور نبی اکرم ﷺ کے احکام کی اطاعت کی جائے۔

❁ نبی اکرم ﷺ کے فرامین ہیں:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا

(مسند احمد، ج:13151,20)

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے اللہ اور اس کا رسول ان دونوں کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔''

مَنْ اَرْضَى اللّٰهَ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ النَّاسَ، وَمَنْ اَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ (صحیح ابن حبان، ج:277,1)

''جس نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی کیا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں سے کافی ہو جائے گا اور جس نے لوگوں کو راضی کرنے کے لیے اللہ کو ناراض کیا اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دے گا۔''

❁ اللہ سے محبت کی نشانی یہ ہے کہ اس سے ملاقات کو محبوب رکھا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ (صحیح البخاری: 6508)

''جو شخص اللہ کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ بھی اس کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔''

❁ اسی طرح یہ ماننا کہ اللہ اپنے اولیاء سے محبت اور مودت رکھتا ہے جیسی کہ اس کی شان ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:31)

''کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ

(الصّف: 4)

''بلاشبہ اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں، جیسے وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔''

✿ خشیتِ الٰہی سے مراد حرام چیزوں اور ناجائز کاموں سے بچنا اور ثوابِ آخرت کو دنیا کی لذتوں پر ترجیح دینا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ ...رَجُلٌ طَلَبَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ (صحیح البخاری: 660)

''سات طرح کے آدمی ہوں گے جن کو اللہ اس دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ...وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔''

✿ اللہ کے خوف سے آنسو کا بہنا بھی باعث اجر ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ

(صحیح البخاری: 6479)

''سات طرح کے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا۔ ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔''

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ

(سنن الترمذی: 1633)

''وہ شخص آگ میں داخل نہ ہوگا جو اللہ کے خوف سے (صرف اتنی دیر) رویا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ہر کام میں اور ہر حال میں مکمل اطاعت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے خواہ ہمیں پسند ہو یا نہ ہو، خواہ اس کی حکمت ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ یہی اطاعت اللہ تعالیٰ سے محبت کا نتیجہ بھی ہے اور اس کی علامت بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ

(صحیح مسلم:4765)

اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔ اطاعت صرف معروف میں ہے۔

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ (سنن الترمذی:1987)

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو۔''

✿ یہ ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ رضا، غضب، ناراضگی اور ناپسند کرنے کی صفات کے ساتھ متصف ہے اور ان کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (البینۃ:8)

''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے۔''

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ (النساء:93)

''اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہنے والا ہے اور اللہ اس پر غصے ہو گیا اور اس نے اس پر لعنت کی۔''

دوستی اور دشمنی اللہ کے لیے

✿ ایمان کی نشانی ہے کہ محبت یا عداوت صرف اللہ کے لیے ہو۔ نیک اور صالح لوگوں سے محبت کی جائے خواہ اس میں ہمارا ذاتی فائدہ نہ ہو اور کافر و فاجر لوگوں سے محبت نہ رکھی جائے خواہ اس سے ہمیں کوئی نقصان پہنچتا ہو کیونکہ بندہ مومن کا ہر جذبہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع ہوتا ہے۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نگاہ میں ایمان کی بنیاد پر دینی برادری، خونی رشتے سے زیادہ مستحکم اور عقیدہ کا رشتہ، نسبی رشتوں سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نوحؑ سے ان کے کافر بیٹے کے بارے میں فرمایا تھا کہ وہ آپ کے گھر والوں میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے عمل اچھے نہ تھے۔ اسی طرح ابولہب آپ ﷺ کا چچا سہی مگر درست عقیدہ اور ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نظر میں مبغوض ٹھہرا۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا کہ مومنوں سے عناد رکھنے والے اور اسلام کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی اور دلی تعلق نہیں ہوسکتا خواہ وہ باہم خونی رشتے ہی میں بندھے ہوئے کیوں نہ ہوں۔ ارشادِ ربانی ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط (المجادلۃ:22)

''تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی یا ان کے خاندان والے ہی ہوں۔''

- آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

(سنن أبي داؤد:4681)

''جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روکا تو یقیناً اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔''

- ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں

''جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ وہ ایمان کا ذائقہ چکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کسی شخص سے صرف اللہ عزوجل (کی رضا حاصل کرنے) کے لیے محبت کرے۔''

(سلسلة الصحيحة،ج:5، 2300) (مسند احمد،ج:13، 7967)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک

معنی: شرک کا لفظ شراکت سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں اللہ کی ذات اور صفات کا اقرار کرتے ہوئے، کسی دوسرے کو کم یا زیادہ کسی درجہ میں ان میں شریک ماننا۔

❁ شرک، توحید کی ضد ہے۔ یہ سب سے بڑا گناہ اس لیے ہے کہ شرک کرنے والا اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے اور اس کی ذات، صفات اور ناموں میں غیروں کو شامل کرنے کی غلطی کرتا ہے۔ اس طرح وہ ایک سے زائد خداؤں کو مانتا ہے۔ جبکہ قرآن مجید کہتا ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ (آل عمران:18)

''اللہ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

❁ شرک ایسا خطرناک عمل ہے جو تمام نیک اعمال ضائع کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب سے کوئی عمل قبول نہیں کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ ([illegible]:65)

''اور البتہ تحقیق آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جو لوگوں کی طرف وحی کی گئی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل ضائع ہو جائیں گے اور تم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔''

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ (المائدۃ:72)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بے شک جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو تحقیق اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔“

✿ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لیے مخلوق کو پیدا کیا شرک اس کے منافی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ اکبر الکبائر یعنی سب سے بڑا گناہ ہے۔ لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا:

يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ (لقمان:13)

”اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے۔“

✿ عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا:

”اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ (صحیح البخاری:4477)

”یہ کہ تو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا۔“

✿ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا (صحیح مسلم:491)

”ہر نبی کے لیے ایک دعا ہے جسے قبولیت بخشی جاتی ہے، تو ہر نبی نے اپنی دعا مانگنے میں جلدی کی لیکن میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لیے چھپا دیا پس وہ ان شاء اللہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو ملے گی جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوگا۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک کی ابتداء

شرک کی ابتداء کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(صحیح البخاری:427)

''بے شک یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بناتے، یہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں مخلوق میں سے بدترین لوگ ہوں گے۔''

شرک کی اقسام

۱۔ شرکِ اکبر ۲۔ شرکِ اصغر یا شرکِ خفی

شرکِ اکبر: یہ شرک کی واضح قسم اور کھلا کفر ہے۔ شرک اکبر انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيمًا ۝ (النساء:48)

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں معاف کرتا اور اس کے سوا جسے چاہے معاف کر دیتا ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک کیا تو تحقیق اس نے بہت بڑا گناہ گھڑ لیا۔''

❁ جو شخص شرک اکبر کی حالت میں مرا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِیَهٗ یُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ (صحیح مسلم:270)

''جس نے اللہ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ کے ساتھ اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔''

ابو مالک اشجعی اپنے والد طارق بن اشیمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ تعالیٰ کو یکتا قرار دیا اور اس کے علاوہ جس کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون حرمت والا قرار پائے گا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہوگا

(صحیح مسلم:130، سلسلة الصحیحة:428)

شرک اکبر کی اقسام

شرک فی العبادة: عبادت میں شرک

❁ اللہ نے عبادت کا حق صرف اپنے لیے محفوظ رکھا ہے۔ عبادت کے کسی مظہر میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو شریک کرنا شرک فی العبادۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج (النحل:36)

''اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔''

الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِO (ق:26)

''وہ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود بنالیا ہو تو وہ اسے سخت عذاب میں ڈال دے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ (یونس:18)

''اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچاتی ہیں اور نہ ان کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

- عبادت کے سب کام جیسے قیام، رکوع، سجدہ، روزہ، حج، قربانی، منت ماننا، دعا مانگنا وغیرہ سب صرف اللہ کے لیے کیے جائیں۔ نبی اکرم ﷺ کی زبان سے کہلوایا گیا:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○ (الانعام:162-163)

''کہہ دیجیے! بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کے لیے کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔''

شرک فی الدعوة: دعا مانگنے میں شرک

- اللہ کے علاوہ کسی اور سے دعا مانگنا یا سوال کرنا شرک ہے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ○ (العنکبوت:65)

''پھر جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے اللہ کو پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو تب وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔''

- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلدُّعَآءُ هِیَ الْعِبَادَةُ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

(سنن ابی داؤد: 1479)

”دعا ہی عبادت ہے، تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو، میں قبول کروں گا۔“

اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ (سنن الترمذی: 2516)

”اور جب تم مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب تم مدد چاہو تو اللہ سے چاہو۔“

شرک فی الطاعۃ: اطاعت کا شرک

✿ اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے مشائخ اور علماء کی اطاعت کرنا شرک ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ج

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

(التوبۃ: 31)

”انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ وہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرنے کا حکم نہ دیے گئے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اس سے پاک ہے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔“

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○ (الاعراف: 3)

”اس کی پیروی کرو جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اور ان کی پیروی نہ کرو جو اس کے علاوہ اولیاء ہیں، تم بہت کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ (صحیح البخاری:2955)

''سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے جب تک نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے پھر جب نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سنا جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔''

لَا طَاعَةَ فِي الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ (صحیح البخاری:7257)

''نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے، بے شک اطاعت نیک کاموں میں ہے۔''

✿ اسی طرح نفس کی اطاعت سے بھی بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ ۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (الجاثیة:23)

''کیا بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہ کر دیا اور اس کی سماعت اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی نگاہ پر پردہ ڈال دیا، تو اللہ کے بعد کون اسے ہدایت دے سکتا ہے، کیا بھلا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟''

شرک فی المحبۃ: محبت میں شرک

✿ اللہ کے علاوہ کسی اور سے ایسی محبت کرنا جیسی اللہ سے کرنی چاہیے تھی شرک ہی کی ایک قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (البقرۃ:165)

''اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا شریک بنا لیتے ہیں، وہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے کرنی چاہیے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں شدید ہوتے ہیں۔''

✿ جب غیر اللہ کی محبت اللہ کی محبت پر حاوی ہو جائے تو یہ ایمان کے منافی ہے۔ محبت کی حقیقت ہی یہ ہے کہ جس سے محبوب محبت کرے اس سے محبت کی جائے اور جس سے وہ نفرت کرے اس سے نفرت کی جائے۔

✿ امام ابن قیم نے اپنی کتاب ''الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی'' میں محبت کی چار اقسام کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ مَحَبَّةُ اللّٰهِ: اللہ سے محبت کرنا

اللہ کے عذاب سے نجات پانے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے صرف یہ کافی نہیں کیونکہ اللہ سے محبت تو مشرک، صلیب کے پجاری اور یہودی وغیرہ بھی کرتے ہیں۔

۲۔ مَحَبَّةُ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ: اس سے محبت کرنا جس سے اللہ کرتا ہے

یہی محبت ہے جو اسلام میں داخل کرتی اور کفر سے نکالتی ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب لوگ وہ ہیں جو اس محبت کو سب سے زیادہ قائم کرنے والے اور اس میں سب سے زیادہ شدید ہوں۔

۳۔ اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَفِيْهِ: اللہ کے لیے اور اللہ کی راہ میں محبت کرنا

یہ اس بات کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ہے کہ اس سے محبت کرنا جس سے اللہ محبت کرتا ہے۔ (یعنی یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَفِيْهِ اور مَحَبَّةُ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ) اور جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ محبت کرتا ہے اس سے محبت کرنا اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اللہ کے راستے میں محبت نہ ہو اور اللہ کی رضا کے لیے نہ ہو۔

۴۔ اَلْمَحَبَّةُ مَعَ اللّٰهِ: اللہ کے ساتھ دوسروں سے محبت کرنا۔

یہ شراکت والی محبت ہے۔ ہر وہ شخص جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز سے محبت کی نہ تو اللہ کی رضا کے لیے، نہ اللہ کی خاطر اور نہ ہی اس کے راستے میں، تو اس نے اللہ کے سوا اس کو اپنا معبود بنالیا اور یہ مشرکین کی محبت ہے۔

شرکِ اصغر

✿ یہ شرک کی وہ قسم ہے جو واضح نہ ہو۔ شرکِ اصغر کا مرتکب ملت سے خارج نہیں ہوتا اور یہ کفر کے برابر نہیں ہے۔ یہ شرک اس آدمی سے بھی سرزد ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہیں مانتا۔ کبھی وہ ایسا صرف نفس کو خوش کرنے کی خاطر کرتا ہے، کبھی دنیا طلبی کی غرض سے، کبھی لوگوں میں عزت و شرف اور جاہ و منزلت حاصل کرنے کے لیے۔ اس کے عمل میں اللہ کے ساتھ ساتھ نفس اور دوسری مخلوق کا بھی حصہ ہوتا ہے جس سے وہ عمل ضائع ہو جاتا ہے اور آخرت میں اجر و ثواب نہیں ملتا۔ اس کے بارے میں محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔

✿ شرک کی اسی قسم کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لَلشِّرْکُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْکَ قَلِیْلُهُ وَکَثِیْرُهُ؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ

(الادب المفرد:716)

”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفیف ہے۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کہو تو تم سے شرک کی کم مقدار اور زیادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدار سب ختم ہو جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو! اے اللہ بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ شرک کروں اور جو میں نہیں جانتا اس شرک سے بھی تیری مغفرت چاہتا ہوں۔"

شرک اصغر کی اقسام

ریاکاری

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس کا خوف مجھے تم پر سب سے زیادہ ہے، وہ شرکِ اصغر ہے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا: ریاکاری۔" (مسند احمد، ج:39، 23636)

✿ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: شرک خفی، کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو اور اپنی نماز کو صرف اس لیے اچھا پڑھے کہ فلاں شخص اسے دیکھ رہا ہے۔"

(سنن ابن ماجۃ: 4204)

غیر اللہ کی قسم کھانا

✿ اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھانا بھی شرک اصغر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ (سنن ابی داؤد: 3251)

"جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو یقیناً اس نے شرک کیا۔"

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(صحیح البخاری: 6107)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے جس نے لات اور عزّٰی کی قسم کھائی اس پر لازم ہے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھے۔''

❁ اسی طرح تیری زندگی کی قسم اور مجھے اپنی زندگی کی قسم وغیرہ کہنا درست نہیں ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ کی قسم کھانا بھی شرک ہے۔ اس کے برعکس ربّ کعبہ کی قسم کھانی چاہیے۔

قتیلہ بنت صیفی الجہینیہ سے مروی ہے:

''اہل کتاب کا ایک بڑا عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ)! تم لوگ بہترین قوم ہوتے اگر شرک نہ کرتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! وہ کیسے؟ اس نے کہا: تَقُوْلُوْنَ اِذَا حَلَفْتُمْ وَالْكَعْبَةِ آپ لوگ جب قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں کعبہ کی قسم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا: جو شخص قسم کھائے وہ ربّ کعبہ کی قسم کھائے۔'' (مسند احمد: 27093,45)

عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ (سنن ابن ماجہ: 2117)

''جب تم میں سے کوئی قسم کھائے تو یوں نہ کہے جو اللہ اور تو چاہے بلکہ یوں کہے جو اللہ چاہے، اس کے بعد جو تو چاہے۔''

اگر یہ کتا نہ ہوتا تو چور ہمارے گھر میں داخل ہو جاتے، اگر یہ بطخ نہ ہوتی تو چور آ جاتے وغیرہ قسم کے جملے بھی اپنے اندر شرک کا پہلو رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شرک سے بے زاری

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْہِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُہٗ وَشِرْکَہٗ (صحیح مسلم: 7475)

''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شریکوں میں سے سب سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شریک کو چھوڑ دیتا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ کی اہل توحید کے ساتھ رغبت

انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: یَا ابْنَ اٰدَمَ! اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَ تَیْتُکَ بِقُرَابِھَا مَغْفِرَۃً

(سنن الترمذی: 3540)

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین بھر کے گناہوں کے ساتھ آئے مگر میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں زمین بھر کی بخشش کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم اور تعویذ

❁ دم اور تعویذ کے بارے میں شریعت کے حکم کو سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اس کے متعلق لوگ افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ ایک گروہ دم اور تعویذ کا اس قدر قائل ہے کہ شرکیہ اور غیر شرکیہ کی تمیز ختم ہوگئی اور دوسرے نے اسے اتنا رد کیا کہ جائز کو بھی ناجائز قرار دے دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ (سنن أبي داؤد: 3883)

''بے شک دم، منکے اور دھاگے شرک ہیں۔''

❁ لفظ الرقی، رُقْيَة کی جمع ہے۔ اس حدیث میں دم سے مراد شرکیہ دم ہے جس کی ممانعت ہے جبکہ وہ دم جن میں شرکیہ الفاظ شامل نہ ہوں جائز ہیں کیونکہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی اجازت دی۔ وہ دم جن میں اللہ کے نام، اس کی صفات اور آیاتِ قرآنی تلاوت کی جائیں وہ آپ ﷺ سے ثابت ہیں اور جائز ہیں۔

عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں:

''ہم زمانہ جاہلیت میں دم کرتے تھے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ کا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ جس دم میں شرک نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (صحیح مسلم: 5732)

جابرؓ روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے رقی (شرکیہ دم) کی ممانعت کی تو آلِ عمرو بن حزم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہمارے ہاں ایک دم ہے جس سے ہم بچھو کے کاٹے کا علاج کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے رقی سے منع کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔انہوں نے وہ دم نبی اکرم ﷺ پر پیش کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس میں کوئی برائی نہیں پاتا،تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ فائدہ پہنچائے۔" (صحیح مسلم:5731)

✿ یہ دم قرآن وحدیث کا نہ تھا مگر شرکیہ نہ ہونے کی بناء پر رسول اکرم ﷺ نے اسے جائز قرار دیا۔اس کی تائید ایک اور حدیث سے بھی ہوتی ہے۔شفاء بنت عبداللہؓ فرماتی ہیں:

"رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں حفصہؓ کے پاس بیٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم حفصہ کو نملہ کا دم نہیں سکھاؤ گی جیسا کہ تم نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔" (سنن أبی داؤد:3887)

ظاہر ہے کہ اگر یہ دم قرآن واحادیث پر مشتمل ہوتا تو ام المومنینؓ ان خاتون کو سکھاتیں نہ کہ وہ خاتون ام المومنین حفصہؓ کو۔

✿ قرآن مجید میں شہد اور قرآن دونوں کو شفا قرار دیا گیا ہے۔ابن التّین فرماتے ہیں:

هُوَ الطِّبُّ الرَّبَّانِيُّ فَإِذَا كَانَ عَلَى لِسَانِ الْأَبْرَارِ مِنَ الْخَلْقِ حَصَلَ الشِّفَاءُ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى (تیسیر العزیز الحمید،ص:166)

"یہ طب ربانی ہے پس جب مخلوق میں سے نیک لوگوں کی زبان سے دم کیا جائے تو اللہ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔"

شتیر بن شکل بن حمیدؒ اپنے والد شکل بن حمیدؓ سے روایت کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں:

"میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو میں نے کہا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ: فَأَخَذَ بِكَفِّيْ فَقَالَ قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ (سنن الترمذی:3492)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ کی پناہ میں آنا سکھایئے تاکہ میں اس کی پناہ حاصل کروں۔ آپ ﷺ نے میری ہتھیلی پکڑی اور فرمایا کہو: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے کان کے شر سے، اپنی آنکھ کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے۔''

تمائم (منکے)

تَـمَّـمَ يُتَـمِّـمُ تَتْمِيمًا وَ تَـمِيمَةً ان منکوں کو کہا جاتا ہے جو نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے بچوں کے گلے میں ڈالے جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ (مسند احمد، ج:28، 17422)

''جس نے تمیمہ لٹکایا، اس نے شرک کیا۔''

تعویذات لٹکانے کے حوالے سے سلف صالحین میں اختلاف رہا ہے۔

قرآنی تعویذات کو جائز قرار دینے والے

❁ تعویذ قرآنی آیات پر مشتمل ہوں تو بعض اہل علم نے ان کو جائز قرار دیا ہے جن میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اور عائشہؓ شامل ہیں۔ (تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید، ج:1، ص:134)

❁ عطاءؒ کا قول ہے:

لَا يُعَدُّ مِنَ التَّمَائِمِ مَا يُكْتَبُ مِنَ الْقُرْآنِ (شرح السنہ للبغوی، ج:12، ص:158)

''جو چیز قرآن میں سے لکھی جائے وہ تمائم میں شمار نہیں ہوتی۔''

❁ امام ابن تیمیہؒ اس سلسلہ میں کہتے ہیں:

''دم اور تعویذوں سے آسیب زدہ کا علاج دو طرح کا ہوتا ہے۔ اگر دم اور تعویذ ایسی چیزوں پر مشتمل ہوں جن کا معنی سمجھ میں آتا ہو تو جائز ہے۔ دین میں یہ بھی جائز ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان ان کے بارے میں کسی معالج کو بتائے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ نیز اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی مخلوق سے مخاطب ہو۔ پس ان چیزوں سے آسیب زدہ پر دم کرنا اور اس کے لیے تعوذ (اللہ کی پناہ) حاصل کرنا جائز ہے۔'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ''تم میں سے جو کوئی اپنے کسی بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔'' اگر دم یا تعویذوں میں حرام کلمات ہوں مثلاً شرکیہ باتیں ہوں یا ان کے معنی مجہول ہوں تو اس میں کفر کا احتمال ہوتا ہے۔ پس کسی کے لیے اس سے جھاڑ پھونک کرنا، اس کا منتر پڑھنا یا اس کی قسم کھانا جائز نہیں ہے خواہ ان کلمات سے آسیب زدہ پر سے جن ہٹ جاتے ہوں کیونکہ جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اس میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہوتا ہے۔'' (مجموع الفتاوی، ج:24، ص:277-278)

✿ امام ابن تیمیہؒ مزید کہتے ہیں:

''یہ بات جائز ہے کہ مریضوں میں سے مصیبت زدہ کے لیے اللہ کی کتاب اور اس کے ذکر میں سے لکھا جائے ایسی سیاہی کے ساتھ جو جائز ہو اور یہ کہ ان آیتوں کو دھولیا جائے اور پلا لیا جائے جیسا کہ امام احمدؒ وغیرہ سے اس بارے میں منصوص ہے۔''

(مجموع الفتاوی، ج:19، ص:64)

✿ جواز کے قائل علماء کا خیال ہے کہ احادیث میں جن تعویذات کی ممانعت ہے وہ تمام یعنی شرکیہ تعویذات ہیں جن کے ناجائز ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ جن احادیث میں تمائم کو شرک کہا گیا ہے وہاں ساتھ رقی کو بھی شرک کہا گیا ہے لیکن ظاہر ہے اس سے مراد شرکیہ دم یا تعویذات ہیں نہ کہ قرآن اور سنت پر مبنی۔ قرآنی آیات اور احادیث پر مشتمل تعویذات دراصل اللہ ہی کو پکارنے یا اس سے مدد لینے کا ذریعہ ہیں۔ وہ افراد جو خود پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے جیسے بچے یا بہت بیمار تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لیے لکھے جا سکتے ہیں۔

❁ تمیمہ کو جائز کہنے والوں نے تین شرائط ذکر کی ہیں۔

۱۔ اَنْ تَکُوْنَ التَّمِیْمَةُ مِنَ الْقُرْآنِ ''لکھا ہوا تعویذ قرآن سے ہو۔''

۲۔ اَنْ تَکُوْنَ مَکْتُوْبَةً بِاللَّفْظِ الْعَرَبِیِّ، فَلَا تُکْتَبُ بِلَفْظٍ اَعْجَمِیٍّ وَ بِخَطٍّ لَا یُقْرَأُ ''یہ عربی زبان میں لکھا ہوا ہو۔ عجمی زبان میں لکھا ہوا نہ ہو اور ایسی تحریر نہ ہو جو پڑھی نہ جا سکے۔''

۳۔ اَنْ یُعْتَقَدَ اَنَّ الشِّفَاءَ مِنَ اللّٰہِ لَا مِنْ ھٰذِہِ التَّمِیْمَةِ وَاِنَّمَا ھٰذِہِ التَّمِیْمَةُ سَبَبٌ فَقَطْ ''اس بات کا عقیدہ رکھا جائے کہ شفا اللہ کی طرف سے ہے۔ اس تعویذ کی وجہ سے نہیں اور یہ تعویذ صرف ایک ذریعہ ہے۔'' (اعانة المستفید بشرح کتاب التوحید، ج:1ص:150)

قرآنی تعویذات کو ناجائز قرار دینے والے

❁ عبداللہ بن مسعودؓ نے انہیں ناجائز کہا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج:8،23805)

❁ ابراہیم نخعیؒ، صحابہ کرامؓ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ التَّمَائِمَ کُلَّھَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَغَیْرِ الْقُرْاٰنِ

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج:8،23814)

''صحابہ کرامؓ قرآنی اور غیر قرآنی ہر قسم کے تمائم کو ناپسند کرتے تھے۔''

❁ حمادؒ بیان کرتے ہیں:

کَانَ اِبْرَاھِیْمُ یَکْرَہُ کُلَّ شَیْءٍ یُعَلَّقُ عَلٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ (شرح السنہ للبغوی،ج:12،ص:158)

''ابراہیم نخعیؒ چھوٹوں اور بڑوں پر لٹکائی جانے والی ہر چیز کو مکروہ سمجھتے تھے۔''

❁ جو علماء جواز کے قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے کہ ممانعت عام ہے اور کوئی دلیل ایسی نہیں آئی جو تخصیص کرے کہ قرآن کا تعویذ جائز ہے۔ نیز یہ اس ذریعے کو بند کرنا ہے جو شرک کی طرف لے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے والا ہے۔اس لیے کہ اگر ہم قرآن کا تعویذ جائز کر دیں گے تو دوسرے تعویذ جو قرآن کے علاوہ ہیں ان کا دروازہ بھی کھل جائے گا۔

خلاصہ

- قرآن مجید کا تعویذ لٹکانے کے بارے میں جائز و ناجائز دونوں فتاوے موجود ہیں۔بہتر یہی ہے کہ بیمار کے لیے دعا کی جائے۔ براہ راست اس پر قرآن پڑھا جائے نہ کہ اسے لٹکایا جائے کیونکہ بیت الخلاء وغیرہ جانے کی صورت میں بے حرمتی کا باعث بن سکتا ہے۔
- اس ضمن میں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ چیزیں جن کی افادیت قرآن وسنت سے ثابت نہیں اور جن کو پہننے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہ پہننا یا ان کے ذریعے کام نکلوانا شرک کی قسم ہے مثلاً دفع بلا اور مصائب کے لیے چھلا پہننا مختلف پتھروں کا استعمال یا کالے دھاگے بازو، کلائی وغیرہ میں پہننا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جادو

لغوی معنی: جادو کے لیے عربی زبان میں سِحر کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا لغوی معنی ہے دھوکا دینا، حیلہ کرنا، حقیقت سے پھیرنا، باطل کو حق کی صورت میں ظاہر کرنا، کسی چیز کو ایسا ملمع کر کے پیش کرنا کہ دیکھنے والے حیران و ششدر رہ جائیں۔

كُلُّ مَا لَطُفَ مَأْخَذُهُ وَ دِقَّ (المعجم الوسیط، ج:1، ص:419)

''وہ جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو۔''

اصطلاحی معنی

✿ امام ابن قیمؒ کہتے ہیں:

اَلسِّحْرُ هُوَ مُرَكَّبٌ مِنْ تَأْثِيرَاتِ الْاَرْوَاحِ الْخَبِيثَةِ وَانْفِعَالِ الْقُوَى الطَّبِيعِيَّةِ عَنْهَا (زاد المعاد، ج:4، ص:115)

''جادو اَرواحِ خبیثہ کے اثر ونفوذ سے مرکب ہوتا ہے اور ان کے قوائے طبعی سے ترکیب پانے والی چیز ہے۔ (جس سے انسانی طبیعتیں متاثر ہوتی ہیں)۔''

✿ ابن قدامہؒ اپنی کتاب ''المغنی'' میں فرماتے ہیں:

هُوَ عُقَدٌ وَ رُقًى وَ كَلَامٌ يُتَكَلَّمُ بِهِ اَوْ يُكْتَبُهُ اَوْ يَعْمَلُ شَيْئًا يُؤَثِّرُ فِي بَدَنِ الْمَسْحُورِ اَوْ قَلْبِهِ اَوْ عَقْلِهِ مِنْ غَيْرِ مُبَاشَرَةٍ لَهُ وَلَهُ حَقِيقَةٌ فَمِنْهُ مَا يَقْتُلُ وَمَا يُمْرِضُ وَ يَأْخُذُ الرَّجُلَ عَنِ امْرَاَتِهِ فَيَمْنَعُهُ وَطَاهَا وَمِنْهُ مَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهِ (المغنی لابن قدامۃ، ج:9، ص:28)

''سحر سے مراد گرہیں، دم منتر یا وہ کلمات ہیں جنہیں پڑھا یا لکھا جاتا ہے یا جادوگر اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے جادوئی عمل کرتا ہے جس کی وجہ سے کسی شخص کا جسم یا دل ودماغ بغیر چھوئے متاثر ہو جاتا ہے۔ جادو ایک حقیقت ہے، بعض جادو اس قسم کے ہوتے ہیں جو قتل کر دیتے ہیں، کچھ بیمار کر دیتے ہیں اور آدمی کو اس کی بیوی سے روک دیتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا اور کچھ جادو ایسے ہوتے ہیں جو آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔''

جادو کفر ہے

قرآن مجید میں تقریباً ساٹھ مقامات پر ''سحر'' (جادو) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ بعض لوگ جادو کی حقیقت اور اثرات کے انکاری ہوتے ہیں۔ یہ سوچ اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔ قرآن مجید کا مطالعہ بتاتا ہے کہ جادو سے فی الواقع کسی انسان کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ یہ وجود اور تاثیر رکھتا ہے البتہ جادوئی عملیات کرنے اور کروانے کی نہ صرف سختی سے ممانعت ہے بلکہ اسے کفریہ عمل قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ عملیات انسان کو کفر وشرک تک لے جاتے ہیں۔

✿ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف وَلَبِئْسَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَاشَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:102)

''اور انہوں نے اس کی پیروی کی جسے شیاطین، سلیمانؑ کی بادشاہت میں پڑھتے تھے اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیطانوں نے کفر کیا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے اور بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر جو نازل کیا گیا۔ وہ دونوں کسی ایک کو نہیں سکھاتے تھے یہاں تک کہ کہتے ہم تو صرف آزمائش ہیں، لہٰذا تم کفر نہ کرو، چنانچہ لوگ ان دونوں سے وہ (جادو) سیکھتے جس کے ذریعے سے وہ شوہر اور بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے اور وہ اس جادو سے اللہ کے حکم کے سوا کسی کو نقصان نہیں پہنچانے والے تھے اور لوگ ان سے وہ علم سیکھتے تھے جو انہیں نقصان پہنچاتا اور نفع نہ دیتا، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جس نے اس (جادو) کو خریدا، آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں اور البتہ تحقیق وہ بہت بری چیز تھی جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں کاش! وہ جان لیتے۔''

یہ آیت دلیل ہے کہ جادو سیکھنا شیطانی کام اور کفر ہے اور اس کا سیکھنے والا کافر ہے۔

✿ امام قرطبی نے وضاحت فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے شیاطین کو اسی لیے کافر قرار دیا کیونکہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔''

(تفسیر قرطبی،ج:2،ص:43)

✿ نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں:

''یہ آیت اس بات کا ثبوت ہے کہ جادو سیکھنا کفر ہے خواہ کوئی اس کا اعتقاد رکھ کر سیکھے یا بغیر اعتقاد کے اور خواہ کوئی جادوگر بننے کے لیے جادو سیکھے یا محض جادو کے دفعیہ کے لیے۔'' (نیل المرام،ص:21)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے:

''اس آیت سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ جادو کفر ہے اور اسے سیکھنے والا کافر ہے اور یہ بات جادو کی بعض قسموں سے از خود واضح ہو جاتی ہے کہ جن میں شیاطین اور ستاروں کی پوجا کی جاتی ہے۔'' (فتح الباری، ج:10،ص:224)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِجْتَنِبُوا الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ (صحیح البخاری:5764)

''ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو، اللہ کے ساتھ شرک اور جادو۔''

✿ ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ خَمْرٍ وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ

(مسند احمد، ج:32، 19569)

''تین شخص جنت میں نہ جائیں گے: دائمی شرابی، قطع رحمی کرنے والا، جادو کو جائز سمجھنے والا۔''

جادوگر کی سزا

جمہور فقہا اور علمائے اسلام کا بالعموم نقطۂ نظر یہ ہے کہ جادوگر کی سزا قتل ہے۔

✿ حافظ ابن کثیرؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

صَحَّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَتْلِ السَّاحِرِ

(تفسیر ابن کثیر، ج:1، ص:250)

''نبی ﷺ کے تین صحابہ سے بسند صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے جادوگروں کو قتل کیا تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ بجالہ بن عبدہؒ فرماتے ہیں:

''عمرؓ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ پہلے لکھ بھیجا کہ ہر جادوگر کو خواہ مرد ہو یا عورت قتل کر دو تو ہم نے ایک دن میں تین جادوگر قتل کیے۔'' (سنن أبی داؤد: 3043)

✿ ابوعثمان نہدیؒ فرماتے ہیں:

''ولید بن عتبہ کے پاس ایک شخص جادوئی عملیات دکھا رہا تھا۔ اس نے جادو کے ذریعے یہ دکھایا کہ اس نے ایک شخص کو ذبح کر کے اس کا سر تن سے جدا کر دیا، ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ اس نے پھر اس کا سر واپس جوڑ دیا۔ پھر ایک صحابی جندبؓ نے اس جادوگر کو قتل کر دیا۔'' (التاريخ الكبير للبخاري، ج:2،ص:222)

✿ امام احمدؒ، امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے:

''توبہ کی مہلت دیے بغیر جادوگر کو قتل کیا جائے گا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے جن جادوگروں کو قتل کیا، ان سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔''

✿ امام احمدؒ کا دوسرا قول اور امام شافعیؒ کی رائے یہ ہے:

''جادوگر نے جادو سے اگر کسی کو قتل نہیں کیا تو اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اگر وہ توبہ کر لے تو دنیا میں اس سے حد ساقط ہو جائے گی کیونکہ توبہ سے شرک معاف ہو جاتا ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے تو جادو کیوں نہیں۔ جیسا کہ فرعون کے جادوگروں کی توبہ قبول ہو گئی تھی۔'' (المغني لابن قدامة، ج:9،ص:30،31)

جادو سے بچاؤ کی حفاظتی تدابیر

بیماریوں کے جس طرح مختلف اسباب ہوتے ہیں اسی طرح جادو بھی کسی بیماری یا تکلیف کا ایک سبب ہے۔ جادو اللہ کے اذن کے بغیر مؤثر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ ساتھ کچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی کمزوریاں مثلاً عقیدہ کی خرابی، توکل کی کمی، نماز میں سستی، نفسانی خواہشات کا غلبہ، طہارت سے لاپرواہی، مسنون اذکار اور دعاؤں کا اہتمام نہ کرنا، وغیرہ جادو کے مؤثر ہونے کا سبب بن سکتی ہیں۔ جادو سے بچاؤ کے لیے مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں:

- طہارت اور وضو کا اہتمام
- عبادات کی پابندی
- کثرت سے اللہ کا ذکر
- استغفار لازم کرنا
- گھر کو تصاویر اور مجسموں سے پاک رکھنا
- مسنون اذکار کا اہتمام
- عجوہ کھجور کھانا

جادو کا اثر زائل کر دینا

شیخ عبدالعزیز بن بازؒ فرماتے ہیں:

''حتی الامکان جادو کی جگہ کا پتہ چلانے کی کوشش کی جائے۔ خواہ زمین میں ہو یا پہاڑ پر یا کسی اور جگہ، جب اس کا علم ہو جائے تو اسے نکال کر تلف کر دیا جائے۔ اس طرح جادو باطل ہو جائے گا۔ (فتاویٰ ابن باز، ج:3، ص:280)

جیسے رسول اللہ ﷺ پر جب جادو ہوا تو آپ ﷺ نے کنوئیں پر جا کر جادو نکالا۔
(بحوالہ صحیح البخاری، کتاب الطب: 5765)

جادو والی چیز معلوم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا اور گریہ وزاری کرے کہ وہ خواب میں وہ جگہ دکھا دے جہاں جادو کیا ہوا ہے۔ نیز جادو سے متاثرہ شخص سے یہ پوچھیں کہ وہ کس جگہ اٹھنے، بیٹھنے یا داخل ہونے میں جادو کا زیادہ اثر محسوس کرتا ہے، ممکن ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے جادو شدہ چیز مل جائے۔ضرورت پڑنے پر مستند معالج ہی سے رجوع کیا جائے۔اگر جادو والی چیز مل جائے تو اس پر شرعی دم پڑھ کر پھونکیں۔پھر کسی غیر آباد جگہ پر دفنا دیں یا پانی میں بہا دیں یا جلا دیں یا کسی اور طریقے سے ضائع کر دیں۔اگر قرآنی آیات یاد نہیں تو صرف تعوذ پڑھ کر اس چیز کو ضائع کر دیں۔جادو کا یہ بہترین علاج ہے۔'' (فتاوی ابن باز، ج:3،ص:280)

جادو کا علاج شرعی دم سے کرنا

✿ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل:82)

''اور ہم قرآن میں سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

✿ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک عورت ان کو دم کر رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عَالِجِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ (صحیح ابن حبان، ج:13، 6098)

''کتاب اللہ کے ساتھ اس کا علاج کرو۔''

✿ سحر زدہ شخص پر مندرجہ ذیل قرآنی آیات پڑھ کر دم کیا جائے۔

- الفاتحة
- البقرة (1- 5) (102) (163,164) (255) (285, 286)
- ال عمران (18,19)
- الاعراف (54-56) (117-122)
- يونس (81,82)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- طٰهٰ (69)
- المؤمنون (115-118)
- الصٰفّٰت (1-10)
- الاحقاف (29-33)
- الرحمٰن (33-36)
- الحشر (21-24)
- التغابن (14-16)
- الجن (1-9)
- الاخلاص ، الفلق ، الناس

جادو کا علاج طبِ نبوی سے کرنا

سینگی: جادو کی وجہ سے جسم کے کسی حصے میں مسلسل درد رہتا ہو تو سینگی (پچھنا) لگوا کر فاسد خون نکلوا دیا جاتا ہے۔ اسے cupping بھی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ (سنن ابی داؤد:3861)

''جس نے قمری ماہ کی 17، 19 اور 21 تاریخوں کو سینگی لگوائی اسے ہر بیماری سے شفا ہو جائے گی۔''

کلونجی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فِى الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ (صحیح البخاری:5688)

''کلونجی کے دانوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلونجی کے تیل پر دم کر کے مریض کے متاثرہ حصوں پر مالش کریں اور کلونجی کے دانوں پر دم کر کے مریض کو کھلائیں، ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

شہد: نہار منہ شہد کھائیں۔ پانی میں ملا کر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل:69)

''اس (مکھی) میں سے رنگ برنگ کا مشروب نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلشِّفَاءُ فِيْ ثَلَاثَةٍ: فِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ (صحیح البخاری:5681)

''شفا تین چیزوں میں ہے۔ پچھنا لگوانے میں یا شہد پینے میں یا آگ سے داغنے میں اور میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔''

آب زم زم: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ مَاءٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ، فِيْهِ طَعَامٌ مِّنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِّنَ السَّقْمِ (سلسلة الصحيحة، ج:3، 1056)

''روئے زمین پر سب سے بہترین پانی زمزم ہے یہ کھانے کا کھانا اور بیماری سے شفا ہے۔''

زیتون کا تیل: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ (سنن الترمذی:1851)

''زیتون کھاؤ اور اس کو لگاؤ، بے شک یہ مبارک درخت سے ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیری کے پتوں سے علاج: ابن بطال نے ذکر کیا ہے کہ وہب بن منبہ کی کتابوں میں ہے: يَأْخُذَ سَبْعَ وَرَقَاتٍ مِنْ سِدْرٍ اَخْضَرَ فَيَدُقُّهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ثُمَّ يَضْرِبُهُ بِالْمَاءِ وَيَقْرَأُ فِيْهِ ايَةَ الْكُرْسِيّ وَالْقَوَافِلَ ثُمَّ يَحْسُوْ مِنْهُ ثَلَاثَ حَسَوَاتٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بِهِ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ عَنْهُ كُلَّ مَا بِهِ وَهُوَ جَيِّدٌ لِلرَّجُلِ اِذَا حُبِسَ عَنْ اَهْلِهِ (فتح الباری،ج:10،ص:233)

''سبز بیری کے سات پتے لے کر اسے دو پتھروں کے درمیان کوٹ لیں اور اتنے پانی میں ملا دیں (جس سے غسل ممکن ہو) پھر اس پر آیۃ الکرسی اور آخری تینوں قل پڑھیں اور اس میں سے تین گھونٹ پی لیں باقی سے غسل کر لیں۔ یہ تمام بیماری کو ختم کر دے گا۔ یہ اس شخص کے لیے بھی فائدہ مند ہے جو جادو کی وجہ سے وظیفہ زوجیت کو ادا نہ کر سکے۔''

غیر شرعی طریقہ علاج

قرآن وحدیث کی روشنی میں جادو کرنا، کروانا، سیکھنا اور سکھانا حرام ہے۔ اسی طرح جادوگروں اور شعبدہ بازوں کے پاس جا کر ان سے جادو کے ذریعے علاج کروانا بھی ناجائز اور حرام ہے۔

✿ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطُيِّرَ لَهُ اَوْ تَكَهَّنَ اَوْ تُكُهِّنَ لَهُ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهُ وَمَنْ عَقَدَ عُقْدَةً وَمَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ (مسند البزار:3578)

''وہ ہم میں سے نہیں جو فال لے یا اس کے لیے فال لی جائے یا جو کاہن بنے یا اس کے لیے کہانت کا عمل کیا جائے یا جو جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص گرہ لگائے اور جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے اس چیز کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی۔"

❁ آپ ﷺ سے جادو کا توڑ جادو کے ذریعے کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (سنن ابی داؤد:3868)

"وہ شیطانی عمل میں سے ہے۔"

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَدَاوٰى بِحَرَامٍ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ فِيهِ شِفَاءً (سلسلة الصحيحة،ج:6، 2881)

"جس نے حرام چیز کے ساتھ علاج کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس میں شفا نہیں بنائے گا۔"

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (صحيح البخاری:6472)

"میری امت کے ستر ہزار لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دم طلب نہیں کرتے اور نہ براشگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔"

جادو کی اقسام

علم نجوم، کہانت اور فال گیری

❁ علما کے نزدیک نجومی، کاہن، رمال، جفار اور فال نکالنے والے سب عراف ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً

(صحیح مسلم:5821)

''جس شخص نے کسی عرّاف کے پاس جاکر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

مَنْ اَتٰی کَاهِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ (مسند احمد،ج:9536,15)

''جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس گیا اور جو اس نے بتایا اس کی تصدیق کی تو اس نے جو کچھ محمد ﷺ پر نازل کیا گیا یقیناً اس کا انکار کیا۔''

مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ

(سنن أبی داؤد:3905)

''جس شخص نے نجوم کا کوئی علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا، چنانچہ جو اس میں اپنا حصہ بڑھانا چاہتا ہے تو بڑھالے۔''

✿ نیز صحابہ کرامؓ کی رائے میں علم نجوم کے ذریعے سے چوری شدہ سامان کی نشاندہی کرنے والا بھی عرّاف یا کاہن ہے۔ آنے والی خبروں کے بارے میں بتانے والا بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ جو کسی کے دل کی بات جاننے کا دعویٰ کرے وہ بھی کاہن ہے کیونکہ غیب کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان یا مقرب فرشتے کو غیب معلوم کرنے کا اختیار نہیں دیا۔ جو شخص بھی یہ دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

(الجن:27-26)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کر لے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں، حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔'' (صحیح البخاری:7018)

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے واضح ہوا کہ جو شخص عراف یا کاہن یا نجومی یا غیب دانی کے دعوے کرنے والوں کے پاس جاتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

❁ کسی دینی یا دنیوی مصلحت مثلاً قبلہ کی سمت، مہینوں اور تاریخوں کے شمار یا کھلے سمندر اور صحرا میں راستہ کی طرف راہ نمائی کے لیے چاند، سورج، ستاروں اور سیاروں کا علم حاصل کیا جائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ابونضرہ نے عمرؓ سے روایت کیا ہے:

تَعَلَّمُوْا مِنْ هٰذِهِ النُّجُوْمِ مَا تَهْتَدُوْنَ بِهِ فِيْ ظُلْمَةِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ثُمَّ اَمْسِكُوْا

(مصنف ابن ابی شیبۃ،ج:8،26041)

''ان ستاروں سے وہ سیکھو جس سے تم خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راستہ معلوم کرو، اس کے بعد رک جاؤ۔''

مسعر نے محمد بن عبداللہ سے اور انہوں نے عمر بن خطابؓ سے روایت کی ہے، فرمایا:

''علم نجوم میں سے وہ چیز سیکھو جس سے تم قبلہ اور راستہ جان سکو۔''

(بیان فضل علم السلف،ص:33)

حرب نے امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ سے نقل کیا ہے کہ ان دونوں اماموں نے چاند کی منازل کی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی اور امام اسحٰقؒ نے تو اس بات کی اضافی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی کہ راستہ دکھانے والے ستاروں کے ناموں کو بھی سیکھا جائے۔

(بیان فضل علم السلف،ص:34)

✿ اسی طرح اسلام نے مختلف چیزوں، جانوروں اور پرندوں سے شگون لینے کی حقیقت بھی واضح کی ہے۔ مشرکین عرب کی عادت تھی کہ کسی کام کو شروع کرنے سے قبل پرندوں کے اڑنے اور حیوانات کے گزر جانے سے فال لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا، اسے باطل قرار دیا اور واضح کیا کہ ایسا کرنے سے نہ فائدہ حاصل ہوسکتا ہے اور نہ نقصان دور ہوسکتا ہے۔

''مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ اَشْرَكَ (مسند احمد، ج:7045,11)

''جس شخص کو بدشگونی نے کسی کام سے روک دیا اس نے شرک کیا۔''

الطَّيْرُ تَجْرِیْ بِقَدَرٍ (مسند احمد، ج:24982,41)

''پرندہ (کسی کی قسمت کے فیصلے نہیں کرتا بلکہ) اپنی تقدیر کے مطابق اڑتا ہے۔''

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''کوئی بیماری متعدی نہیں نہ فال بد کوئی چیز ہے، نہ الو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے اور نہ ہی صفر میں نحوست ہے۔'' (صحیح البخاری:5757)

عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعا روایت ہے:

الطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ (سنن أبی داؤد:3910)

''بدشگونی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے۔ تین بار فرمایا۔'' (ابن مسعودؓ کہتے ہیں) ''اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے مگر اللہ اسے توکل کی برکت سے زائل کر دیتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمران بن حصینؓ سے مرفوعاً روایت ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں جو پرندوں سے فال نکالے یا اس کے لیے فال نکالی جائے، جو کہانت کرے یا اس کے لیے کہانت کی جائے، جو جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے۔'' (سلسلة الصحيحة، ج:2195,5)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جاہلیت کے چار کام میری امت میں موجود رہیں گے، لوگ ان کو نہیں چھوڑیں گے۔ نوحہ کرنا، حسب نسب میں طعنہ دینا، بیماری کو متعدی قرار دیتے ہوئے کہنا کہ ایک خارشی اونٹ کی وجہ سے سو اونٹوں کو خارش لگ گئی۔ سوال یہ ہے کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی؟ اور ستارے یعنی کہنا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی۔'' (سلسلة الصحيحة، ج:2، ص:735)

❁ چنانچہ قرآن وحدیث کے واضح دلائل کی روشنی میں کسی قسم کا شگون لینا یا کسی انسان کو منحوس قرار دینا عقیدۂ توحید کے منافی ہے۔ ایک مسلمان کا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ہر قسم کی بھلائی اور خیر و برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہی اپنے رحم وکرم سے مصائب ومشکلات کو دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی مصیبت یا مشکل میں گرفتار ہو اسے چاہیے کہ اپنے اعمال کا جائزہ لے نہ کہ دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ ط

(النساء:79)

''جو بھلائی تجھے ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھے پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت، پتھر یا قبر وغیرہ سے برکت حاصل کرنا

درختوں، پتھروں یا قبروں وغیرہ سے وابستگی بھی شرک کے وسائل میں سے ہے۔ ارشاد فرمایا:

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ (النجم:20-19)

''کیا بھلا تم نے لات، عزیٰ اور ایک تیسری دیوی منات کی حقیقت پر غور کیا ہے؟''

جب تاریخ اور سیرت کی روشنی میں ان پر غور کیا جائے تو حقائق کچھ یوں سامنے آتے ہیں۔

لات: اس کے بارے میں علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

''لات ایک سفید پتھر تھا جس پر نقش ونگار کیا گیا تھا۔ طائف میں اس پر ایک کمرہ بنا ہوا تھا جس میں پردے بھی تھے اور اس کے مجاور بھی تھے۔ اس کے آس پاس کا صحن اہل طائف کے نزدیک تعظیم والا تھا۔ بنو ثقیف کے لوگ اور ان کے پیروکار اس جگہ کے باشندے تھے۔ وہ قریش کے علاوہ عرب کے دیگر قبائل پر اس بت کی بنا پر فخر کرتے تھے۔ دراصل وہ ایک شخص تھا جو حاجیوں کو ستو پلاتا تو جب وہ فوت ہو گیا تو لوگ اس کی قبر پر مجاور بن بیٹھے اور اس کی عبادت شروع کر دی۔''

(تفسیر ابن کثیر، ج:5، النجم:20-19)

نبی اکرم ﷺ نے مغیرہ بن شعبہؓ کو اسے گرانے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے اسے مسمار کیا اور پھر آگ لگا کر جلا دیا۔ جس طرح بنو ثقیف نے پتھر اور قبر دونوں کی الوہیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی عبادت شروع کر دی تھی۔ اسی طرح آج کل لوگ اونچی قبریں بنا کر ان پر بڑے بڑے کتبے لگا کر وہاں عبادت شروع کر دیتے ہیں۔

عزّیٰ: علامہ ابن جریر کہتے ہیں کہ عزّیٰ، عزیز سے ہے۔ مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''عزیٰ نخلہ نامی مقام پر ایک درخت تھا۔ اس پر تعمیر بھی تھی اور پردے بھی لگے ہوئے تھے ۔ یہ درخت مکہ اور طائف کے درمیان تھا، قریش اس کی تعظیم کرتے تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر، ج:5، النجم :20-19)

امام نسائی اور ابن مردویہ، ابوالطفیلؓ سے روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو خالدؓ بن ولید کو وادیٔ نخلہ کی طرف بھیجا (تاکہ عزیٰ کو کاٹ دیں) خالدؓ جب وادیٔ نخلہ پہنچے تو دیکھا وہاں تین درخت تھے۔ تینوں کو انہوں نے کاٹ دیا اور مکان کو بالکل مسمار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ جاؤ تم نے کوئی کام نہیں کیا۔ خالدؓ دوبارہ وہاں پہنچے تو عزیٰ کے پجاریوں نے انہیں دیکھتے ہی پہاڑ کی پناہ لی اور یا عزیٰ یا عزیٰ کے نعرے بلند کرنے لگے۔ خالدؓ اس مقام کے قریب گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عورت بالکل برہنہ حالت میں ہے۔ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور مٹی اٹھا اٹھا کر اپنے سر پر ڈال رہی ہے۔ خالدؓ نے تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی عورت عزیٰ تھی۔'' (السنن الکبری للنسائی: 11483)

یہی صورت حال آج اولیاء کی قبروں اور مزاروں کی ہے۔ قبروں اور مزاروں پر رنگ برنگی پٹیاں، کپڑے، چادریں، چراغاں، عجیب وغریب کرامات حقیقتاً شرک کا دروازہ کھول رہی ہیں۔

مناۃ:

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان قدید نامی علاقہ میں ایک جگہ مشلّل میں مناۃ دیوی کا بت نصب تھا۔ اوس وخزرج قبائل کا یہ مشترک بت تھا۔ دونوں قبیلے اس کی تعظیم وتوقیر کرتے حتیٰ کہ حج کے لیے احرام بھی یہیں سے باندھا کرتے۔ یہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین آ کر بطورِ تبرک جانور ذبح کرتے اور خون بہاتے تھے۔ فتح مکہ کے سال رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کو اسے گرانے کے لیے بھیجا چنانچہ انہوں نے اسے منہدم کر دیا۔ (بحوالہ صحیح البخاری:4861)

لات ومناۃ کے پجاری ان کی عزت وتوقیر کرتے تھے اور یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ان کے پاس آ کر جانوروں کو ذبح کرنا باعث برکت ہے۔ ان کے پاس آ کر دعائیں مانگتے اور ان سے امداد چاہتے تھے۔ اپنی ضروریات کی تکمیل کیلئے ان پر اعتماد اور بھروسہ کرتے تھے۔ ان سے برکت اور سفارش کی امید رکھتے تھے۔ کیا آج صالحین کی قبروں پر جا کر تبرک حاصل کرنا جس طرح کہ لات ومنات کے پجاری کرتے تھے، درختوں اور پتھروں سے برکت حاصل کرنا جیسے عزیٰ اور مناۃ کے پرستاروں کا شیوہ تھا یکساں نوعیت کا شرک نہیں؟ جو شخص اس دور میں صلحاء کی قبروں سے اسی طرح کی توقعات رکھتا ہے یا کسی درخت اور پتھر کی توقیر کرتا ہے۔ ان سے مدد کا طالب ہوتا ہے وہ بھی گویا مشرکین عرب کا سا فعل کرتا ہے۔ چنانچہ شجر، حجر یا کسی قبر سے تبرک حاصل کرنے کی غرض سے دل کو ان کی طرف جھکانا شرک فی العبادات کے زمرے میں آتا ہے جس سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے۔

✿ ابو واقد لیثیؓ بیان کرتے ہیں:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی حُنَیْنٍ وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ وَلِلْمُشْرِكِیْنَ سِدْرَةٌ یَعْكُفُوْنَ عِنْدَهَا وَیَنُوْطُوْنَ بِهَا اَسْلِحَتَهُمْ، یُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ، قَالَ فَمَرَرْنَا بِالسِّدْرَةِ، فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اِنَّهَا السُّنَنُ قُلْتُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

(المعجم الكبير للطبراني، ج:3291,3، وأصله في الترمذي:2180)

"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف جا رہے تھے۔ ہمارا زمانہ کفر ابھی نیا نیا گزرا تھا۔ مشرکین کا بیری کا ایک درخت تھا جس کی وہ مجاورت کرتے اور اپنے ہتھیار بھی اس پر لٹکاتے تھے۔ اس کو ذات انواط کہا جاتا تھا۔ ابو واقدؓ کہتے ہیں کہ چلتے چلتے ہم ایک بیری کے درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! جیسے ان مشرکین کے لیے ذات انواط ہے، ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط مقرر فرما دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: یہ تو طریقے ہیں، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم بالکل وہی بات کہہ رہے ہو جو بنی اسرائیل نے کہی تھی کہ ہمارے لیے کوئی ایسا معبود بنا دیں جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں تو انہوں (موسیٰ) نے فرمایا: تم بڑی نادانی کی باتیں کرتے ہو۔ تم بھی اپنے سے پہلے لوگوں کے طریق کار پر ضرور چلو گے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر پرستی

جب اسلام میں بدعات کا رواج عام ہوا تو مسلمانوں نے یہود و نصاریٰ کی نقل میں قبروں کو پختہ کیا، ان پر عمارات بنائیں اور ان کی پرستش شروع کر دی حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا تھا۔

✿ جندب بن عبداللہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا:

اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ

(صحیح مسلم:1188)

”خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔“

✿ جابرؓ فرماتے ہیں:

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ

(صحیح مسلم:2245)

”رسول اللہ ﷺ نے قبر کو پختہ بنانے، قبر پر بیٹھنے اور قبر پر عمارت بنانے سے منع کیا۔“

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسْجِدًا

(صحیح البخاری:1330)

”اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔“

✿ عائشہؓ فرماتی ہیں:

”جب نبی ﷺ بیمار پڑے تو آپ کی بعض بیویوں (ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ) نے ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا، اس کا نام ماریہ تھا۔ ام سلمہ اور ام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیبہ رضی اللہ عنہما دونوں حبشہ کی سرزمین پر گئی تھیں۔ انہوں نے اس کی خوبصورتی اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا بھی ذکر کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا:

''یہ ایسے لوگ ہیں جب ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے پھر اس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں سب سے بدتر مخلوق ہیں۔'' (صحیح البخاری:1341)

ان تمام احادیث سے واضح ہوا کہ انبیاء اور نیک لوگوں کے بارے میں غلو کرتے ہوئے ان کی قبروں کو سجدہ گاہ نہیں بنانا چاہئے اور نہ ان پر کسی قسم کی عمارت قائم کرنی چاہئے۔

✿ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ فرماتے ہیں:

''ہم ناپسند کرتے ہیں کہ قبر پکی بنائی جائے یا اس کو لیپ کیا جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا کوئی نشانی رکھی جائے یا اس پر کتبہ لگایا جائے۔''

(کتاب الآثار، لمحمد بن الحسن الشیبانی:254)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ (سنن أبي داؤد:2042)

''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عید (میلہ گاہ) بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔''

اپنی قبر مبارک کے لیے بھی آپ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ لوگ وہاں اکٹھے ہو کر میلے لگائیں حتیٰ کہ آپ ﷺ نے درود کو بھی صرف وہاں جا کر پڑھنا ضروری نہ قرار دیا اور واضح کیا کہ درود جہاں بھی پڑھا جائے گا آپ ﷺ کو پہنچا دیا جائے گا۔ اس صورتحال میں اس بات کی گنجائش کہاں سے نکل سکتی ہے کہ دیگر نیک اور بزرگ افراد کے مقام ومرتبے میں غلو کرتے ہوئے ان کی قبروں پر میلے اور عرس منعقد کیے جائیں اور پھر ان کو صریح دین بھی سمجھا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ (مسند احمد، ج:6، 3844)

”بے شک سب سے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو زندہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی اور وہ لوگ جو قبروں کو مسجد بنا لیتے ہیں۔“

✿ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ

(سنن النسائی 3059، سنن ابن ماجۃ:3029)

”دین میں غلو سے بچ کر رہو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے ہلاک کیا تھا۔“

✿ عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُاللهِ وَرَسُوْلُهُ (صحیح البخاری:3445)

”تم میری تعریف کرنے میں حد سے نہ گزرنا جیسے نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی تعریف میں حد سے تجاوز کر گئے۔ میں صرف اس کا بندہ ہوں، تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔“

✿ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا، لَعَنَ اللهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

(مسند احمد، ج:12، 7358)

”اے اللہ! میری قبر کو وثن نہ بنانا۔ ان اقوام پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا تھا۔''

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے اس دعائیہ جملہ میں لوگوں کو روکا گیا ہے کہ وہ آپ کی قبر پر حاضری دے کر طرح طرح کی بدعات اور شرکیہ اعمال میں پھنس جائیں۔ جو شخص ایسی جگہ پر جاتا ہے جہاں جانے کا شارع نے حکم نہیں دیا اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کا طالب ہو یا نماز پڑھے یا دعا کرے یا قرآن کریم کی تلاوت کرے یا کسی قسم کا ذکر الٰہی کرے یا کوئی اور عمل صالح کرے تو شریعت مطہرہ اسے باطل اور معصیت قرار دیتی ہے۔ البتہ اگر اتفاقیہ وہاں سے گزر ہو تو اپنے لیے اور ان کے لیے خیر و عافیت کی دعا کرے۔ ان کی سلامتی کی دعا کرے جیسا کہ سنت کا طریقہ ہے۔ تاہم اس نیت سے جانا کہ دیگر جگہوں کی نسبت وہاں دعا زیادہ قبول ہوگی، ممنوع ہے۔''

✿ امام ابن تیمیہؒ مزید فرماتے ہیں:

''مزاروں کو آباد کرنے والے غیر اللہ سے ڈرتے ہیں۔ غیر اللہ سے اپنی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں اور غیر اللہ سے ہی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مزاروں کو اپنا گھر نہیں کہا، جبکہ مسجدوں کو اپنا گھر کہا ہے۔ پس مزارات مشرکین کے گھر ہیں۔ اسی لیے تو قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں جس میں مزاروں کی تعریف کی گئی ہو۔ اور نہ حدیث رسول ﷺ میں ان کی تعریف پائی جاتی ہے۔

(قبروں پر مسجدیں اور اسلام، ص29-30)

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک

✿ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کا مسجد نبوی میں ہونا اس بات پر قطعاً دلیل نہیں کہ ہم قبروں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مسجدیں بنانا شروع کر دیں یا ہم مسجدوں کے اندر قبریں بنانے لگیں کیونکہ نہ آپ ﷺ نے خود اس چیز کا حکم دیا تھا اور نہ آپ کے صحابہ نے آپ کی قبر مسجد میں بنائی تھی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی قبر ام المومنین عائشہؓ کے حجرہ مبارکہ میں بنائی تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ نبی جہاں فوت ہوا سے وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کی وفات اس حجرہ میں ہوئی اس لیے آپ ﷺ کو وہیں دفنا دیا گیا۔

- عائشہؓ کا حجرہ مبارک مسجد نبوی سے ایک دیوار کے ذریعے علیحدہ تھا۔ واحد راستہ ایک دروازہ تھا جو آپ مسجد میں جانے کے لیے استعمال کیا کرتے تھے۔ روضہ مبارک کو مسجد نبوی سے مکمل الگ کرنے کے لیے اس دروازے کو مستقل طور پر بند کر دیا گیا۔ لہٰذا قبر مبارک کی زیارت کے لیے صرف مسجد نبوی کا بیرونی راستہ استعمال ہو سکتا تھا۔
- عمرؓ اور عثمانؓ کے دور خلافت میں مسجد کی توسیع کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھا گیا کہ عائشہؓ یا کسی بھی دوسری ازواج مطہرات کے حجروں کو بیچ میں شامل نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح کرنے سے آپ کا روضہ مسجد کے اندر شامل ہو جاتا تھا۔
- مدینہ میں تمام صحابہ کرام کی وفات کے بعد ولید بن عبدالملک وہ پہلا خلیفہ تھا جس نے مشرقی جانب سے مسجد نبوی کی توسیع کی، جس سے عائشہؓ کا حجرۂ مبارک مسجد میں شامل ہو گیا جبکہ دوسری ازواج کے حجرے گرا دیئے گئے۔ یہ توسیع خلیفہ کے گورنر عمر بن عبدالعزیز نے کروائی۔
- حجرۂ عائشہؓ کو مسجد میں شامل کرنے کے بعد اس کے گرد ایک اونچی چار دیواری اس طرح اٹھائی گئی کہ حجرہ مسجد نبوی کے اندر سے نظر نہ آتا تھا۔ حجرے کے جنوبی کناروں پر دو مزید دیواریں کھڑی کی گئیں جن کا باہم ملاپ ایک تکون (Triangle) کی صورت میں ہوتا تھا۔ اس طرح اس چیز کا مکمل سد باب کر دیا گیا کہ کسی کا منہ بالواسطہ (Directly) قبر مبارک کی طرف ہو۔

(بحوالہ تیسیر العزیز الحمید، ص: 324)

- کافی سالوں بعد روضہ مبارک کی چھت پر ایک سبز گنبد کا اضافہ کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Chapters from the History of Madina by Ali Hafiz)

- اس کے بعد روضے کی دیواروں کو سبز کپڑے سے ڈھک دیا گیا اور اس کے اردگرد ایک جنگلہ (Brass cage) بنایا گیا جو دیواروں اور کھڑکیوں پر مشتمل تھا۔
- ان تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود ابھی کچھ چیزیں اصلاح طلب ہیں۔ روضہ مبارک کو مسجد سے مکمل طور پر علیحدہ کرنے کے لیے مزید دیواریں کھڑی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ نہ تو اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ سکیں اور نہ مسجد کے اندر سے روضے کی زیارت کرسکیں۔

(شرح مبادی التوحید (The Fundametals of Tawheed) از ابوامیہ بلال فلپس، ص: 199-201)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارت قبور

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو زیارت قبور کی اجازت دی مگر کیا یہ اجازت عام ہے؟ اس ضمن میں علماء کی دو آراء ہیں:

ایک گروہ صرف مسلمان مردوں کے لیے زیارت کے جواز کا قائل ہے۔

دوسرا گروہ مسلمان مردوں اور عورتوں دونوں کے جواز کا قائل ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے وہ اس حدیث سے استدلال لیتے ہیں۔

✿ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ (سنن الترمذی:1056)

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔"

دوسرے گروہ کا استدلال رسول اللہ ﷺ کے مندرجہ ذیل فرامین ہیں:

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (سنن النسائی:2035)

"میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، تو اب جو کوئی زیارت کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ وہ زیارت کرلے اور تم باطل بات نہ کہنا۔"

اِنِّیْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً (مسند احمد، ج:11329،17)

"بے شک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا مگر اب ان کی زیارت کرو! کیونکہ اس میں عبرت ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنتُ نَهَيتُكُم عَن زِيَارَةِ الْقُبُورِ ،اَلا فَزُورُوهَا فَاِنَّهُ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنِ وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا (المستدرك للحاکم، ج:1433،1)

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سنو! ان کی زیارت کرو کیونکہ وہ دل کو نرم کرتی ہیں اور آنکھوں کو بہاتی ہیں اور آخرت کو یاد دلاتی ہیں اور تم باطل بات مت کہنا''

ان احادیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ناصرالدین البانیؒ لکھتے ہیں:

قبرستان کی زیارت کے مستحب ہونے کے سلسلے میں عورتیں اور مرد برابر ہیں اور اس کی کئی وجوہات ہیں۔

ا۔ نبی ﷺ کا فرمان فَزُورُوا الْقُبُورَ سب کو عام ہے اور اس میں عورتیں بھی شامل ہیں۔ نبی ﷺ نے شروع میں جب قبرستان کی زیارت سے منع فرمایا تو بلاشبہ یہ ممانعت مردوں اور عورتوں کے لیے بیک وقت تھی۔ جب آپؐ نے فرمایا: كُنتُ نَهَيتُكُم عَن زِيَارَةِ الْقُبُورِ تو آپؐ واضح طور پر دونوں جنسوں کو مراد لے رہے تھے یعنی ممانعت دونوں جنسوں کے لیے تھی۔ حدیث کے دوسرے جملے میں جب آپؐ نے فرمایا: فَزُورُوهَا تو اس میں بھی آپؐ نے دونوں جنسیں مراد لی ہیں۔

۲۔ عورتیں مردوں کے ساتھ اس علت میں شامل ہیں جس کی بنا پر قبروں کی زیارت کو جائز کیا گیا اور وہ ہے دل کا نرم ہونا، آنکھوں سے آنسو بہنا اور آخرت کی یاد دلانا۔

۳۔ مندرجہ ذیل دو احادیث میں بھی عورتوں کو قبروں کی زیارت کی رخصت دی ہے۔

❁ عبداللہ بن ابی ملیکہؒ روایت کرتے ہیں:

اَنَّ عَائِشَةَ اَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ ،فَقُلْتُ لَهَا:يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ:مِنْ قَبْرِ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ ، فَقُلْتُ لَهَا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَیْسَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. کَانَ نَھٰی ثُمَّ اَمَرَ بِزِیَارَتِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَخَّصَ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ (المستدرک للحاکم، ج:1،1432)

''ایک دن عائشہؓ قبرستان سے آئیں ۔ میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ کہاں سے آئیں؟ فرمایا: اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! منع کیا تھا پھر ان کی زیارت کا حکم دیا۔ انہی سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کی رخصت دے دی۔''

✿ محمد بن قیسؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

''ام المومنین عائشہؓ نے کہا: کیا میں تمہیں اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ایک رات نبی ﷺ یہاں تھے آپ نے کروٹ لی اور اپنی چادر رکھی اور جوتی اتار کر اپنے پاؤں کے پاس رکھی اور تہبند کا کنارہ اپنے بچھونے پر بچھایا۔ لیٹے رہے اور تھوڑی دیر اس خیال سے ٹھہرے رہے کہ گمان کرلیا کہ میں سوگئی ہوں۔ پھر آہستہ سے اپنی چادر لی اور آہستہ سے جوتی پہنی اور دروازہ کھولا اور نکلے اور پھر آہستہ سے بند کر دیا۔ اور میں نے بھی اپنی چادر سر پر اوڑھی اور گھونگھٹ مارا، اپنا تہبند پہنا اور آپ کے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ بقیع پہنچے اور دیر تک کھڑے رہے۔ پھر دعا کے لیے دونوں ہاتھ تین بار اٹھائے پھر وہ لوٹے اور میں بھی لوٹی اور وہ جلدی چلے اور میں بھی جلدی چلی اور وہ دوڑے اور میں بھی دوڑی اور وہ گھر آگئے اور میں بھی گھر آگئی۔ مگر آپ سے آگے آئی اور گھر میں آتے ہی لیٹ گئی۔ جب آپ گھر آئے تو فرمایا: اے عائش! کیا بات ہے تمہارا سانس پھول رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا: کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم بتادو، نہیں تو وہ باریک بین خبر دار مجھ کو خبر دے دے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ اصل بات ہے۔ تب آپ نے فرمایا: جو کالا کالا میرے آگے نظر آتا تھا وہ تم تھیں۔ میں نے کہا: جی ہاں، تو آپ نے میرے سینے پر گھونسہ مارا جس کا درد میں نے محسوس کیا (یہ محبت سے تھا) فرمایا: کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارا حق دبا لے گا۔ میں نے عرض کی: جب لوگ کوئی چیز چھپاتے ہیں اللہ تو اس کو خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ آئے۔ جب تم نے دیکھا تو انہوں نے مجھے پکارا اور تم سے چھپایا۔ میں نے بھی چاہا تم سے چھپاؤں۔ وہ تمہارے پاس نہیں آنا چاہتے تھے اس لیے کہ تم نے اپنا کپڑا اتار دیا تھا۔ میں سمجھا کہ تم سوگئی تو میں نے نامناسب سمجھا کہ تمہیں جگاؤں۔ مجھے یہ خوف بھی تھا کہ تم گھبراؤ گی۔ پھر جبرائیلؑ نے کہا: آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ بقیع جائیں اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ عائشہؓ کہتی ہیں، میں نے عرض کی: میں ان کے لیے کیا کہوں اے اللہ کے رسول؟ تو آپ نے فرمایا کہو: اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ (صحیح مسلم:2256)

''سلامتی ہے مومن اور مسلم گھر والوں پر، اللہ رحمت کرے ہم سے پہلوں پر بھی اور بعد والوں پر بھی اور اللہ نے چاہا تو ہم ضرور تم سے ملنے والے ہیں۔''

اس حدیث سے پتا چلا کہ رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ کو قبرستان میں جا کر اہل قبور کے لیے دعا کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ خود انہیں دعا سکھائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریدہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''جب لوگ قبرستان جاتے تو آپؐ ان کو سکھاتے کہ یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَلَاحِقُوْنَ، اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ''سلامتی ہے تم پر، مومن اور مسلم گھر والوں پر اور اگر اللہ نے چاہا تو بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں، ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔'' (صحیح مسلم:2257)

چنانچہ یہ بات واضح ہوگئی کہ مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی قبرستان کی زیارت کی اجازت ہے۔

✿ جہاں تک ممانعت والی حدیث کا تعلق ہے، ایک تو وہ حکم پہلا تھا اور دوسرے اس میں لفظ زوّارات آیا ہے جو کثرت سے زیارت کرنے والیوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ لہٰذا عورتوں کو کثرت سے قبرستان نہیں جانا چاہیے۔ وقتاً فوقتاً جائیں۔ اس سے دل نرم ہوتا ہے، آنکھیں بہتی ہیں اور طبیعت آخرت کی طرف مائل ہوتی ہے۔ (مقالات نورپوری، ص:280)

زیارت قبور کا حکم عام ہے البتہ ممانعت ھجر کی ہے۔ یعنی وہ کلام جس میں شور وغوغا، بین اور جاہلیت کی پکار ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وَلَا تَقُوْلُوْا ھُجْرًا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلہ

❁ لفظی اعتبار سے وسیلہ اسم ہے اور اس کا فعل وَسَلَ یَسِلُ ہے۔

❁ اصطلاحاً اس سے مراد ''اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول کے لیے کسی جائز اور مشروع ذریعہ کا اختیار کرنا ہے''۔

❁ لفظ وسیلہ بادشاہ کے نزدیکی مرتبے اور قدر و منزلت کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسی لیے جنت کے درجات میں سے ایک درجہ کو وسیلہ کہا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّها مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ ،فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

(صحیح مسلم: 849)

''اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو کیونکہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندے کو عطا کیا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا پس جس نے میرے لیے وسیلہ (جنت کا درجہ) مانگا اس پر میری شفاعت حلال ہو گئی۔''

❁ گویا وسیلہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو

- اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے حصول کے لیے یا
- کوئی حاجت پوری کروانے یا
- مصیبت دور کروانے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔

❁ شرعی وسیلہ تین امور پر مبنی ہوتا ہے۔

مُتَوَسَّلُ اِلَيْهِ: اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کی طرف وسیلہ کے لیے رجوع کیا جاتا ہے۔

اَلْوَاسِلُ: وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے یا کوئی حاجت پوری کروانا چاہتا ہے یا کسی مصیبت کو دور کروانا چاہتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُتَوَسَّلُ بِهِ: وہ شرعی طریقہ جسے اللہ تعالیٰ کی قربت کے حصول یا کسی حاجت کی تکمیل کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔

✿ وسیلے کے نفع بخش ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں تین شرائط پائی جائیں:

۱۔ وسیلہ اختیار کرنے والا شخص مومن ہو، مشرک و کافر نہ ہو۔

۲۔ وہ عمل جسے وسیلہ کے طور پر اختیار کیا جائے قرآن و سنت سے ثابت ہو۔

۳۔ وہ عمل جسے وسیلہ کے طور پر اختیار کیا جائے اسے شرعی انداز میں انجام دیا جائے۔ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کی جائے۔ جیسا اور جتنا قرآن و سنت سے ثابت ہے اسی طرح ادا کیا جائے۔

جس طرح ایک غیر مومن کا عمل قربت الٰہی کے لیے وسیلہ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ایک مومن کا غیر شرعی فعل بھی وسیلہ نہیں ہے۔ اگر وسیلے میں یہ تمام شرائط موجود ہوں تو ایسے وسیلے کا اختیار کرنا پسندیدہ اور جائز ہے۔

✿ قرآن مجید میں لفظ وسیلہ دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (المائدة: 35)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پا سکو۔''

''وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ'' ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وسیلے سے مراد قربت ہے۔ اسی طرح مجاہد، عطاء، ابو وائل، حسن، قتادہ، عبداللہ بن کثیر، سدی اور ابن زید نے کہا ہے۔

اور قتادہ کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی اطاعت کے ذریعے اور اس کی خوشنودی کے عمل سرانجام دے کر اس کا قرب حاصل کرو۔ (تفسیر ابن کثیر، ج: 3، ص: 103)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ فرمایا:

أُولَـٰئِكَ الَّـذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ (بنی اسرائیل:57)

''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ کون سا ان میں سے زیادہ قریب ہے اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔''

✿ یہ آیت اس غلط تصور کی اصلاح کرتی ہے کہ بزرگوں اور نیک ہستیوں کو بطورِ وسیلہ اختیار کیا جائے۔ نیک، باعمل، قرآن اور سنت کے مطابق زندگیاں گزارنے والے افراد سے دین کے معاملے میں رہنمائی لی جاسکتی ہے، ان کی مجالس اور علم سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اور ان کی صحبت سے اپنے ایمان کو تازہ اور عمل کو بہتر تو کیا جاسکتا ہے مگر ان کو مشکلات کے حل اور فوائد کے حصول کا ذریعہ سمجھنا درست نہیں کیونکہ وہ تو خود ایسے وسیلہ یا ذریعہ کی تلاش میں ہیں جو انہیں اللہ کے قریب کردے۔

وسیلہ کی جائز صورتیں

وسیلہ اللہ تعالیٰ کی قربت و رضا، حاجات کی تکمیل اور دنیا و آخرت کے مصائب کو دور کرنے کا ایک ذریعہ ہے اس لیے ہر مسلمان کو وسیلہ کی جائز صورتوں کا علم ہونا چاہیے۔ عمومی طور پر جن وسائل کو اختیار کیا جاتا ہے وہ شرک پر مبنی ہوتے ہیں۔ جائز وسائل صرف وہی ہیں جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ایمان: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہیں:

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ (ال عمران: 16)

''اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لے آئے ہیں لہٰذا تو ہمارے لیے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔''

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ (ال عمران: 193)

''اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا کہ تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ لہٰذا ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! تو ہمارے لیے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کرنا۔''

✿ عبداللہ بن بریدہ اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے ذریعے دعا کی ہے، جس کے ساتھ جب دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب سوال کیا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔'' (سنن الترمذی: 3475)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمائے حسنٰی: اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دعا مانگنا، دعا کی قبولیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلِظُّوا بِیَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مسند احمد، ج: 17596,29)

''یا ذالجلال والإکرام'' کے ساتھ چمٹے رہو (یعنی لازم پکڑو)۔

✿ انس بن مالکؓ سے روایت ہے:

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا تھا تو جب اس نے رکوع اور سجدہ کیا اور تشہد پڑھ لیا تو دعا مانگنے لگا اور کہنے لگا: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ، بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لیے کہ حمد تیرے ہی لیے ہے۔ کوئی معبود نہیں ہے مگر تو اے منّان اور (اے) آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والے، اے جلال اور عزت والے، اے زندہ! اے قائم! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔''

نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: ''تم جانتے ہو اس نے کیا دعا مانگی ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے اللہ سے اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے۔ جب اس سے اس نام کے ساتھ دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس نام کے ساتھ مانگا جائے تو وہ عنایت فرماتا ہے۔'' (سنن النسائی: 1301)

✿ سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ (سنن الترمذی:3505)

''ذوالنونؑ (یونسؑ) کی دعا جوانہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی یہ ہے: لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کسی بھی مسلمان نے جب بھی اس کو ذریعہ بنا کر کسی بھی چیز کے لیے دعا کی تو اللہ نے اسے قبول کرلیا۔''

نماز: نماز، فرض ہو یا نفل ایک بہترین وسیلہ ہے۔

✿ نبی ﷺ سے جب افضل ترین عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا (صحیح البخاری:527)

''نماز اس کے وقت پر (پڑھنا)۔''

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔''
(صحیح مسلم:246)

چنانچہ جسے کوئی حاجت ہو، وہ دو رکعت نفل کی ادائیگی کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی جیسا کہ حدیث میں ایک اندھے شخص کا واقعہ ہے کہ اس نے دو رکعت نفل ادا کیے اور اللہ سے دعا مانگی تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔ (بحوالہ سنن ابن ماجۃ:1385)

روزہ: روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین وسائل میں سے ہے۔

✿ ابوامامہؓ کہتے ہیں:

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا: مُرْنِیْ بِاَمْرٍ اٰخُذُہٗ عَنْکَ ''مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے میں آپ سے لے لوں۔'' آپؐ نے فرمایا: عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَامِثْلَ لَہٗ ''تم روزہ رکھنا لازم کرلو کیونکہ اس جیسا کوئی اور عمل نہیں۔''

(سنن النسائی: 2222)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا (صحیح مسلم:2711)

''کوئی شخص جو اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کی وجہ سے اس کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ

(سلسلة الصحيحة:1797)

''تین دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ والد کی دعا، روزے دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔''

صدقہ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دینا افضل وسائل میں سے ہے۔

✿ نبی ﷺ نے فرمایا:

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ (صحيح البخاری:1417)

''آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک حصہ ہی ہو۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ (صحيح البخاری:4684)

''خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔''

حج وعمرہ: حج اور عمرہ اللہ کا قرب پانے اور گناہوں کی بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

(صحيح البخاری:1521)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہ کیا وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔''

✿ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

''حج اور عمرے مسلسل کرتے رہا کرو کیونکہ انہیں پے در پے ادا کرنا فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ: 2887)

جہاد فی سبیل اللہ: جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے اللہ نے تیار کیے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔''

(صحیح البخاری: 2790)

✿ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

''دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی۔ وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئے اور وہ آنکھ جو فی سبیل اللہ بیدار رہے۔'' (سنن الترمذی: 1639)

تلاوت قرآن کریم: قرب الٰہی کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔'' (سنن الترمذی: 2910)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: www.KitaboSunnat.com

اِنَّ لِلّٰہِ اَھْلِیْنَ مِنَ النَّاسِ، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھُمْ؟ قَالَ ھُمْ اَھْلُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْقُرْاٰنِ،اَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ (سنن ابن ماجة :215)

''بے شک کچھ لوگ اللہ والے ہیں۔صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ قرآن والے ہیں،اہل اللہ اور اللہ کے خاص تعلق والے۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ (صحیح مسلم:1862)

''قرآن مجید کا ماہر نیک،معزز، لکھنے والے (فرشتوں) کے ساتھ ہوگا۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (صحیح مسلم:6853)

''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور اس کی تعلیم میں مصروف ہوتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتے ہیں۔''

✿ عبداللہ بن عمروؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

''صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں تلاوت کرتا تھا اسی طرح تلاوت کرتا جا۔پس تیری منزل وہ ہوگی جہاں تو اس کی آیت کا پڑھنا ختم کرے گا۔ (سنن الترمذی:2914)

✿ جابرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

''قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش مانی جائے گی۔یہ بحث کرے گا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تصدیق کی جائے گی۔ جس نے اس کو اپنے سامنے رکھا، اس کی راہ نمائی جنت کی طرف کرے گا اور جس نے اس کو اپنی پیٹھ پیچھے رکھا تو اسے ہانک کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔'' (سلسلۃ الصحیحۃ، ج:5، 2019) (صحیح ابن حبان، ج:1، 124)

ذکر و تسبیح: ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تہلیل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اعمال میں سے ہے۔

✿ حدیث قدسی ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِیْ، فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ

(صحیح البخاری:7405)

''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں۔''

✿ ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات میں سب سے بلند، سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے تمہارا کفار کی گردنیں مارنے اور ان کا تمہاری گردنیں مارنے سے بھی بہتر کیا ہے؟۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر۔'' (سنن الترمذی: 3377)

✿ سیدنا معاذ بن جبلؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو مسلمان باوضو ہو کر، اللہ کا ذکر کر کے رات کو سوجاتا ہے، وہ رات کے کسی حصہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھ کر جب بھی اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اسے

یتا ہے۔" (سنن أبی داؤد:5042)

رسول اکرم ﷺ پر درود: آپ ﷺ پر درود بھیجنا بھی جائز وسائل میں سے ہے بشرطیکہ

درود کتاب وسنت سے ثابت ہو۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ أُمَّتِیْ صَلَاۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَکَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَاعَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ (سنن الکبریٰ للنسائی:9809)

"جو شخص میری امت میں سے مجھ پر اخلاصِ دل سے ایک بار درود پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی وجہ سے دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجے بلند فرمائے گا اور اس کی وجہ سے اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کی وجہ سے اس کے دس گناہ معاف فرما دے گا۔"

استغفار: اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب عمل ہے۔

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:33)

"اور جب وہ استغفار کر رہے ہوں اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے۔"

❁ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ غُفِرَ لَہٗ وَاِنْ کَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ (سنن أبی داؤد:1517)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کہا میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم رہنے والا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں، اسے بخش دیا جائے گا خواہ وہ میدان جنگ سے ہی بھاگا ہو۔''

❁ آپ ﷺ سے استغفار کے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

(سنن أبی داؤد:1516)

''اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کر لے، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

دعا: دعا کی قبولیت اور اس کا موجبِ ثواب ہونا بہت سی احادیث سے ثابت ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرة:186)

''اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے شک میں قریب ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ (مسند احمد ج:8748,14)

''اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔''

❁ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ (سنن الترمذی:3247)

''دعا ہی عبادت ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص جب دعا مانگتا ہے تو اللہ اس کو ضرور دیتا ہے جو اس نے مانگا یا اس سے اس جیسی کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے بشرطیکہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ ہو۔''

(سنن الترمذی:3381)

✿ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

''جو مسلمان کوئی ایسی دعا کرے جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو، اللہ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں یا تو فوراً اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کر لی جاتی ہے یا اس سے اس جیسی کوئی تکلیف دور کر دی جاتی ہے۔''

(مسند احمد، ج17، 11133)

آپس میں ایک دوسرے کے لیے دعائیں: ایک مسلمان بھائی کا دوسرے کے لیے دعا کرنا ایک جائز وسیلہ ہے۔ اس سے درجات بلند ہوتے ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

✿ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب شدید قحط پڑا تو خلیفہ وقت اور لوگوں نے عباسؓ سے دعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ تمام مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دعا کر سکتے ہیں بلکہ یہ مستحب ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ

(صحیح مسلم:6928)

''جس نے اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لیے دعا کی تو اس پر مامور فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔''

✿ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کے لیے دعا کرنے میں مبالغہ کرتے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے:

”اللہ تعالیٰ تمہیں نیک لوگوں کی دعائیں نصیب فرمائے جو رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتے ہوں، جو گناہ گار اور بدکار نہ ہوں۔“

(سلسلة الصحيحة، ج:4، 1810) (عبد بن حميد في المنتخب:1358)

نیکی کرنا یا محرمات کو ترک کرنا: کوئی بھی کام جو مومن سنت کے مطابق سچے دل سے اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے وہ نیکی شمار ہوتا ہے اور جن کاموں سے شریعت نے روکا ہے وہ محرمات کہلاتے ہیں۔ نیکی کے کام مثلاً راستے سے اذیت والی چیز ہٹا دینا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کا ادب کرنا، مصیبت میں کسی کی مدد کرنا، ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، جانوروں کو ایذا نہ دینا، غرض یہ کہ مومن کا ہر کام اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے لیے ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں غار والے تین افراد کا واقعہ مثال ہے جس میں سے دو افراد نے اپنے نیک کاموں کو وسیلہ بنا کر دعا مانگی جب کہ تیسرے نے اللہ تعالیٰ کے خوف اور حیا سے ایک غلط کام کا ارادہ اور نیت کرنے کے بعد اسے ترک کرنے کو وسیلہ بنا کر دعا مانگی تو غار کا منہ کھل گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

(بحواله صحيح البخاري:3974)

یہ وسیلہ کی جائز صورتیں ہیں جن کو اختیار کرنے کا حکم شارع نے دیا ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں وسیلہ کے دوسرے طریقے اور ذرائع جو ہمارے معاشرے میں رواج پا چکے ہیں ان کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان شرعی وسائل کو اختیار کرنے کی حکمت یہ ہے کہ انسان حقیقی معنوں میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے، عملی اعتبار سے کچھ کر کے دکھائے نہ کہ ان ذرائع کو اختیار کرے جن میں انسان کی ذاتی کوشش نہ ہو بلکہ دوسروں پر مکمل انحصار کیا گیا ہو۔ ایسے وسائل اور ذرائع دراصل دین پر عمل سے فرار کی مختلف راہیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت

لغوی تعریف: یہ ''بــدع'' سے لیا گیا ہے جس کا معنی ہے ''کسی چیز کا ایسے طریقہ پر ایجاد کرنا جس کی پہلے مثال نہ ہو۔''

✿ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ (البقرۃ:117)

''وہ آسمانوں اور زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والا ہے۔''

✿ ابنِ حجر عسقلانی نے فرمایا:

اَلْبِدْعَةُ اَصْلُهَا: مَا اُحْدِثَ عَلٰى غَيْرِ مِثَالٍ سَابِقٍ

(فتح الباری، ج:4، ص:253)

''بدعت کی اصل یہ ہے کہ اسے بغیر کسی سابقہ نمونہ کے ایجاد کیا گیا ہو۔''

اصطلاحی تعریف

''شرعی اصطلاح میں بدعت کا حکم ہر اس فعل یا مفعول کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کا وجود قرآن وسنت کی نص سے ثابت نہ ہو اور وہ قرآن وسنت کے بعد ظاہر ہو۔''

✿ بدعت کی ایک تعریف یوں بھی کی گئی ہے:

اِدْخَالُ مَا لَيْسَ مِنَ الدِّيْنِ فِي الدِّيْنِ

''وہ چیز جو دین میں سے نہ ہو، اس کو دین میں شامل کر دینا۔''

✿ الجرجانی کہتے ہیں:

''کسی چیز کو اس طرح ایجاد کرنا کہ اس سے پہلے نہ اس کا مادہ ہو نہ زمانہ ہو اور بدعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر وہ کام ہے جو سنت کے مخالف ہو۔''

✿ الراغب کہتے ہیں:

''ایسا قول لانا جس کا کہنے والا اور کرنے والا اس کام میں صاحب شریعت کی پیروی نہیں کرتا یعنی صاحب شریعت کی سنت اختیار نہیں کرتا اور پہلی مثالوں اور مضبوط اصولوں کا طریقہ اختیار نہیں کرتا۔'' (نضرۃ النعیم ج:9، ص:3732)

خلاصہ یہ ہے کہ دین میں ایجاد کردہ نیا طریقہ جس پر عمل کرنے سے اجر وثواب اور اللہ کا قرب حاصل کرنا مقصود ہو بدعت کہلاتا ہے۔

ایجاد کی دو اقسام

✿ عادات یعنی روزمرہ کے کاموں میں نئی نئی ایجادات جائز ہیں۔ اس لیے کہ عادات میں اصل چیز اباحت ہے یعنی ہر چیز جائز ہے الا یہ کہ نص (قرآن وسنت) اسے ناجائز قرار دے۔

✿ دین میں نئی چیز ایجاد کرنا حرام ہے اس لیے کہ دین میں اصل چیز توقیف ہے۔ یعنی دین اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں کسی طرح کا اضافہ یا کمی نہیں کی جاسکتی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جو اس میں نہ تھی تو وہ ناقابلِ قبول ہے۔'' (صحیح البخاری: 2697)

بدعت کی اقسام

بدعت کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ عقیدہ میں بدعت: مثلاً جہمیہ، معتزلہ، رافضہ اور دیگر فرقوں کے باطل عقائد۔

۲۔ عبادات میں بدعت: خود ساختہ اور غیر شرعی طریقوں سے اللہ کی عبادت کرنا مثلاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نفسِ عبادت ہی بدعت ہو یعنی کوئی ایسی عبادت ایجاد کر لی جائے جس کی شریعت میں اصل نہ ہو۔ مثلاً غیر شرعی نماز، خود ساختہ روزہ یا غیر مسنون عیدیں جیسے عید میلاد النبی ﷺ وغیرہ۔
- شریعت کی مقرر کردہ عبادات میں زیادتی ہو جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچویں رکعت بڑھا دینا یا اپنے آپ پر عبادت میں اتنی سختی کرنا کہ وہ سنت رسول ﷺ سے تجاوز کر جائے مثلاً ہمیشہ روزہ رکھنا، نکاح نہ کرنا، پوری رات قیام کرنا۔
- وہ عبادت جسے شریعت نے کسی وقت کے ساتھ خاص نہ کیا ہو جیسے پندرھویں شعبان کی شب کو قیام اور دن کو روزے کے ساتھ خاص کرنا یا مسنون اذکار اور دعاؤں کو غیر ثابت شدہ طریقہ پر ادا کرنا۔

بدعت کا حکم

دین میں ہر بدعت حرام اور باعثِ گمراہی ہے۔

- رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

(سنن ابی داؤد:4607)

”میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حبشی غلام ہو، پس تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو پکڑ لینا لازم ہے اور سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رہنا اور (دین میں) نئی پیدا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی چیزوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

✿ عرباضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالْبِدَعَ "بدعات سے بچو۔" (السنۃ لابن ابی عاصم،ص:20,34)

✿ ابن عمرؓ کہتے ہیں:

كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَإِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَنَةً (الإبانة الكبرى لابن بطة،ص:205,339)

"ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے نیکی سمجھیں۔"

بدعت سے بچنے کا طریقہ

کتاب وسنت پر مضبوطی سے جمے رہنے ہی سے بدعت و گمراہی میں پڑنے سے بچا جا سکتا ہے۔

✿ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ (الانعام:153)

"اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، پس اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں۔"

✿ عبداللہ بن مسعودؓ کی بیان کردہ روایت میں ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک لکیر کھینچی اور فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں اور بائیں چند لکیریں کھینچیں اور فرمایا: یہ بہت سارے راستے ہیں ان میں سے ہر ایک راستے پر شیطان ہے جو اپنی جانب بلا رہا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ سَبِيْلِهٖ ”اور یہی میرا سیدھا راستہ ہے، پس اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو جو تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں۔“

(مسند احمد، ج:4142،7)

❁ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

اَلْقَصْدُ فِي السُّنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ (سنن الدارمی، ج:223،1)

”سنت میں درمیانی چال، بدعت میں کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔“

بدعات کے ظہور کے اسباب

دینی احکام سے لاعلمی اور جہالت

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ آثارِ رسالت سے دور ہوتے چلے گئے، علم کم ہوگیا، جہالت عام ہوتی گئی جس کے نتیجہ میں بہت سے اختلافات نے جنم لیا۔

❁ آپ ﷺ نے خبر دی:

”تم میں سے زندہ رہنے والا شخص بہت سارے اختلافات دیکھے گا۔“ (سنن ابن ماجه:43)

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ، يَاْتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ، فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ

(صحیح مسلم:16)

”آخر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگ ہوں گے، تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا۔ تم ایسے لوگوں سے بچے رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اسے بندوں سے چھین لے بلکہ علماء کو فوت کر کے علم کو اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو امیر بنا لیں گے اور یہ لوگ مسئلہ پوچھے جانے پر بغیر علم کے فتویٰ دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' (صحیح البخاری:100)

بدعت کا درست جواب علماء، علم ہی کے ذریعے دے سکتے ہیں اور جب علم اور علماء ہی کا فقدان ہو جائے تو بدعت کے پھلنے پھولنے اور بدعتیوں کو سرگرم ہونے کے مواقع مل جاتے ہیں۔

خواہشات کی پیروی

جو کتاب وسنت سے اعراض کرے گا وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرے گا۔

✿ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ (القصص:50)

''پھر اگر یہ آپ کی بات نہ مانیں تو جان لو کہ یہ اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر بھٹکا ہوا کون ہے جو اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو۔''

✿ ایک اور جگہ فرمایا:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ (الجاثية:23)

''کیا پھر آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور سمجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوجھ کے باوجود اللہ نے اسے گمراہ کردیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، تو (اب) ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔''

مخصوص لوگوں کے لیے تعصب رائے برتنا

کسی کی رائے کی طرف داری کرنا معرفت حق میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَآءَنَا ط

(البقرۃ: 170)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔''

آج کل یہی حالت متعصبین کی ہے کہ جب انہیں کتاب وسنت کی پیروی اور ان دونوں کی مخالف چیزوں کو چھوڑنے کو کہا جاتا ہے تو یہ اپنے مذاہب' مشائخ اور آباء واجداد کو دلیل بناتے ہیں اور بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ سَيَلِي أَمْرَكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يُطْفِئُونَ السُّنَّةَ وَيُحْدِثُونَ بِدْعَةً وَيُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا (مسند احمد ج:3790,6)

''بلا شبہ میرے بعد حکومت کی باگ دوڑ بہت جلد کچھ ایسے لوگوں کے ہاتھ میں بھی آئے گی جو سنت کو مٹادیں گے اور بدعت کو فروغ دیں گے اور نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کردیں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ معاذؓ کہتے ہیں:

اِنَّ مِنْ وَرَائِکُمْ فِتَنًا یَکْثُرُ فِیْهَا الْمَالُ وَیُفْتَحُ فِیْهَا الْقُرْاٰنُ حَتّٰی یَاْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ وَالصَّغِیْرُ وَالْکَبِیْرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ فَیُوْشِکُ قَائِلٌ اَنْ یَّقُوْلَ مَا لِلنَّاسِ لَا یَتَّبِعُوْنِیْ وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ مَا هُمْ بِمُتَّبِعِیَّ حَتّٰی اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَیْرَهُ فَاِیَّاکُمْ وَمَا ابْتَدَعَ فَاِنَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ

(سنن أبی داؤد:4611)

''یقیناً تمہارے بعد بہت فتنے ہوں گے جس میں مال بہت بڑھ جائے گا اور قرآن کھول (عام کر) دیا جائے گا حتی کہ مومن، منافق، مرد، عورت، چھوٹا، بڑا، غلام اور آزاد سب اسے حاصل کریں گے اور ایسا ہوگا کہ کہنے والا کہے گا: لوگوں کو کیا ہوا میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے؟ یہ لوگ اس وقت تک میری پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے لیے کوئی نئی اختراع نہ کروں۔ چنانچہ تم اپنے آپ کو اس کی بدعت سے بچائے رکھنا کیونکہ اس کی بدعت گمراہی ہوگی۔''

دین میں غلو

غلو یعنی دین میں مقررہ حدود سے آگے بڑھنا بھی بدعات کے پھیلاؤ کا ایک اہم سبب ہے۔

✿ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ (النساء:171)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِالْغُلُوِّ فِی الدِّیْنِ

(مسند احمد، ج:5، 3248)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''غلو سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔''

✿ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

اِذَا حَدَّثْتُكُمْ حَدِيْثًا فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيْهِ (مسند احمد، ج:20126,33)

''جب میں تم سے کوئی حدیث بیان کروں تو اس میں اضافہ نہ کرو۔''

کفار کی مشابہت اختیار کرنا

کفار سے مشابہت سب سے زیادہ بدعات میں مبتلا کرنے والی چیزوں میں سے ہے۔

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَا تَّبَعْتُمُوْهُمْ (صحیح مسلم:6781)

''تم لوگ پہلی امتوں کے طریقوں کی ضرور بالضرور پیروی کرو گے جیسے بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو بھی تم ان کی پیروی ضرور کرو گے۔''

✿ ابوواقد لیثیؓ بیان کرتے ہیں:

''جب اللہ کے رسول ﷺ حنین کی طرف نکلے تو مشرکین کے ایک درخت کے پاس سے گزرے جسے ذاتِ انواط کہا جاتا تھا اور جہاں وہ اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے تو لوگوں نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے بھی ذاتِ انواط بنا دیجیے جیسا ان کا ذاتِ انواط ہے تو نبی اکرم ﷺ نے کہا: سبحان اللہ! یہ اسی طرح ہے جیسے موسیٰ کی قوم نے کہا تھا: اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ہمارے لیے بھی کوئی معبود بنا دو جیسے ان کے کچھ معبود ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے ضرور اختیار کرو گے۔'' (سنن الترمذی:2180)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعت کے نقصانات

مدینہ کے بدعتی اور اس کے حمایتی پر لعنت

مدینۃ النبی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ ،فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا،فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ،لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّ لَا صَرْفٌ

(صحیح مسلم:3330)

''مدینہ حرم ہے لہٰذا جو کوئی اس میں نیا کام (بدعت) نکالے یا نئے کام نکالنے والے کو جگہ دے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اس سے قیامت کے دن نفل اور فرض قبول نہ کیے جائیں گے۔''

بدعت سنت کو ختم کر دیتی ہے

حسان بیان کرتے ہیں:

مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (سنن الدارمی، ج:99،1)

''جو قوم اپنے دین میں نئی بدعت ایجاد کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان میں سے اس بدعت جیسی سنت کو اٹھا لیتا ہے اور پھر اسے دوبارہ ان لوگوں کے پاس قیامت تک نہیں لوٹاتا۔''

ہلاکت کا باعث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَّلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَفْلَحَ، وَمَنْ كَانَتْ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ (مسند احمد،ج:6958،11)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر عمل میں ایک تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے بعد ایک وقفہ ہوتا ہے، جس کا وقفہ اسے سنت کی طرف لے گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور جس کا وقفہ اسے کسی اور چیز کی طرف لے گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔''

حوضِ کوثر سے محرومی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنِّیْ لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ ،فَاِیَّایَ لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ، فَاَقُوْلُ فِیْمَ ھٰذَا؟ فَیُقَالُ: اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ، فَاَقُوْلُ: سُحْقًا (صحیح مسلم: 5974)

''بے شک میں تمہارے لیے حوض کوثر پر پیش خیمہ ہوں گا اور تم اس بات سے بچنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی (میری طرف) آئے اور پھر وہ مجھ سے ہٹا دیا جائے جیسا کہ گم شدہ اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے تو میں کہوں گا: ایسا کیوں ہے؟ تو کہا جائے گا کہ بے شک آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے جانے کے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لیں تھیں۔ تو میں کہوں گا دور (ہو جاؤ)۔''

توبہ کی توفیق نہ ملنا

- انسؓ سے مرفوع نقل کیا گیا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ کُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ (صحیح الترغیب والترھیب:54)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے توبہ کو ہر بدعتی سے پردہ میں رکھا ہے۔''

- سفیان ثوری کہتے ہیں:

اِنَّ الْبِدْعَةَ اَحَبُّ اِلٰی اِبْلِیْسَ مِنَ الْمَعْصِیَةِ، لِاَنَّ الْبِدْعَة لَا یُتَابُ مِنْھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْمَعْصِيَةُ يُتَابُ مِنْهَا ([illegible] 12)

''بلاشبہ ابلیس کو گناہ سے زیادہ بدعت پسند ہے کیونکہ بدعت کے بعد توبہ نہیں کی جاتی جبکہ گناہ سے توبہ کی جاتی ہے۔''

بدعتی شخص سے روایت اور شہادت نہیں لی جاسکتی

محدثین، فقہاء اور اصولیوں کا اجماع ہے کہ ایسا بدعتی جس کی بدعت اسے کافر بنادے اس کی روایت قبول نہ کی جائے گی۔ ایسی بدعت جو کفر کی طرف نہ لے جائے تو اس میں راجح بات یہ ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو تو روایت قبول نہ کی جائے گی۔

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ وَيُنْظَرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيثُهُمْ (صحیح مسلم 27)

''پہلے لوگ اسناد کی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب دین میں فتنے داخل ہو گئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنے آدمیوں (راویوں) کے نام ہمیں بیان کرو پس اہل السنہ (راوی) کو دیکھا جاتا اور ان کی حدیث لی جاتی اور اہل بدعت کی طرف دیکھا جاتا تو ان کی حدیث نہ لی جاتی۔''

بدعتیوں کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کا موقف

بدعتیوں کی تردید، ان کی نکیر اور ان کو مسلسل اس عمل سے منع کرتے رہنا ہی مطلوب ہے۔ اس کی مثال صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے طرز عمل سے ملتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ ام درداءؓ بیان کرتی ہیں:

''ابوالدرداء میرے پاس غصے کی حالت میں آئے، میں نے پوچھا: آپ کو کس بات نے غضب ناک کر دیا؟ کہا: اللہ کی قسم! میں امت محمد ﷺ میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ یہ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔'' (صحیح البخاری:650)

❁ امام مالک بن انسؒ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا:

''اے ابو عبداللہ! میں کہاں سے احرام باندھوں؟ انہوں نے کہا: ذوالحلیفہ سے جہاں سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تھا۔ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ مسجد میں موجود قبر (روضۂ رسول) کے قریب سے احرام باندھوں۔ امام مالک نے کہا: ایسا نہ کرنا، مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم کسی فتنے میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ اس نے کہا: اس میں کون سا فتنہ ہے؟ میں تو صرف چند میل کا فاصلہ ہی زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔ امام مالک نے کہا: اس سے بڑا فتنہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ تم اس فضیلت کی طرف سبقت لے گئے ہو جسے رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دیا (یعنی جس کام کو رسول اللہ ﷺ نے افضل نہیں سمجھا تم اسے افضل سمجھ رہے ہو) میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور:63)

جو لوگ اللہ کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آ جائے یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ پہنچے۔'' (الاعتصام للشاطبی،ص:131)

❁ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا:

''بے شک فلاں شخص نے آپ کو سلام بھیجا ہے تو ابن عمرؓ نے اس سے کہا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ اس شخص نے بدعت اختیار کی ہے؟ اگر اس نے واقعی بدعت اختیار کی ہے تو تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے میری طرف سے سلام نہ کہنا۔" (سنن الترمذی: 2152)

✿ حسن بصریؒ اور ابن سیرینؒ فرماتے ہیں:

"تم اصحاب الاھواء کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان سے بحث کرو اور نہ ان کی باتیں سنو۔" (سنن الدارمی، ج:1،401)

✿ ابو قلابہ فرماتے ہیں:

"تم اہل الاھواء کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان سے بحث کرو کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ لوگ تمہیں بھی گمراہی میں نہ ڈال دیں یا تم پر وہ چیزیں خلط ملط نہ کر دیں جن کو تم پہچانتے ہو۔" (سنن الدارمی، ج:1،391)

✿ امام مالک کے پاس جب اہل الأھواء میں سے کوئی آتا تو اس سے کہتے:

"میں اپنے دین میں واضح دلیل پر ہوں لیکن تم شک پر ہو۔ اپنے جیسے کسی شکی کے پاس جاؤ اور اس سے جھگڑا کرو۔" (سیر اعلام النبلاء، ج:8، ص:99)

✿ ابن طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا جبکہ ان سے اہل بدعت میں سے ایک شخص بات کر رہا تھا: "اے میرے بیٹے! اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لو تاکہ جو یہ کہہ رہا ہے وہ نہ سن سکو۔" (سیر اعلام النبلاء، ج:11، ص:582)

ایک غلط فہمی کی اصلاح

بدعات کی تقسیم اچھی اور بری بدعت سے کرنا درست نہیں۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ "پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے" کے خلاف ہے۔

(سنن ابن ماجۃ 42)

✿ حافظ ابن رجب نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے اپنی کتاب "جامع العلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والحکم" میں لکھا ہے:

"آپ ﷺ کا یہ فرمان ان جامع کلمات میں سے ہے جن سے کوئی چیز خارج نہیں ہے۔ وہ اصول دین میں ایک اصلِ عظیم ہے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان: مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ کے مشابہ ہے، لہٰذا جس نے بھی کوئی نئی چیز ایجاد کی اور دین کی طرف اس کی نسبت کی جبکہ دین میں اس کی اصل نہیں ہے تو وہ گمراہی ہے اور دین اس سے بری ہے خواہ وہ اعتقادی مسائل ہوں یا ظاہری و باطنی اعمال اور اقوال ہوں۔" (جامع العلوم والحکم، ج:1،ص:176)

❁ بعض بدعات کو بدعتِ حسنہ قرار دے کر عمل کی طرف راغب کرنے کے لیے، عمرؓ کے تراویح کے بارے میں اس قول نعمت البدعة هٰذه کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ مزید یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں بہت سے ایسے کام ہوئے جن پر اسلاف نے کوئی اعتراض نہیں کیا جیسے کتابی شکل میں قرآن مجید جمع کرنا اور احادیث کی کتابت اور تدوین۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسے کام تھے جن کی اصل شریعت میں موجود تھی۔ رہا عمرؓ کا یہ فرمان نعمت البدعة هٰذه تو یہاں یہ لفظ لغوی معنیٰ میں استعمال کیا گیا ہے نہ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک کام کو بدعت حسنہ کا نام دے کر جائز کر لیا جائے۔ چنانچہ شریعت میں جس کام کی اصل موجود ہے اس کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کو کتابی شکل میں جمع کرنا۔ نبی ﷺ قرآن مجید کاتبین وحی سے لکھواتے رہے البتہ نزول وحی کی وجہ سے وہ متفرق طور پر لکھا ہوا تھا جسے صحابہ کرامؓ نے ایک مصحف کی شکل میں اکٹھا کر دیا۔

❁ نمازِ تراویح بھی رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو تین راتیں پڑھائی، پھر اس کے فرض ہونے کے ڈر سے جماعت سے پڑھانا چھوڑ دیا۔ صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور آپ ﷺ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وفات کے بعد الگ الگ پڑھتے رہے یہاں تک کہ عمرؓ نے اپنے دور میں ایک امام کے پیچھے لوگوں کو جمع کر دیا۔ اس لیے یہ دین میں کوئی نیا کام نہیں تھا۔

✿ اسی طرح کتابتِ حدیث کی اصل بھی شریعت میں موجود تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی کتابت حدیث کی اجازت دے دی تھی۔ جو ممانعت تھی وہ صرف قرآن اور حدیث کو ملا کر لکھنے کی تھی۔ احادیث کو الگ سے لکھنے سے آپ نے منع نہیں فرمایا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولوں پر ایمان

معنی ومفہوم

عقیدۂ توحید کے بعد ایمان کا دوسرا بنیادی رکن عقیدۂ رسالت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان لایا جائے کہ وہ اللہ کے سچے پیغمبر تھے، ان پر بذریعہ وحی اللہ کی طرف سے احکام نازل ہوتے تھے، ان میں سے ہر نبی اور رسول کی اطاعت و فرماں برداری کا اللہ نے حکم دیا تھا۔ ان رسولوں پر ایمان لانا جن کے نام اللہ نے بتا دیے اور ان پر بھی جن کے نام نہیں بتائے، تمام رسول اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دیتے تھے اور بعد میں آنے والا اپنے سے پہلے کی تصدیق کرتا تھا۔ سب سے آخری رسول محمد ﷺ ہیں اور قیامت تک کے لیے صرف آپ ﷺ ہی کی اطاعت اور اتباع کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ (البقرۃ: 136)

’’کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف اتارا گیا ہے اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر اتارا گیا تھا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ دیے گئے اور جو دیگر انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔‘‘

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيدُونَ اَنْ يَّتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ○ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (النساء:152-150)

”بے شک جولوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور وہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پر تو ایمان لاتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان ایک راہ بنالیں۔ یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے، یہ وہ لوگ ہیں کہ عنقریب وہ ان کو ان کے اجر پورے دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا، بہت رحم کرنے والا ہے۔“

ایمان بالرسل کی تفصیل

✿ اس بات کی تصدیق کہ اللہ نے ہر امت میں رسول بھیجا تھا جو انہیں ایک اللہ کی عبادت اور غیر اللہ کی عبادت کے انکار کی دعوت دیتا تھا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ (النحل:36)

”اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔“

✿ اس بات کی تصدیق کہ تمام پیغمبر سچے، نیک، ہدایت یافتہ، معزز، متقی اور امین تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَۙ۝ وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰى وَ عِیْسٰى وَ اِلْیَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَۙ۝ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ۝

(الانعام:86-84)

''اور ہم نے اسے (ابراہیم کو) اسحٰق اور یعقوب عطا کیے، ہر ایک کو ہم نے ہدایت دی اور اس سے پہلے ہم نے نوح کو اور اس کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو ہدایت دی اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس سب صالحین میں سے تھے اور اسمٰعیل، یسع، یونس اور لوط ہر ایک کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی۔''

- یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ نے اپنی رسالت اور تبلیغ کے لیے مخلوق میں سے سب سے افضل لوگوں کو چنا اور وہ جسمانی صحت اور اخلاق میں بھی سب سے کامل تھے۔ مخلوق میں سے کوئی ان کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ (الحج:75)

''اللہ فرشتوں اور انسانوں میں سے پیغمبر چن لیتا ہے۔''

وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:86)

''اور ہر ایک کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی۔''

- اس پر ایمان لانا کہ جو کچھ اللہ نے اپنے پیغمبروں پر نازل کیا انہوں نے اسے کھلم کھلا پہنچا دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امانت کا حق ادا کر دیا۔

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ (الاعراف:68)

"(نوحؑ نے کہا) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لیے امانت دار نصیحت کرنے والا ہوں۔"

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ (الاحقاف:23)

"اس نے کہا کہ بے شک علم اللہ کے پاس ہے اور میں تمہیں وہ پہنچاتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایسے لوگ سمجھتا ہوں جو جہالت برت رہے ہوں۔"

✿ تمام انبیاء اور رسول انسان تھے۔ کھاتے پیتے، نکاح کرتے، سوتے اور بیمار ہوتے تھے۔ ان کو بھی غم، خوشی اور تھکاوٹ لاحق ہوتی تھی۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (ابراهیم:11)

"ان کے رسولوں نے ان سے کہا ہم تمہارے جیسے انسان ہونے کے سوا کچھ نہیں ہیں۔"

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ يَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ط (الفرقان:20)

"اور آپ سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔"

قرآن وحدیث نے واضح طور پر یہود و نصاریٰ کے عزیرؑ اور عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دینے کی نفی کی۔

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ [لَا شَرِيْكَ لَهُ] وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ (صحیح مسلم:140)

''جس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے [اس کا کوئی شریک نہیں] اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جس کو اس نے مریم کی طرف القاء کیا اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے وہ چاہے گا جنت میں داخل کرے گا۔''

❁ غیب کا علم اللہ کے پاس ہے، انبیاء کے پاس نہیں ہے۔ اللہ نے انبیاء اور رسولوں کو اپنے دین کی تعلیم اور تبلیغ کے لیے منتخب کیا تھا۔ وہ غیب سے صرف اتنا ہی آگاہ تھے جتنا اللہ نے ان کو آگاہ کر دیا تھا۔ خود سے غیب جاننے کی صلاحیت انہیں نہیں دی گئی تھی۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن:26,27)

''وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا سوائے اس کے جسے وہ رسولوں میں سے پسند کرے۔''

❁ یہ ماننا کہ پیغمبر درجات میں ایک دوسرے سے مختلف تھے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ (البقرة:253)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت دی، ان میں سے بعض سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور ان میں سے بعض کے درجے بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں دیں اور ہم نے روح القدس سے ان کی تائید فرمائی۔''

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۘ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ (سبا:10)

''اور البتہ تحقیق ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضل عطا فرمایا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ ہم نوائی کرو اور پرندے بھی اور ہم نے اس کے لیے لوہے کو نرم کر دیا۔''

✿ یہ ایمان لانا کہ پیغمبر غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبیرہ گناہوں سے محفوظ اور ہر عیب سے پاک رکھتے ہیں۔ وہ خلافِ مروت کاموں، عزت و وقار کے منافی اعمال اور انسانی قدر و منزلت کو برباد کرنے والی حرکتوں سے بچے رہتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک سے اگر کسی صغیرہ گناہ کا اظہار ہو تو اسے ان کے لیے بیان کر دیا جاتا ہے اور وہ جلد ہی اللہ کی بارگاہ میں توبہ، انابت اور رجوع کر لیتے ہیں جس سے وہ ایسے ہو جاتے ہیں جیسے غلطی ہوئی ہی نہیں۔ اسلام واحد دین ہے جو انبیاء کی عصمت کا داعی ہے اور انہیں بہتر اور عمدہ القاب سے نوازتا ہے۔ مثلاً مُحْسِنِيْن، صَالِحِيْن، فَضَّلْنَاهُ عَلَى الْعٰلَمِيْن، صِدِّيْقًا نَّبِيًّا، لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا، عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا

انبیاء کے معصوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ پاکباز اور مقدس ہیں۔ اپنی مرضی سے نہ کچھ کہتے ہیں اور نہ ہی کرتے ہیں۔ ان کا ہر کام اللہ کے حکم اور وحی کے مطابق ہوتا ہے۔ خصوصاً نبی اکرم ﷺ کے متعلق قرآن مجید وضاحت سے کہتا ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ (النجم:3،4)

''اور وہ اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے۔ صرف وہی جو انہیں وحی کیا جاتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت وہبی ہے

انبیاء کا چناؤ خالص اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے یہ منصب عطا فرماتا ہے۔ اسے محنت اور ریاضت سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (الانعام:124)

''اللہ زیادہ جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کسے عطا کرے۔''

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اپنا کلام انسان تک پہنچانے کے لیے انسانوں ہی میں سے انبیاء کو منتخب کرتا ہے۔ کسی غیر انسان کو اس نے کبھی بھی رسول بنا کر انسانوں کی طرف نہیں بھیجا۔

رسول اور نبی میں فرق

- رسول بمعنی مرسل یعنی بھیجا ہوا جبکہ نبی، فعیل کے وزن پر ہے جس کا مطلب ہے خبر دینے والا۔
- رسول صاحب شریعت ہوتا ہے اور نبی اپنے سے پہلے رسول کی شریعت کی اتباع کرتا ہے۔
- رسالت، نبوت سے زیادہ خاص ہے اس لیے ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

اولوا العزم پیغمبر

- اولوا العزم سے مراد وہ رسول ہیں جو دعوتِ دین میں حد درجہ کوشش کرنے والے، اپنے آپ کو تھکا دینے والے اور اس راہ میں آنے والی اذیت کو بڑے حوصلے اور صبر کے ساتھ برداشت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ط

(الاحقاف:35)

''پس آپ صبر کیجیے جیسے اولوا العزم رسولوں نے صبر کیا اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کیجیے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- اولوالعزم رسولوں کی تعداد پانچ ہے۔نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمد ﷺ۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (الاحزاب:7)

''اور جب ہم نے تمام انبیاء سے پختہ عہد لیا اور آپ سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے ان سے پختہ عہد لیا۔''

- اولوالعزم میں سے خلیلان یعنی ابراہیمؑ اور محمد ﷺ افضل ہیں۔

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (النساء:125)

''اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنالیا۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (صحیح مسلم:1188)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنالیا جیسے اس نے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا۔''

رسول اللہ ﷺ پر ایمان

نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر ایمان لائے بغیر ایمان ثابت نہیں ہوسکتا۔

- یہ ایمان لایا جائے کہ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک کے لیے سب جن وانس کے لیے عام ہے۔سب کی نجات صرف آپ ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی اتباع میں ہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ O (سبا:28)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ (صحیح مسلم 386)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، اس امت کا کوئی بھی یہودی اور نصرانی جو میرے بارے میں سنے پھر اس حال میں مرجائے کہ جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اس پر ایمان نہ لائے تو وہ آگ والوں میں سے ہوگا۔''

❁ پختہ ایمان رکھا جائے کہ آپ ﷺ نے اللہ کا مکمل پیغام پہنچادیا اور امانت کا حق ادا کردیا۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تمام صحابہؓ نے متفقہ طور پر کہا:

''نَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ'' ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ نے پیغام پہنچادیا اور آپ نے (امانت) ادا کردی اور آپ نے (امت کی) خیر خواہی کردی۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور لوگوں کی طرف منہ موڑتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ! گواہ رہنا۔'' (صحیح مسلم:2950)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا! قَالُوْا: اَوَلَسْنَا اِخْوَانَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ (صحیح مسلم:584)

''میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں! صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے۔"

✿ ساری مخلوق حتی کہ اپنی جان سے بھی زیادہ آپ ﷺ سے محبت کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (صحیح البخاری:15)

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

✿ آپ ﷺ سے محبت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ فقہی، قانونی، معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دینی امور میں آپ ﷺ سے براہ راست راہ نمائی لی جائے۔

قرآن مجید میں تقریباً چالیس مقامات پر اطاعت اور اتباع رسول ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ کے ساتھ بندے کی محبت کو اتباعِ رسول ﷺ کے ماتحت کر دیا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء:80)

"جو رسول کی فرماں برداری کرے تو بے شک اس نے اللہ کی فرماں برداری کی۔"

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ (الانفال:20)

"اللہ کا اور اس کے رسول کا حکم مانو اور اس سے منہ نہ پھیرو۔"

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:31)

"کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کی جائے۔

آپ ﷺ کی تعظیم میں شامل ہے کہ آپ کو نام لے کر نہ پکارا جائے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (النور:63)

''تم رسول کے بلانے کو اپنے درمیان اس طرح نہ بنالو جیسے تمہارے بعض کا بعض کو بلانا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کو کہیں نام لے کر نہیں پکارا بلکہ يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ، يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ وغیرہ کہا گیا۔جبکہ دیگر انبیاء کو یاادم، یانوح، یاابرٰھیم، یاموسٰی وغیرہ پکارا گیا۔

آپ ﷺ کے مقام کے پیش نظر بغیر اجازت آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہونے سے منع فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ (الاحزاب:53)

''اے مومنو! نبی کے گھر میں داخل نہ ہو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دی جائے۔''

مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے آوازیں بلند کرنے سے بھی منع فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ○ (الحجرات:2)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ بات کرنے میں ان کے لیے اس طرح آواز بلند کرو جیسے تم میں سے بعض کا بعض کے لیے آواز بلند کرنا، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں شعور ہی نہ ہو۔''

آپ ﷺ کی تعظیم میں یہ بھی شامل ہے کہ کسی نبی، ولی، امام اور عالم کی بات کو آپ کے مقابلے پر ترجیح نہ دی جائے۔ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یقیناً اگر موسیٰ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو میری اتباع کے علاوہ انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا۔" (مسند احمد، ج:14631,22)

✿ جب بھی آپ ﷺ کا نام لیا جائے یا سنا جائے تو آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب:56)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ان پر خوب صلوٰۃ اور سلام بھیجو۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔" (صحیح مسلم:912)

"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔" (سنن الترمذی:3545)

✿ آپ ﷺ کی ذات میں غلو نہ کیا جائے۔

آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں وہی عقیدہ رکھا جائے جو قرآن وسنت سے ثابت ہے۔ آپ کو صرف اللہ کا بندہ اور رسول کہا جائے۔ جیسا کہ فرمایا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (الکہف:110)

"کہہ دیجیے! میں تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ

''میری تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں تجاوز کیا تھا۔ میں صرف اس کا بندہ ہوں، تم (مجھے) اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو۔'' (صحیح البخاری:3445)

نبی اکرم ﷺ کی ذات میں غلو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعریف میں اس قدر زیادتی کی جائے آپ کو مقام رسالت سے اٹھا کر مقام ربوبیت پر فائز کر دیا جائے۔ آپ کو عالم الغیب، زندہ اور حاضر وناظر سمجھا جائے۔ آپ کے نام پر جانور ذبح کیا جائے اور آپ کی قبر کا طواف کیا جائے۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا:

''یَا مُحَمَّدُ! یَا سَیِّدَنَا وَابْنَ سَیِّدِنَا وَخَیْرَنَا وَابْنَ خَیْرِنَا اے محمد! اے ہمارے سردار، ہمارے سردار کے بیٹے، اے ہمارے بہترین اور ہم میں سے بہترین کے بیٹے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تقویٰ کو لازم پکڑو اور کہیں شیطان تمہیں بھٹکا نہ دے۔ میں محمد بن عبداللہ، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ پسند نہیں کہ تم مجھے میرے اس مقام سے اونچا اٹھاؤ جس مقام پر اللہ عزوجل نے مجھے رکھا ہے۔'' (مسند احمد،ج:12551,20)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

اِیَّاکُمْ وَالْغُلُوَّ فِی الدِّیْنِ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِالْغُلُوِّ فِی الدِّیْنِ

(مسند احمد،ج:1851,3)

''دین میں غلو سے بچو کیونکہ دین میں غلو نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا تھا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ اس پر ایمان لانا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو کچھ خاص چیزیں عطا فرمائیں۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً

(صحیح البخاری:335)

''مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا تو میری امت میں سے جس شخص کو نماز کا وقت آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز پڑھ لے، میرے لیے مال غنیمت حلال کیا گیا حالانکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہ تھا، مجھے شفاعت کا حق دیا گیا اور میں سب لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا جبکہ دیگر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے۔''

✿ یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔رہتی دنیا تک آپ کی نبوت ہی بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پیغام رسانی کا واحد اور مستند ذریعہ ہے۔آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

(الاحزاب:40)

''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''یہ آیت اس بارے میں نص ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَرَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ زِیَادَةً...فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ

(صحیح البخاری:3535،3534)

''میری مثال اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے گویا ایک شخص نے مکان بنایا پھر اس کو مکمل اور مزین کر دیا صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی اب جو لوگ اس گھر میں جاتے متعجب ہوتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ نامکمل نہ ہوتی (تو کیا اچھا ہوتا)۔ ابو ہریرہؓ کی روایت (کے آخر) میں یہ اضافہ ہے... میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔''

ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهُ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (سنن ابی داؤد:4252)

''بلاشبہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

عقیدۂ ختم نبوت کو تسلیم نہ کرنے کی بنا پر احمدی/ قادیانی غیر مسلم قرار دیے گئے اور بظاہر تمام اسلامی اعمال کرتے ہوئے بھی مسلمانوں کی صف میں شامل نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات

✿ معجزات سے مراد وہ خلاف عادات امور ہیں جو اللہ تعالیٰ انبیاء کی صداقت کے لیے ان کے ہاتھوں ظاہر کرتا ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ہر پیغمبر کو کوئی نہ کوئی معجزہ دیا گیا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ (صحیح البخاری: 7274)

''انبیاء کرام میں سے جو بھی نبی گزرا، اس کو معجزات عطا کیے گئے۔''

✿ ان معجزات کو صحیح تسلیم کرنے کے لیے عقل کی نہیں بلکہ نقل (کتاب وسنت کے دلائل) کی ضرورت ہے۔ معجزات کا واقع ہونا اس لیے بھی حیران کن نہیں ہونا چاہیے کہ تمام کائنات کا انتظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ کو اختیار حاصل ہے کہ اشیاء کی شکلوں اور واقعات کی عادی رفتار میں جزوی یا کلی جیسی چاہے تبدیلی کر دے۔ مثال کے طور پر اگر عقیدہ یہ ہو کہ اژدھے جس طرح پیدا ہوا کرتے ہیں اسی طرح پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے سوا کسی دوسرے طریقے سے کوئی اژدہا پیدا کرنا اللہ کی قدرت سے باہر ہے تو یقیناً ایسے شخص کے بیان کو جھٹلایا جائے گا جو کہے گا کہ ایک لاٹھی اژدھے میں تبدیل ہوئی اور پھر اژدھے سے لاٹھی بن گئی۔ اس کے برعکس اگر یہ عقیدہ ہو کہ بے جان مادے میں اللہ کے حکم سے زندگی پیدا ہوتی ہے اور اللہ جس مادے کو جیسی چاہے زندگی عطا کر سکتا ہے تو اس کے حکم سے لاٹھی کا اژدہا بننا اتنا ہی غیر عجیب واقعہ ہے جتنا اسی اللہ کے حکم سے انڈے کے اندر بھرے ہوئے چند بے جان مادوں سے اژدہا بن جانا غیر عجیب ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ایک واقعہ ہمیشہ پیش آتا ہے اور دوسرا صرف چند مرتبہ۔

✿ ان معجزات سے سبق ملتا ہے کہ جس ''عادت جاریہ'' کو لوگ قانونِ فطرت سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اس قانون کے خلاف دنیا میں کچھ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ درحقیقت اس کا پابند نہیں ہے۔ وہ جب اور جہاں چاہے اس عادت کو بدل کر جو غیر معمولی کام کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کوئی مشکل نہیں کہ کسی کو دو سو برس سلا کر اس طرح اٹھا بٹھائے جیسے وہ چند گھنٹے سویا ہے۔

✿ معجزات صحیح دلائل ہیں۔ ان کے بارے میں یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ یہ لوگوں کو راہ حق کی طرف لانے کے لیے دلیل فراہم کرتے ہیں نہ کہ سحر یا جادو ہیں جیسا کہ فرعون نے موسیٰ کا معجزہ دیکھ کر جادو قرار دیا اور اسی طرح نبی ﷺ کو بھی ساحر یا جادوگر قرار دیا گیا۔

✿ کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ وہ معجزہ دکھائے۔ معجزہ اللہ کے حکم سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ عیسیٰ کو بنی اسرائیل کے پاس معجزات دے کر بھیجا تو انہوں نے کہا:

اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ
(ال عمران:49)

''میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی شکل کی مانند کچھ بناؤں گا پھر اس میں پھونکوں گا تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جائے گا۔''

معجزہ، کرامت اور استدراج کے بارے میں حکم

قرآن مجید میں ''محالات فی العادة'' (ایسی چیز جس کا عادتاً پیش آنا محال ہو) کے جو واقعات بیان کیے گئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں۔

معجزہ: وہ واقعات جو کسی نبی یا رسول کے ہاتھوں اس کی قوم کے چیلنج کا جواب بنے یا ان کی رسالت اور صداقت ثابت کرنے کے لیے پیش آئے ان کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ مثلاً ابراہیم کا آگ میں ڈالا جانا اور اللہ تعالیٰ کا آگ کی فطرت کو بدل کر ٹھنڈا اور باعث سلامتی بنانا (الانبیاء: 69) یا موسیٰ کے عصا کا سانپ بن جانا (طٰہٰ: 20) یا پتھر پر عصا مارنے سے پانی کے چشمے جاری ہو جانا (البقرة: 60) یا عیسیٰ کا اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرنا۔ (ال عمران: 49)

کرامت: وہ غیر معمولی واقعات جو اللہ کے کسی نیک ولی کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوں کرامت کہلاتے ہیں جیسے سلیمان کے واقعہ میں اس شخص کا ذکر جس کے پاس ''کتاب کا علم'' تھا اور جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ملکہ سبا کا تخت پلک جھپکنے سے بھی پہلے یمن سے فلسطین پہنچا دیا تھا۔(النمل:40)

استدراج: وہ واقعات جو کسی غیر مسلم کے ہاتھوں ظہور پذیر ہوں استدراج کہلاتے ہیں جیسے سامری نے زیورات پگھلا کر ان سے ایک ایسا بچھڑا بنا دیا تھا جو بیل کی آواز نکالتا تھا۔(طٰہٰ:85)

ان تینوں اقسام پر اس لحاظ سے ایمان لانا ضروری ہے کہ یہ وقوع پذیر ہو سکتے ہیں کیونکہ قرآن مجید نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان تفصیلات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے جو ان واقعات کے سلسلے میں پیش آتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کرامتیں جنہیں اولیاء اللہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ صرف خبر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جو سچی بھی ہو سکتی ہیں اور جھوٹی بھی۔ چنانچہ اگر کوئی واقعہ کسی مومن اور متقی ولی کی طرف سے ظہور پذیر ہو اور اس میں خلافِ شریعت بات نہ ہو تو اس کا یقین کر لینے سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور اگر اس کی صحت مشکوک ہو جس کی وجہ سے یقین نہ کیا جائے تب بھی گناہ نہ ہوگا۔ باقی رہ گیا ایسا مظاہرہ جس کے کرامت ہونے کا صرف فرضی دعویٰ کیا جائے اور اس میں خلاف شرع بات ہو یا کسی غیر مومن یا فاسق و فاجر کی طرف سے دکھایا گیا ہو اسے کرامت نہیں کہا جائے گا بلکہ اسے شعبدہ بازی یا کچھ اور نام دیا جا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات

✿ آپ ﷺ کو دیا جانے والا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَقَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ (العنکبوت:50)

''اور وہ (مشرکین) کہتے ہیں اس پر اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟''

جواب میں فرمایا:

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ (العنکبوت:51)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا انہیں کافی نہیں کہ یقیناً ہم نے آپ پر ایک کتاب اتاری ہے جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔''

✿ آپ ﷺ کا دوسرا بڑا معجزہ ''اسراء ومعراج'' ہے۔ عبداللہ بن عبدالحمید الاثری لکھتے ہیں:

''قرآن کے بعد سب سے بڑا معجزہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تائید اور حمایت فرمائی اسراء ومعراج کا معجزہ ہے۔ اہل السنہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بیداری کی حالت میں روح اور جسم سمیت آسمان کی طرف لے جایا گیا تھا۔'' (الوجيز في عقيدة السلف الصالح، ج.1، ص:80)

✿ آپ ﷺ کا ایک اور عظیم معجزہ ''شق قمر'' ہے۔ انس بن مالک ؓ سے روایت ہے:

''اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ انہیں کوئی نشانی دکھائیں تو آپ نے انہیں (انگلی کے اشارے سے) چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔ یہاں تک کہ انہوں نے حرا پہاڑ کو (چاند کے دونوں ٹکڑوں کے) درمیان میں دیکھا۔''
(صحيح البخاري:3868)

✿ جنگ بدر کے موقع پر جنگ سے پہلے آپ ﷺ نے جن مشرکین کی ہلاکت کی جگہ کا تعین فرمایا تھا وہ اسی جگہ ہلاک ہوا۔ انس ؓ فرماتے ہیں:

''ان میں سے کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے رکھے ہوئے ہاتھ کی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ مرا۔'' (صحيح مسلم:4621)

✿ حدیبیہ کے دن آپ ﷺ کی انگلیوں سے اس قدر پانی جاری ہوا کہ پندرہ سو صحابہ نے سیر ہو کر پیا۔ جابر بن عبداللہ ؓ کا بیان ہے:

''اس روز اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کفایت کرتا۔'' (صحيح البخاري:3576)

✿ علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نبی ﷺ کے ساتھ مکہ کی گلیوں میں نکلا تو ہر پہاڑ اور درخت آپ ﷺ پر سلام بھیجتا۔'' (سنن الترمذی: 3626)

✿ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

''نبی ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے لیے کھجور کے ایک درخت یا تنے کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔ پھر ایک انصاری عورت نے یا کسی صحابیؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہم آپ کے لیے ایک منبر تیار نہ کر دیں؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو کر دو)۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ اس منبر پر تشریف لے گئے اس پر کھجور کا وہ تنا بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا۔ نبی ﷺ نے منبر سے اتر کر اس تنے کو (سینہ سے) لگا لیا۔ وہ ایسی آواز سے رونے لگا جس طرح وہ بچہ روئے جو چپ کرایا جاتا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں وہ اس ذکر کی یاد میں رونے لگا جو اس کے پاس ہوا کرتا تھا۔'' (صحیح البخاری: 3584)

✿ شیخ عبدالرحمٰن بن حماد آل عمر لکھتے ہیں:

''علمائے سیر نے محمد ﷺ کی رسالت کی صداقت ثابت کرنے کے لیے معجزات کا شمار کیا ہے اور ان کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔'' (دین الحق، ج:1، ص:26)

صحابہ کرامؓ کے فضائل

امام ابن تیمیہؒ ''العقیدہ الواسطیہ'' میں صحابہ کرامؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

✿ ''اہل ایمان یقین رکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی تھے، انہوں نے آپ ﷺ کا زمانہ پایا اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت کا مقام دیا۔ ان کی دین کے لیے قربانیاں بے شمار تھیں جس کی وجہ سے امت کے بعد کے حصے میں سے کوئی نیکی اور تقویٰ میں ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی، فَوَ الَّذِیْ نَفْسِی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ'' میرے صحابہ کو برا بھلامت کہو۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کی راہ) میں خرچ کر ڈالے تو ان کے ایک مدّ یا آدھے مدّ کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔''

❁ صحابہؓ کے وہ مراتب جو کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہیں انہیں قبول کرنا ایمان کی سلامتی کا ذریعہ ہے۔ جیسے وہ اصحابؓ جنھوں نے فتح یعنی صلح حدیبیہ سے پہلے خرچ کیا کو ان پر ترجیح حاصل ہے جنھوں نے فتح کے بعد خرچ کیا اور جنگ کی۔ اہل بدر کی جو فضیلت اللہ نے بیان فرمائی اس کو ماننا۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ''تم جو چاہے عمل کرو تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔''

❁ اس پر بھی ایمان رکھنا کہ صحابہؓ میں سے جنھوں نے بیعت رضوان میں حصہ لیا ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ان کے متعلق خبر دی بَلْ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ''یقیناً اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے''۔ صحابہ میں سے ان کے جنتی ہونے کی شہادت دینا جن کے جنتی ہونے کی رسول اللہ ﷺ نے گواہی دی جیسے عشرہ مبشرہؓ اور ثابتؓ بن قیس بن شماس اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ۔

❁ اس کا اقرار کرنا جو تواتر سے نقل ہوا ہے کہ اس امت میں نبی اکرم ﷺ کے بعد'' سب سے افضل ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ ہیں''۔ خلافت کے ضمن میں بھی اسی ترتیب کو درست سمجھنا۔

اہل بیت اور ازواج رسول ﷺ کا مقام ومرتبہ

❁ اہل ایمان کا خاصہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں، ان کو دوست رکھتے ہیں اور ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی وصیت کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر فرمایا: اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ '' میں تمہیں اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر والوں کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔'' اور اسی طرح آپ کے چچا عباسؓ نے جب آپ سے شکایت کی کہ قریش کے کچھ لوگ بنی ہاشم پر سختی کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحِبُّوْکُمْ لِلّٰہِ وَلِقَرَابَتِیْ ''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ مومن ہی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ وہ تم سے اللہ کے لیے اور میری رشتہ داری کی وجہ سے محبت نہ کریں۔'' اور فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی بَنِیْ اِسْمَاعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ اِسْمَاعِیْلَ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ: ''اللہ تعالیٰ نے بنو اسماعیل کو چنا اور اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے چنا۔''

✿ اہل ایمان، نبی اکرم ﷺ کی ازواج کا دل سے احترام کرتے ہیں اور اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ آخرت میں بھی آپ ﷺ کی ازواج ہیں۔ خصوصاً خدیجہؓ کا جن سے آپ کی زیادہ تر اولاد پیدا ہوئی، وہ آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں، رسالت کے کام میں آپ کی مدد فرمائی اور آپ کے دل میں ان کا بہت بلند مقام تھا۔ اسی طرح صدیقؓ کی بیٹی صدیقہؓ جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ ''عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر ہے۔''

✿ اہل ایمان ان سب لوگوں کے طریقے سے براءت کا اظہار کرتے ہیں جو صحابہؓ سے بغض رکھتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان لوگوں کے طریقے سے بھی براءت کا اظہار کرتے ہیں جو کسی بات یا عمل کے ذریعے اہل بیت کو ایذا پہنچاتے ہیں۔

✿ صحابہ کرامؓ کے باہمی اختلافات کے بارے میں اہل ایمان کا کہنا ہے کہ اس بارے میں جو آثار ہیں ان میں کچھ تو جھوٹ ہے، کچھ میں کمی بیشی ہے اور صریح حالت سے بدل دیا ہے۔ ان میں جو صحیح روایت ہیں اس میں وہ معذور ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مجموعی طور پر صحابہ کرامؓ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں کے سرزد ہونے کا امکان ہے لیکن انہیں ایسی سبقت اور فضائل حاصل ہیں جو ان سے سرزد ہونے والے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہیں یہاں تک کہ ان کی وہ غلطیاں بھی معاف کر دی جائیں گی جو بعد والوں کی معاف نہیں کی جائیں گی۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے ثابت ہو چکا ہے کہ وہ خیر القرون ہیں اور ان میں سے کسی ایک کا ایک مد دیا ہوا صدقہ بعد میں آنے والے لوگوں میں سے کسی ایک کے احد پہاڑ برابر صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ تو جب ان میں سے کسی ایک سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اس نے اس سے توبہ کر لی یا ایسی نیکیاں کیں جس نے اس کو مٹا دیا یا اس کی سبقت کی فضیلت کی وجہ سے یا محمد ﷺ کی شفاعت کے سبب اس کو معاف کر دیا گیا۔ کیونکہ وہ تمام لوگوں سے بڑھ کر آپ کی شفاعت کے حقدار تھے یا ان کو دنیا کی کسی آزمائش میں ڈال دیا گیا جو ان کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔ پھر جب بخشش کی یہ صورت ثابت شدہ گناہوں میں ہے تو ان معاملات کا کیا حال ہوگا جن میں وہ مجتہد تھے۔ اگر وہ حق پر ہوں گے تو ان کو دو اجر اور اگر غلطی پر ہوں گے تو ان کو ایک اجر ملے گا اور ان کی غلطی کو معاف کر دیا جائے گا۔ پھر ان کے فعل کی وہ مقدار جس کو برا سمجھا جاتا ہے انتہائی قلیل ہے جو کہ ان کے نیک اعمال اور فضائل کے مقابلے میں معاف کر دی گئی ہے۔ کیونکہ وہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور ہجرت کی۔ اللہ کے دین کی مدد کی، علم نافع کو حاصل کیا اور نیک عمل کیا۔''

(العقیدۃ الواسطیہ، ص 85-75)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں پر ایمان

ایمان بالکتب کا معنی

آدم سے لے کر نبی اکرم ﷺ تک جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض پر کتابیں اور بعض پر صحائف نازل کیے۔ ان تمام صحیفوں اور کتابوں کے مُنَزَّل مِنَ اللّٰہ ہونے پر ایمان لانا ایمان بالکتب ہے اور ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کفر ہے۔

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ (البقرۃ:136)

”کہو! ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب پر نازل کیا گیا اور جو موسیٰ اور عیسیٰ دیے گئے اور جو دیگر انبیاء اپنے رب کی طرف سے دیے گئے۔“

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (النساء:136)

”اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن سے کفر کرے گا تو تحقیق وہ دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔“

ایمان بالکتب کی حقیقت

✿ ایمان لانا کہ تمام کتابیں اللہ کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہیں اور اللہ کا کلام ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ (آل عمران:3)

’’اس نے آپ پر حق کے ساتھ اس کتاب کو نازل فرمایا جو اپنے سے پہلے کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے تورات اور انجیل کو اتارا۔‘‘

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ O (البقرة:75)

’’تو کیا تم طمع رکھتے ہو کہ وہ تمہارے لیے ایمان لے آئیں گے، حالانکہ یقیناً ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کا کلام سنتے ہیں پھر اسے بدل ڈالتے ہیں، اس کے بعد کہ اسے سمجھ چکے ہوتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔‘‘

انسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِيْمَانًا؟ قَالُوْا: الْمَلَائِكَةُ، قَالَ: الْمَلَائِكَةُ كَيْفَ لَا يُؤْمِنُوْنَ؟ قَالُوْا: النَّبِيُّوْنَ، قَالَ: النَّبِيُّوْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِمْ فَكَيْفَ لَا يُؤْمِنُوْنَ؟ قَالُوْا: الصَّحَابَةُ، قَالَ: الصَّحَابَةُ يَكُوْنُوْنَ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ، فَكَيْفَ لَا يُؤْمِنُوْنَ؟ وَلٰكِنَّ اَعْجَبَ النَّاسِ اِيْمَانًا: قَوْمٌ يَجِيْئُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ، فَيَجِدُوْنَ كِتَابًا مِنَ الْوَحْيِ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ، وَيَتَّبِعُوْنَهٗ، فَهُمْ اَعْجَبُ النَّاسِ اَوِ الْخَلْقِ اِيْمَانًا

(مسند البزار: 7294)

’’ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعجب انگیز مخلوق کونسی ہے؟ صحابہؓ نے کہا: فرشتے آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں کو کیا ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں؟ انہوں نے کہا: انبیاءؑ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاءؑ کی طرف تو وحی کی جاتی ہے، وہ ایمان کیوں نہ لائیں؟ انہوں نے کہا: صحابہؓ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صحابہؓ تو انبیاء کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان کیوں نہ لائیں؟ دراصل ایمان کے لحاظ سے سب سے زیادہ تعجب انگیز لوگ وہ ہیں جو تمہارے بعد آئیں گے۔ وہ وحی کو کتاب کی صورت میں پائیں گے تو اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی پیروی کریں گے تو یہ وہ لوگ یا مخلوق ہیں جن کا ایمان قابل تعجب ہے۔''

✿ جن کتابوں کا نام ہم جانتے ہیں ان پر نام کے ساتھ ایمان لانا جیسے تورات، زبور، انجیل اور قرآن۔ جن کا نام ہم نہیں جانتے تو ان پر مجمل طریقے سے ایمان لانا۔

✿ یہ ایمان رکھنا کہ تمام آسمانی کتب صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ○ (آل عمران: 79)

''کسی انسان کو جسے اللہ نے کتاب و حکمت اور نبوت دی ہو (لائق نہیں کہ) پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ تم رب والے بن جاؤ اس لیے کہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لیے کہ تم پڑھتے ہو۔''

✿ یہ ایمان لانا کہ یہ کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والی ہیں اور ان میں اصلاً کوئی تعارض یا تناقض نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (المائدۃ: 46)

''اور ہم نے اسے انجیل عطا فرمائی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ اپنے سے پہلی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب تورات کی تصدیق کرنے والی تھی اور متقین کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔''

وَاَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡکَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ الۡكِتٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ (المائدۃ:48)

''اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان پر محافظ ہے۔''

❁ ان کی صحیح خبروں کی تصدیق کرنا جن میں تبدیلی اور تحریف واقع نہیں ہوئی اور یہ ایمان رکھنا کہ قرآن مجید کے آنے پر باقی تمام کتابیں اور صحیفے منسوخ ہو چکے ہیں۔

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ (المائدۃ:15)

''اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا جو تمہارے پاس کتاب کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے۔''

آسمانی کتب کی تفصیل

قرآن مجید جن کتب کے نام اور صحائف کا ذکر کرتا ہے ان کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

صحف ابراہیم وموسیٰ: یہ صفحات کی شکل میں ابراہیمؑ اور موسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ نے نازل کیے۔ ان صحف میں ہدایت، راہ نمائی اور عقائد کی باتیں تھیں۔ یہ صحیفے مفقود ہو چکے ہیں۔ قرآن مجید نے ان صحیفوں میں موجود بعض احکامات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ۙ وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰىO اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰىO صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى (الاعلیٰ:14-19)

''بے شک اس نے فلاح پالی جو پاک ہو گیا۔ اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔ لیکن تم تو دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ اور آخرت بہت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔ بے شک یہ پہلے صحیفوں میں بھی ہیں۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔''

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰىO وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰىO (النجم:36,37)

''کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ اور وفا کرنے والے ابراہیم کے صحیفوں میں تھا۔''

تورات: یہ موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ تورات عبرانی لفظ ہے جس کا مطلب ہے تعلیم یا شریعت۔ یہ ان الواح پر مشتمل تھی جو موسیٰؑ کو کوہِ طور پر عطا کی گئی تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (الاعراف:145)

''اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی۔''

ابو ہریرہؓ سے روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آدمؑ نے موسیٰؑ سے کہا:

اَنْتَ مُوْسٰى! اِصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهٖ (سنن أبي داؤد:4701)

''تم موسیٰؑ ہو! تمہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے ہاتھ سے تمہارے لیے تورات کو لکھا۔''

تورات میں موجود شرعی احکام بطور نمونہ قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ مثلاً

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ (المائدۃ:45)

''اور ہم نے ان (یہودیوں) کے ذمہ اس (تورات) میں یہ بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلہ جان اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور کان کے بدلہ کان اور دانت کے بدلہ دانت اور زخموں کا بھی بدلہ ہے۔ پھر جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔''

زبور: سریانی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے مکتوب یعنی لکھی ہوئی چیز۔ یہ داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (النساء:163)

''اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی۔''

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ○
(الانبیاء:105)

''اور بے شک زبور میں ہم نے نصیحت کے بعد یہ لکھا تھا کہ یقیناً زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔''

انجیل: یہ یونانی لفظ ہے جس کا معنی ہے خوشخبری۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریم پر نازل فرمائی جس میں ہدایت تھی، نور تھا، تورات کی تصدیق تھی اور لوگوں کے لیے نصیحت کی باتیں تھیں۔ شرعی احکام کے علاوہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی بشارت بھی موجود تھی۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ (الاعراف:157)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ لوگ جو رسول نبی اُمّی کا اتباع کرتے ہیں جنہیں وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔''

انجیل میں آپ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی صفاتِ محمودہ کا ذکر بھی تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (الفتح:29)

''اور (انجیل میں) ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوئی، کسانوں کو خوش کرتی ہے تاکہ وہ ان کے ذریعہ کافروں کو غصہ دلائے۔''

عائشہؓ سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ فِي الْاِنْجِيْلِ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا بَلْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ

(المستدرك للحاكم، ج:3،4281)

''بے شک رسول اللہ ﷺ کے بارے میں انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ وہ نہ بدخو ہوں گے نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والا اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیں گے بلکہ وہ معاف اور درگزر کرنے والے ہوں گے۔''

قرآن مجید: یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ ایک ایسا میزان ہے جس کے ذریعے سے آسمانی کتابوں کے تحریف شدہ اور صحیح حصوں کا علم ہوتا ہے۔ قرآن مجید پر ایمان لانا اور اسے اللہ کا کلام جاننا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْكِتٰبِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ (النساء:136)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ پر، اس کے رسول پر، کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی ایمان لے آؤ۔''

قرآن مجید کے خصائص

لفظ قرآن، قرأ سے ماخوذ، مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کا مطلب ہے بہت زیادہ، بار بار پڑھی جانے والی کتاب۔ یہ کلام معجزہ ہے جسے اللہ نے اپنے الفاظ اور معنی دونوں کے ساتھ جبرائیل کے ذریعے محمد ﷺ پر بتدریج اتارا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے وقت یہ مکمل تھا اور مسلمانوں کے پاس محفوظ تھا۔ اس میں کسی چیز کی کمی یا زیادتی نہیں کی گئی۔ اس اعتبار سے قرآن مجید کو ماننا حقیقی ایمان ہے۔

✿ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر:9)

''بے شک ہم نے ہی ذکر نازل فرمایا اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت فرمانے والے ہیں۔''

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ (فصلت:42)

''جس کے پاس باطل نہ اس کے آگے سے اور نہ اس کے پیچھے سے آ سکتا ہے، یہ حکمت والے خوبیوں والے کی طرف سے نازل کردہ ہے۔''

✿ یہ اللہ کی رسی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ سَبَبٌ طَرَفُهٗ بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفُهٗ بِاَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهٖ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَهْلِكُوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا (صحیح ابن حبان، ج:1، 122)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس بے شک یہ قرآن ایک رسی ہے اس کا ایک کنارا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھو کیونکہ اس کے بعد تم کبھی بھی گمراہ اور ہلاک نہیں ہو سکتے۔''

زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جسے آسمان سے زمین کی طرف لٹکایا گیا ہے۔''

(سنن الترمذی:3788) (سلسلۃ الصحیحۃ،ج:2024،5)

✿ اس میں سابقہ کتب سے زیادہ وسعت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

نَزَلَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ زَاجِرًا وَّاٰمِرًا وَحَلَالًا وَّحَرَامًا وَّمُحْكَمًا وَّمُتَشَابِهًا وَّاَمْثَالًا فَاَحِلُّوْا حَلَالَهٗ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهٗ وَافْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيْتُمْ عَنْهُ وَاعْتَبِرُوْا بِاَمْثَالِهٖ وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ وَاٰمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ وَقُوْلُوْا: اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا (المستدرک للحاکم،ج:2075،2)

''پہلی کتابیں ایک باب اور ایک لہجے پر نازل ہوئی تھیں۔ قرآن مجید سات ابواب اور سات لہجوں پر نازل ہوا۔ اس میں تنبیہات، احکام، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور مثالیں ہیں۔ پس اس کے حلال کو حلال کر لو اور اس کے حرام کو حرام ٹھہراؤ۔ جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے وہ کرو اور جس سے تمہیں روکا گیا ہے اس سے رک جاؤ اور اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کر لو اور اس کے محکم پر عمل کرو اور اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور کہو کہ ہم اس پر ایمان لے آئے، سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔''

✿ یہ اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کے نزول کے ساتھ ہی اس کو ''کلام اللہ'' ماننے سے مشرکین مکہ نے انکار کر دیا۔ ان کا خیال تھا کہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے خود گھڑ لیا ہے یا کچھ دوسرے لوگ آپ ﷺ کو سکھاتے ہیں۔ قرآن مجید نے وضاحت سے اس کا جواب دیا اور انہیں چیلنج کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر اسے محمد رسول اللہ ﷺ نے خود بنایا ہے تو تم بھی اس جیسی ایک آیت بنالاؤ مگر وہ افصح العرب ہونے کے باوجود اس سے عاجز تھے اور یہ قرآن مجید کے ''کلام اللہ'' ہونے کا ثبوت تھا۔ قرآن مجید اپنے ادبی اسلوب کے لحاظ سے بھی کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ قانون سازی کے میدان میں بھی کوئی کلام اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ اور امور غیبیہ کے سلسلے میں ایسی باتیں بیان کرتا ہے جنہیں نہ انسان جانتا ہے اور نہ اپنی عقل کے ذریعے ان کو دریافت کرسکتا ہے۔

انسانی شخصیت پر تحقیق کرنے والا ایک سائنسدان قرآن مجید کی یہ آیت سن کر مسلمان ہوگیا:

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ (القیمۃ:4)

''کیوں نہیں! ہم تو ان کی انگلیوں کی پور پور تک ٹھیک بنا دینے پر قادر ہیں۔''

کیونکہ اب انکشاف ہو چکا ہے کہ انگلیوں کی پوروں پر موجود مخصوص نشانات (Finger Prints) اللہ کا ایسا معجزہ ہیں کہ روئے زمین پر کوئی دو شخص ایسے نہیں ہیں جن کے نشانات ایک جیسے ہوں۔ 1500 سال قبل اس کی خبر کس نے دی؟ اللہ کے رسول ﷺ تو کسی مدرسے، کالج یا کسی یونیورسٹی سے سند یافتہ نہیں تھے اور نہ مکہ کا ماحول کسی بھی اعتبار سے علمی تھا۔ ماننا پڑتا ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے نہ کہ رسول اللہ ﷺ کا ذاتی کلام۔ قرآن مجید میں جا بجا اللہ تعالیٰ نے اس کتابِ ہدایت کے لیے کلام اللہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فرمایا:

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ (الفتح:15)

''وہ چاہتے ہیں کہ وہ اللہ کے کلام کو بدل ڈالیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيٰتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح البخاری:4981)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''انبیاء میں سے ہر نبی کو وہ معجزات دیے گئے جنہیں دیکھ کر لوگ ایمان لائے اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی (قرآن) ہے جسے اللہ نے میری طرف وحی کیا۔ پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن ان میں سے اکثر میرے تابع فرمان ہوں گے۔''

تاریخ میں چند مثالیں ملتی ہیں کہ اس چیلنج کو قبول کر کے جواب دینے کی کوشش کی گئی۔

✿ سب سے پہلا واقعہ لبید بن ربیعہ کا ہے جو عربوں میں اپنی قوت کلام اور تیزی طبع کے لیے مشہور تھا۔ اس نے جواب میں ایک نظم لکھی جو کعبہ کے پھاٹک پر آویزاں کی گئی۔ یہ ایک ایسا اعزاز تھا جو صرف اعلیٰ ترین شخص ہی کو ملتا تھا۔ اس واقعہ کے بعد جلد ہی کسی مسلمان نے قرآن کی ایک سورت لکھ کر اس کے قریب آویزاں کر دی۔ لبید (جو اسلام نہیں لائے تھے) جب اگلے روز کعبہ کے دروازہ پر آئے اور سورت کو پڑھا تو ابتدائی فقروں کے بعد ہی غیر معمولی طور پر متاثر ہوا اور اعلان کیا کہ بلاشبہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے اور میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ عرب کا یہ مشہور شاعر قرآن کے ادب سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس کی شاعری چھوٹ گئی۔ ایک مرتبہ عمرؓ نے ان سے اشعار کی فرمائش کی تو انہوں نے جواب دیا: ''جب اللہ نے مجھے بقرۃ اور آل عمران جیسا کلام دیا ہے تو اب شعر کہنا میرے لیے زیبا نہیں۔'' (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ج:3، ص:1337)

✿ ایک اور واقعہ یہ ہے کہ منکرین مذہب کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر کہ قرآن لوگوں کو بڑی شدت سے متاثر کر رہا ہے طے کیا کہ اس کے جواب میں ایک کتاب تیار کی جائے۔ انہوں نے اس مقصد کے لیے ابن مقفع سے رجوع کیا جو اس زمانے کا ایک زبردست عالم، بے مثال ادیب اور غیر معمولی ذہین آدمی تھا۔ ابن مقفع کو اپنے اوپر اتنا اعتماد تھا کہ وہ راضی ہو گیا۔ اس نے کہا کہ میں ایک سال میں یہ کام کر دوں گا البتہ اس نے یہ شرط لگائی کہ اس پوری مدت میں اس کی تمام ضروریات کا مکمل انتظام ہونا چاہیے تاکہ وہ کامل یکسوئی کے ساتھ اپنے ذہن کو اپنے کلام پر مرکوز رکھے۔ نصف مدت گزر گئی تو اس کے ساتھیوں نے یہ جاننا چاہا کہ اب تک کیا کام ہوا ہے۔ وہ جب اس کے پاس گئے تو انہوں نے اس کو اس حال میں پایا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے۔ قلم اس کے ہاتھ میں ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہرے مطالعہ میں مستغرق ہے، اس مشہور ایرانی ادیب کے سامنے ایک سادہ کاغذ پڑا ہوا ہے، اس کی نشست کے پاس لکھ لکھ کر پھاڑے ہوئے کاغذات کا ایک انبار ہے اور اسی طرح سارے کمرے میں کاغذات کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ اس انتہائی قابل اور فصیح اللسان شخص نے اپنی بہترین قوت صرف کر کے قرآن کا جواب لکھنے کی کوشش کی مگر وہ بری طرح ناکام رہا۔ اس نے پریشانی کے عالم میں اعتراف کیا کہ صرف ایک فقرہ لکھنے کی جدوجہد میں اس کو چھ مہینے گزر گئے مگر وہ لکھ نہ سکا، چنانچہ ناامید اور شرمندہ ہو کر وہ اس خدمت سے دست بردار ہو گیا۔ (الشفاء، ج 1، ص 275)

فتنہ خلق قرآن

قرآن مجید کو کلام اللہ نہ ماننے کا ایک طریقہ قرآن کو دوسری مخلوقات کی طرح مخلوق ماننا ہے۔

✿ عباسی خلیفہ مامون الرشید کے دور میں عقل پسندوں کی طرف سے ایک بڑا فتنہ اس سوال کی شکل میں کھڑا ہوا کہ اللہ کا کلام مخلوق ہے یا نہیں۔ یہ معتزلہ تھے جن کا عقیدہ تھا کہ اللہ کا کلام مخلوق ہے۔ جس طرح دوسری مخلوقات کو دوام نہیں اسی طرح اللہ کے کلام کو بھی دوام حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کی آیت اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (الرعد: 1) سے استدلال لیتے ہوئے یہ نظریہ بزور طاقت منوانا چاہا۔ ان کا یہ نظریہ اسلامی عقیدہ کے سراسر خلاف تھا۔ قرآن مجید مخلوق نہیں ہے اس لیے کہ ہر مخلوق ختم ہونے والی ہے۔ اگر قرآن کو مخلوق جانا جائے تو اس کا مطلب ہے دیگر مخلوقات کی طرح یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ پھر جس کا کلام ہے وہ بھی مخلوق ٹھہرا تو وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ جبکہ قرآن مجید کہتا ہے کہ اس کی تعلیمات قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔

✿ مزید یہ کہ قرآن مجید اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ جس طرح اللہ کی ذات قدیم ہے اسی طرح اس کی صفات بھی قدیم ہیں یعنی ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ نیز اللہ کی ذات ہمیشہ سے ہے اسی طرح اس کی صفات بھی ہمیشہ سے ہیں۔ قرآن مجید ہمیشہ سے لوح محفوظ میں موجود تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ وہ انسانوں کو 1500 سال قبل عطا کیا گیا۔

✿ اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ سے دلیل لینا اس لیے بھی درست نہیں کہ یہاں کُل کا لفظ ہر تخلیق کردہ چیز کے لیے ہے نہ کہ ہر غیر مخلوق کے لیے بھی۔ جبکہ کل کے مفہوم میں ہر مرتبہ عموم کا مفہوم شامل نہیں ہوتا۔

ایک راسخ العقیدہ مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ اس کے حروف اور الفاظ دونوں غیر مخلوق ہیں جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئے ہیں۔ سب سے افضل، آخری، مکمل، محفوظ، سابق کتابوں کا بیان اور ان کی تصدیق کرنے والی، لوگوں کی فیصل، دلوں کے لیے باعث شفا، ہر معاملہ کے لیے عقدہ کشا اور اہل ایمان کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔ یہی تمام آئمہ محدثین کا موقف ہے۔

✿ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

> ''جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اس لیے کہ قرآن اللہ کے علم میں سے ہے۔ نیز اس میں اللہ کے نام ہیں جب آدمی اللہ کے علم کو مخلوق کہتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ ایسا کہنے والے کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے علم نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے علم کو پیدا کیا اور جانا۔'' (السنۃ، ج:1، ص:102)

✿ امام مالکؒ فرماتے ہیں: ''جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے اس کو کوڑے لگائے جائیں اور موت تک قید میں ڈال دیا جائے۔'' (السنۃ، ج:1، ص:106)

قرآن مجید کا ادب

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: ''ہر مؤدب چاہتا ہے کہ اس کا پورا پورا ادب کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا ادب قرآن ہے۔'' (سنن الدارمی، ج:2، 3321)

چنانچہ ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ قرآن مجید کا ادب کرے۔ اس کا ادب یہ ہے کہ ان تقاضوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا کرے جن سے ادب کی تکمیل ہوتی ہے۔

تلاوت قرآن کا حق ادا کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ (البقرۃ:121)

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔''

ابو موسیٰؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس قرآن کی حفاظت کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے یہ سینوں سے نکل بھاگنے میں اس اونٹ سے زیادہ تیز ہے جو رسی سے نکل بھاگنے والا ہو۔'' (صحیح البخاری:5033)

خاموش رہنا اور غور سے سننا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ (الاعراف:204)

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہو اور غور سے سنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اپنے گھروں کو قرآن سے آباد رکھنا

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں:

فَاِنَّ اَصْغَرَ الْبُيُوْتِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ فِيْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَیْءٌ

(المعجم الکبیر للطبرانی، ح:8642،9)

''پس بے شک بھلائی کے لحاظ سے سب سے حقیر گھر وہ ہے جس میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ نہ ہو۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کے بارے میں غلو سے بچنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ، فَاِذَا قَرَأْتُمُوْہُ فَلَا تَسْتَکْثِرُوْا بِہٖ وَلَا تَغْلُوْا فِیْہِ وَلَا تَجْفُوْا عَنْہُ وَلَا تَاْکُلُوْا بِہٖ (المعجم الأوسط للطبرانی، ج:2596,3)

"قرآن مجید پڑھا کرو، پھر جب تم قرآن پڑھ لو تو نہ اس کے ذریعے مالِ کثیر جمع کرو، نہ اس میں غلو کرو، نہ اس کے معاملہ میں سنگدل ہو جاؤ اور نہ ہی اسے کھانے کا ذریعہ بناؤ۔"

قرآن کے ذریعے جھگڑا کرنے سے بچنا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَا تُجَادِلُوْا بِالْقُرْاٰنِ وَلَا تُکَذِّبُوْا کِتَابَ اللّٰہِ بَعْضَہٗ بِبَعْضٍ، فَوَاللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُجَادِلُ بِالْقُرْاٰنِ فَیُغْلَبُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ لَیُجَادِلُ بِالْقُرْاٰنِ فَیَغْلِبُ (مسند الشامیین:942)

"قرآن کے ذریعہ جھگڑا نہ کرو اور نہ اللہ کی کتاب کے بعض حصہ کو بعض کے ذریعہ جھٹلاؤ۔ اللہ کی قسم یقیناً مومن قرآن کے ساتھ جھگڑا کرے گا تو مغلوب ہو جائے گا اور یقیناً منافق جب قرآن کے ساتھ کٹ حجتی کرے گا تو غالب آ جائے گا۔"

قرآن کی غلط تاویل کرنے سے بچنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ھَلَاکُ اُمَّتِیْ فِی الْکِتَابِ وَاللَّبَنِ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْکِتَابُ وَاللَّبَنُ؟ قَالَ: یَتَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَیَتَاَوَّلُوْنَہٗ عَلٰی غَیْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَیُحِبُّوْنَ اللَّبَنَ فَیَدَعُوْنَ الْجَمَاعَاتِ وَالْجُمَعَ وَیَبْدُوْنَ (مسند احمد، ج:17415,28)

"میری امت کی ہلاکت کتاب اور دودھ میں ہوگی۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کتاب اور دودھ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تاویل ایسے معنی پر کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے نازل نہیں کیا اور دودھ کو اس قدر پسند کریں گے کہ جماعتیں اور جمعے چھوڑ دیں گے اور جنگلوں کی طرف نکل جائیں گے۔"

قرآن مجید کا مذاق نہ اڑانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ٥ (الجاثیة:9)

"اور جب ہماری آیات میں سے کچھ کا اسے علم ہوتا ہے تو یہ اس کا مذاق بنالیتا ہے، یہی لوگ ہیں ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔"

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ط (التوبة:65،66)

"کہہ دیجیے! کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تم مذاق کرتے ہو؟ تم کوئی عذر نہ کرو، تحقیق تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔"

قرآن مجید کو توہین کے مواقع سے بچانا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ (صحیح مسلم:4841)

"تم قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو میں اس سے بے خوف نہیں ہوں کہ دشمن اس کو پائے۔"

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (صحیح البخاری:2990)

"رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی زمین کی طرف قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے منع فرمایا۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہری طور پر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قرآن مجید دشمن کے ہاتھ نہ لگے کیونکہ وہ اس کی توہین کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں پر ایمان

معنی و مفہوم

ملائکہ کا واحد مَـــــلَكٌ ہے جس کا مطلب ہے پیغام پہنچانا۔ ایمان کے ارکان میں سے ہے کہ فرشتوں پر ایمان لایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ (البقرة:285)

''رسول اور اہل ایمان اس پر ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے ان کی طرف نازل کیا گیا۔ سب اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔''

فرشتوں پر ایمان میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:

- اس پر پختہ ایمان کہ یہ اپنا وجود رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کا بدن لطیف نور سے بنایا ہے اور انہیں اپنی قدرت اور ارادے سے کائنات کے انتظام کے لیے مقرر فرمایا۔ ان کے مادہ تخلیق کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا اور آدمؑ کو جیسا کہ تمہیں بتایا گیا ہے (کھنکھناتی ہوئی مٹی سے)۔ (صحیح مسلم:7495)

- ان کی تخلیق انسان سے پہلے ہوئی۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کی اطلاع دی تھی۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (البقرة:30)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا بے شک میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔''

✿ یہ انسانی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔

مریمؑ کے واقعہ میں بیان کیا گیا ہے:

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا٥ (م...

''پھر ہم نے اس کی طرف اپنی روح (فرشتے) کو بھیجا تو اس نے اس کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل اختیار کی۔''

جبرائیلؑ کا انسانی شکل میں آپ ﷺ کے پاس آنے کا ذکر بھی صحیح حدیث میں آتا ہے۔ (بحوالہ صحیح مسلم:93)

اسی طرح جبرائیلؑ دحیہ کلبیؓ (صحابی) کی شکل میں اکثر وحی لے کر آتے۔ (بحوالہ سنن النسائی:4994)

انسانی شکل وصورت میں ہوتے ہوئے بھی فرشتے انسانی خواص اور ضروریات سے بے نیاز ہوتے ہیں ابراہیمؑ کے پاس فرشتے انسانی شکل وصورت میں آئے تو انہوں نے انسان سمجھ کر ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا تو فرشتوں نے اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا:

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً (هود:70)

''تو جب اس نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو اس نے انہیں اجنبی سمجھا اور دل میں ان سے خوف محسوس کرنے لگا۔''

✿ ان کی قیام گاہ آسمان ہے اور اللہ کے حکم سے زمین پر اترتے ہیں۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ (مریم:64)

''اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اترا کرتے۔''

✿ ان کے پر ہیں اور پروں کی تعداد میں وہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا أُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ (فاطر:1)

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں کو پیغام رساں بناتا ہے جو دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے ہیں اور تخلیق میں جو چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے۔''

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:

اَنَّهُ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ (صحیح البخاری:3232)

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے جبرائیلؑ کو دیکھا کہ جن کے چھ سو پر تھے۔''

✿ ان کی تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ (المدثر:31)

''اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

واقعہ معراج والی روایت سے پتا چلتا ہے:

جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کو بیت المعمور کے متعلق بتایا کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جب وہ اس سے نکل جاتے ہیں تو دوبارہ ان کی باری نہیں آتی۔ (بحوالہ صحیح البخاری:3207)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، مَا فِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعَ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ سَاجِدًا (سنن الترمذی:2312)

''آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ اس میں تو چار انگلی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ نہیں مگر فرشتہ وہاں اپنی پیشانی اللہ کے لیے سجدہ میں رکھے ہوئے ہے۔"

✿ فرشتوں کے ناموں، فضائل اور کاموں سمیت ان کو ماننا۔

قرآن مجید یا احادیثِ رسول میں خاص طور پر جن فرشتوں کے نام ذکر ہوئے ہیں جیسے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، مالک، ہاروت، ماروت وغیرہ یا جن کا کوئی وصف بیان ہوا ہو جیسے نگران، نگہبان، قوت والا، بلند مرتبہ والا وغیرہ یا کوئی ذمہ داری ذکر ہوئی ہو جیسے موت کا فرشتہ یا پہاڑوں کا فرشتہ یا اجمالاً جن کی ذمہ داریوں کا ذکر ہوا ہے جیسے عرش اٹھانے والے، کراما کاتبین وغیرہ ان سب پر اسی طرح ایمان لانا ضروری ہے جس طرح ذکر ہوا ہے۔

✿ فرشتوں سے دشمنی رکھنے سے بچنا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ (البقرة:98)

"جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک (ایسے) کافروں کا دشمن اللہ ہے۔"

✿ اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ فرشتوں سے دوستی رکھیں کیونکہ وہ بھی اہل ایمان سے دوستی رکھتے ہیں، ان کی تائید وحمایت کرتے ہیں اور ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (حٰمٓ السجدة:30-31)

"بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے، ان پر فرشتے اترتے ہیں (کہتے ہیں) نہ تم ڈرو اور نہ غم کرو اور اس جنت کی خوشخبری سن لو جس کا تم وعدہ کیے گئے تھے ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی۔"

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا حسن

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عَلَیْهِ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ یُنْثَرُ مِنْ رِیْشِهٖ التَّهَاوِیْلُ الدُّرُّ وَالْیَاقُوْتُ (مسند احمد، ج:7، 3915)

''میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جبریل کو دیکھا جن کے چھ سو پر تھے، ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔''

فرشتوں کے کام

فرشتے، کائنات میں مختلف ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔ کچھ فرشتے پہاڑوں پر مقرر ہیں۔ کچھ بارش پر، کچھ رحم مادر پر اور کچھ انسان پر مقرر ہیں، کچھ موت کے فرشتے ہیں اور کچھ قبر میں سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ کچھ دوزخ کی آگ پر اور اس کے مزید بھڑکانے پر، اسی طرح کچھ فرشتے جنت پر مقرر ہیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں ان فرشتوں کے کام مندرجہ ذیل ہیں۔

جبرائیلؑ: آپ کو روح القدس اور روح الامین بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوت اور امانت کی تعریف فرمائی ہے:

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ۝ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۝ (التکویر:21-19)

''بے شک یہ قرآن ایک باعزت فرشتہ کا (لایا ہوا) کلام ہے۔ قوت والا ہے، عرش والے کے پاس بڑے مرتبہ والا ہے۔ جہاں اس کی بات مانی جاتی ہے اور امانت دار ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ پیغمبروں تک اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ یہ بندوں اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ (الشعراء: 195-192)

"اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے، اس کو تمہارے دل پر روح الامین صاف عربی زبان میں لے کر اترا ہے تاکہ تم خبردار کرنیوالوں میں سے ہو جاؤ۔"

واقعہ معراج کی روایات سے پتا چلتا ہے کہ اس سفر کے بڑے حصہ میں نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا شرف جبرائیلؑ کو حاصل ہوا۔ آپ ﷺ نے جبرائیلؑ کو دو باران کی اصل شکل میں دیکھا ہے۔ ایک دفعہ بعثت کے ابتدائی دور میں اور دوسری مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہٰی کے پاس دیکھا۔

میکائیل: ان کے ذمہ بارش اور روزی پہنچانے کا کام ہے۔ ان کے ساتھ بہت سے مددگار فرشتے بھی ہیں جو بارشوں اور ہواؤں کو حکم الٰہی سے مختلف سمتوں اور مقامات پر لے جاتے ہیں۔

ایک طویل روایت میں بیان ہوا ہے کہ یہودی آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا:

"جبرائیل تو جنگ، قتال اور عذاب کا حکم لے کر اترتا ہے اس لیے ہمارا دشمن ہے ہاں اگر آپ میکائیل کا نام لیتے جو رحمت، نباتات اور بارش لے کر آتا ہے تو پھر آپ کی بات قابل قبول تھی۔" (مسند احمد، ج4، 2483)

اسرافیل: یہ ایک بزرگ فرشتہ ہیں جن کا خصوصی ذکر نمازِ تہجد کی دعا میں ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (صحیح مسلم:1811)

''اے اللہ! جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے رہے، جن چیزوں میں اختلاف کیا گیا ان میں اپنے حکم سے میری حق کی طرف راہ نمائی فرما کیونکہ تو جس کی چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔''

صاحب الصور: ان کی ذمہ داری صور پھونکنا ہے۔ انہیں صاحب القرن بھی کہا گیا ہے۔ اللہ کے حکم سے یہ تین بار صور پھونکیں گے۔

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں جب کہ صور والے نے اپنا منہ صور پر رکھا ہوا ہے، اپنی پیشانی کو جھکایا ہوا ہے، کان متوجہ کر رکھے ہیں اور منتظر ہے کہ کب پھونکنے کا حکم ملتا ہے تو وہ پھونک دے۔ مسلمانوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں کیا کہنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے اور ہم اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔'' (سنن الترمذی:3243)

ملک الموت: موت یعنی روح قبض کرنے کا کام ان کے سپرد ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ (السجدة:11)

''(ان سے) کہو موت کا وہ فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تم کو فوت کر لے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتۂ موت کے معاون فرشتے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ O (الانعام:61)

''یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔''

قرآن مجید میں موت کے ان فرشتوں کو وَالنّٰزِعٰتِ اور وَالنّٰشِطٰتِ کہا گیا ہے۔ وَالنّٰزِعٰتِ سے مراد وہ فرشتے ہیں جو کافروں کی روحوں کو انتہائی سختی، شدت اور عذاب دے کر کھینچتے ہیں جبکہ وَالنّٰشِطٰتِ سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں جو اہل ایمان، متقی لوگوں کی ارواح کو انتہائی نرمی اور محبت سے کھینچتے ہیں۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر، ج:8، ص:312)

روح لے کر چڑھنے والے فرشتے: ابو ہریرہؓ کہتے ہیں:

مومن کی روح جب نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں۔ آسمان والے کہتے ہیں کیسی پاک روح زمین کی طرف سے آئی ہے اللہ تجھ پر اور اس بدن پر رحمت نازل کرے جس کو تو آباد رکھتی تھی۔ اس کے بعد اس کے رب عزوجل کے سامنے اس کو لے جایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم اسے آخری وقت تک کے لیے لے چلو اور بے شک کافر کی روح جس وقت نکلتی ہے، (آسمان کی طرف جاتی ہے) تو آسمان والے کہتے ہیں کیسی خبیث روح زمین کی طرف سے آئی ہے تو کہا جاتا ہے کہ تم اسے آخری وقت تک کے لیے لے چلو۔'' (صحیح مسلم:7221)

منکر نکیر: وہ فرشتے ہیں جو مرنے کے بعد قبر میں آدمی سے سوالات کرتے ہیں۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے، نیلی آنکھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔''
(سنن الترمذی:1071)

حاملین عرش: کچھ فرشتوں کو اللہ کا عرش اٹھانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (المؤمن:7)

''جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں وہ سب اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے ان کے لیے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَةٌ ۝ (الحاقۃ:17)

''اور اس روز تمہارے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اپنے اُوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔''

جنت کے فرشتے: یہ جنت کے دربان ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ط (الرعد:23،24)

''اور فرشتے ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے اور (کہیں گے) تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو کیا ہی اچھا گھر آخرت کا ہے۔''

دوزخ کے فرشتے: دوزخ کے انتظام کے لیے جو فرشتے مقرر ہیں ان پر انیس (۱۹) داروغے ہیں۔ اللہ کی طرف سے یہ دوزخیوں کو عذاب دینے پر مامور ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ ○ وَمَا جَعَلۡنَآ اَصۡحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلۡنَا عِدَّتَهُمۡ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا (المدثر:31-26)

''میں اسے جلد ہی سقر (جہنم) میں داخل کروں گا اور تم کو کچھ خبر ہے کہ سقر کیا چیز ہے؟ (وہ آگ ہے) جو نہ باقی رکھے گی نہ چھوڑے گی اور بدن کو جھلسا دے گی۔ اس پر انیس فرشتے مقرر ہیں اور ہم نے آگ کے نگہبان فرشتوں ہی کو بنایا ہے اور ان کی گنتی کافروں کی آزمائش کے لیے مقرر کی ہے۔''

جہنم کے داروغہ کا نام ''مالک'' ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ (الزخرف:77)

''اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمیں موت دے کر ہمارا کام تمام کر دے۔''

سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

رَاَيۡتُ اللَّيۡلَةَ رَجُلَيۡنِ اَتَيَانِيۡ، فَقَالَا الَّذِيۡ يُوۡقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبۡرِيۡلُ وَهٰذَا مِيۡكَائِيۡلُ (صحیح البخاری:3236)

''میں نے رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے، تو دونوں نے کہا کہ وہ جو آگ جلا رہا ہے وہ جہنم کا داروغہ مالک ہے اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔''

کراماً کاتبین: یہ وہ فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں۔ دائیں کندھے پر نیکی اور بائیں کندھے پر بدی کا اندراج کرنے والے فرشتے مقرر ہیں۔

وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَ ○ كِرَامًا كَاتِبِيۡنَ ○ يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ○

(الانفطار:12-10)

''اور بے شک تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ باعزت، لکھنے والے ہیں۔ جانتے ہیں جو تم کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ (ق:18،17)

"جب (اس کے قول وعمل کو) دو لینے والے لیتے ہیں، جو دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہیں۔ وہ کوئی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران ہوتا ہے۔"

فرشتۂ تقدیر: انس بن مالکؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر جس فرشتہ کو مقرر کر رکھا ہے وہ کہتا ہے: اے رب! اب یہ نطفہ ہے، اے رب! اب یہ جما ہوا خون ہے، اے رب! اب یہ گوشت کا ایک لوتھڑا بن گیا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کی بناوٹ مکمل کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی، نیک بخت ہے یا بد بخت، رزق کتنا ہے؟ عمر کتنی ہے؟ تو یہ سب وہ ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔" (صحیح البخاری:6595)

محافظ فرشتے: یہ فرشتے انسانوں اور ان کے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں۔ انہیں آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ (الرعد:11)

"اس کے آگے اور اس کے پیچھے (فرشتے ہیں) جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں ابن عباسؓ فرماتے ہیں: "فرشتے آگے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب اللہ کا فیصلہ آ جاتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔" (تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:438)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاہد کہتے ہیں: ''ہر شخص کے ساتھ مقرر کردہ فرشتہ ہے۔ یہ فرشتے سوتے جاگتے، جنوں، انسانوں اور کیڑے مکوڑوں سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر ج:4، ص:438)

پہاڑوں کا فرشتہ: اس کے ذمے پہاڑوں کی نگرانی ہے۔ واقعہ طائف کا ذکر کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''پہاڑوں کے فرشتے نے مجھے آواز دی، مجھے سلام کیا اور پھر کہا: اے محمد! اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑ ان پر لا کر ملا دوں؟'' (صحیح البخاری:3231)

بادلوں کا فرشتہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے:

''یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے ابو القاسم! رعد کے متعلق ہمیں بتائیں کہ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رعد فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس کے ذمے بادلوں کے معاملات ہیں، اس کے پاس آگ کا کوڑا ہوتا ہے جس سے وہ بادلوں کو اللہ کی مشیت کے مطابق ہانکتا ہے۔ وہ کہنے لگے: تو پھر یہ آواز جو ہم سنتے ہیں یہ کس کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کی بادلوں کو ڈانٹ ہے وہ ان کو ڈانٹتا ہے یہاں تک کہ وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں کا حکم دیا گیا۔ تو انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا۔'' (سنن الترمذی:3117)

نماز جمعہ میں شریک لوگوں کا اندراج کرنے والے فرشتے: اللہ کے مقرر کردہ کچھ فرشتے نماز جمعہ میں شرکت کے لیے آنے والوں کا اندراج کرتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ترتیب سے آنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔ جو پہلی گھڑی میں آتا ہے اس کے لیے اونٹ ذبح کرنے کے برابر ثواب ہے۔ اس کے بعد آنے والے کے لیے گائے ذبح کرنے کے برابر، اس کے بعد آنے والے کے لیے بکرے کے برابر، اس کے بعد آنے والے کے لیے مرغی کے برابر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے بعد آنے والے کے لیے انڈے کے برابر ثواب ہے اور جب امام آجاتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر کے غور سے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔'' (صحیح البخاری:929)

نمازی کے لیے دعا کرنے والے فرشتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی بندہ نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس پر صلوٰۃ پڑھتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی اس پر صلوٰۃ یہ دعا ہے: اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اسی طرح اگر وہ بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا رہے تو فرشتے اس پر بھی صلوٰۃ پڑھتے ہیں اور ان کی اس پر صلوٰۃ یہی دعا ہے: اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔'' (مسند احمد، ج:1219,2)

گشت کرنے والے فرشتے: کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے ہیں اور اہل ذکر کی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں، وہ ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پھر جب وہ ایسی مجلس پا لیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہو رہا ہوتا ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ (ان سے اوپر) آسمان دنیا کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم:6839)

فرشتے نبی کریم ﷺ کو امت کی طرف سے بھیجا ہوا سلام پہنچاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یقیناً اللہ کے کچھ فرشتے زمین میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔'' (سنن النسائی:1283)

دعا اور بددعا کرنے والے فرشتے: کچھ فرشتے مومنین کے لیے ان کی غیر موجودگی میں دعا کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کے پس پشت قبول ہوتی ہے۔ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر فرشتہ جو اس کے سر کے پاس ہوتا ہے آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔'' (صحیح مسلم: 6929)

فرشتے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ (المؤمن: 7)

''اے ہمارے رب! تو رحمت اور علم کے ساتھ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے۔''

جن پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، ان کے لیے فرشتے بھی لعنت کرتے رہتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ (البقرة: 161)

''بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مر گئے، یہی ہیں جن پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔''

نیک مقصد کے لیے نکلنے والوں کے ساتھ رہنے والے فرشتے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب بھی کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں۔ ایک جھنڈا فرشتے کے ہاتھ میں اور دوسرا جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ ایسی جگہ کے لیے نکلتا ہے جسے اللہ عزوجل پسند کرتا ہے تو فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے اور وہ مسلسل فرشتے کے جھنڈے تلے رہتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ جائے۔ اگر وہ ایسی جگہ کے لیے نکلتا ہے جو اللہ عزوجل کو ناراض کرتی ہے تو شیطان اپنا جھنڈا لے کر اس کے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے اور وہ مسلسل شیطان کے جھنڈے تلے رہتا ہے یہاں تک کہ وہ گھر لوٹ جائے۔''

(مسند احمد، ج:8286,14)

صبر کرنے والے کا ساتھ دینے والے فرشتے: سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے:

''ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ صحابہ بھی تھے کہ ایک آدمی نے ابوبکرؓ کو برا بھلا کہا اور انہیں اذیت دی تو ابوبکرؓ خاموش رہے۔ اس نے دوسری بار اذیت دی تو ابوبکرؓ خاموش رہے۔ اس نے تیسری بار اذیت دی تو ابوبکرؓ نے اسے بدلہ میں کچھ کہا۔ جب ابوبکرؓ نے اس سے بدلہ لیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو ابوبکرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا تھا وہ اس آدمی کو جھٹلا رہا تھا جو اس نے تمہیں کہا۔ پھر جب تم نے اس سے بدلہ لیا تو شیطان آ گیا اور جب شیطان آ گیا تو میں نہیں بیٹھ سکتا۔'' (سنن ابی داؤد:4896)

مدینہ کی حفاظت پر مامور فرشتے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مدینہ کے داخلی راستوں پر فرشتے مقرر ہیں۔ نہ اس میں طاعون ہو سکتا ہے اور نہ ہی دجال۔'' (صحیح البخاری:1880)

فرشتوں کی صفات

قرآن مجید اور احادیث سے فرشتوں کے بہت سے خواص اور صفات کا علم ہوتا ہے:

حیاء: نبی اکرم ﷺ نے عثمانؓ کی حیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

''کیا میں ایسے شخص سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔''

(صحیح مسلم:6209)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احساس اذیت: آپ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے پیاز، لہسن اور گندنا کھایا وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ جو چیز آدمیوں کو اذیت دیتی ہے بے شک وہ فرشتوں کو بھی اذیت دیتی ہے۔'' (صحیح مسلم:1254)

ابو طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(صحیح البخاری:3225)

اللہ کی خشیت: فرشتوں کے متعلق فرمان ہے:

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (الانبیاء:28)

''اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے عاجزی سے اپنے پر مارنے لگتے ہیں جیسے کسی صاف چکنے پتھر پر زنجیر (مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے)۔'' (صحیح البخاری:4701)

غور سے اللہ کی بات سننا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور کان لگا کر ذکر سنتے ہیں۔'' (صحیح البخاری:881)

اللہ کی بندگی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ○ (الانبیاء:20)

''وہ رات دن اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کمی نہیں کرتے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِکَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ○ (النحل:49)

''اور آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے۔''

نافرمانی سے اجتناب: فرشتے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے وہ لمحہ بھر کے لیے اپنے کاموں سے غافل نہیں ہوتے۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○ (التحریم:6)

''اللہ نے ان کو جو حکم دیا ہے وہ اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم وہ دیے جاتے ہیں اسے بجالاتے ہیں۔''

صف بندی: حذیفہؓ سے مروی ہے:

''اس امت کو دیگر امتوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی (ایک یہ ہے کہ) اس کی صفیں فرشتوں (کی طرز) پر بنائی گئی ہیں۔'' (مسند احمد، ج:23251,38)

جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم لوگ اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے جیسے فرشتے اپنے رب کے سامنے صف بندی کرتے ہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح صف بندی کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اگلی صفیں مکمل کرتے ہیں اور صف میں آپس میں جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (صحیح مسلم:968)

اللہ کے خاص بندوں سے محبت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتا ہے تو جبرائیلؑ کو آواز دیتا ہے یقیناً اللہ فلاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرائیلؑ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیلؑ اہل آسمان کو پکار کر کہتے ہیں: یقیناً اللہ فلاں بندہ کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں' پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔'' (صحیح البخاری:3209)

طالب علم سے محبت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک فرشتے طالب علم کے لیے طلبِ علم پر خوشی ظاہر کرتے ہوئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔''
(مسند احمد، ج:18089,30)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی بھی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی بھی گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرنے اور پڑھنے پڑھانے کے لیے جمع ہوتی ہے تو ان پر سکینت نازل ہو جاتی ہے اور ان پر رحمت چھا جاتی ہے اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔'' (صحیح مسلم:6853)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضاء اور قدر پر ایمان

لغوی معنی:

قَدَّرَ یُقَدِّرُ تَقْدِیْرٌ کا لغوی معنی ہے اندازہ لگانا، حساب لگانا

(القاموس الاصطلاحی از وحید الزمان کیرانوی، ص:183)

اَلْقَدَرُ مِقْدَارُ الشَّیْءِ وَحَالَاتُهُ الْمُقَدَّرَةُ لَهُ وَفِی التَّنْزِیْلِ الْعَزِیْزِ (اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ) وَوَقْتُ الشَّیْءِ اَوْ مَكَانُهُ الْمُقَدَّرُ لَهُ وَالْقَضَاءُ الَّذِیْ یَقْضِیْ بِهِ اللّٰهُ عَلٰی عِبَادِهٖ (المعجم الوسیط، ج:2، ص:718)

''تقدیر سے مراد کسی چیز کی مقدار اور اس کی حالت جو اس کے لیے مقرر کی گئی ہو۔ تنزیلِ عزیز (قرآن مجید) میں ہے (بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ پر پیدا کیا ہے) اور کسی چیز کا وقت یا اس کا مقام جو اس کے لیے مقرر کیا ہو۔ اور قضاء وہ ہے جسے اللہ اپنے بندوں پر نافذ کرتا ہے۔''

اصطلاحی معنی:

''تقدیر سے مراد وہ قواعد و ضوابط ہیں جو اللہ نے اپنی کائنات کے لیے مقرر فرمائے۔ یہ ایک نظم اور نسق ہے جس کے مطابق یہاں کا سارا نظام چل رہا ہے۔ تقدیر قوانین طبیعیہ ہیں جو یہاں جاری و ساری ہیں۔'' (اسلام، تعریف عام بدین الاسلام، ص:227)

ان ضوابط و قواعد کے لیے عموماً دو لفظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

قدر: وہ ازلی علم جو اللہ اپنے بندوں یا مخلوقات کے بارے میں رکھتا ہے۔

قضاء: سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے علم اور اندازے سے اشیاء کو بنانا اور پیدا کرنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قضااور قدر کا فرق:

آرکیٹیکٹ ایک عمارت کا نقشہ تیار کرتا ہے۔تعمیر کی بلندی اور دیواروں کا حجم متعین کرتا ہے۔اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کتنا لوہا اور سیمنٹ استعمال ہوگا۔کتنی کھڑکیاں، دروازے اور روشن دان ہوں گے۔یہ گویا تقدیر ہے۔ٹھیکیدار، آرکیٹیکٹ کی مقرر کردہ مقداروں اور اس کے معین کردہ اعداد و شمار کو عملی شکل دیتا ہے۔یہ قضا کی مثال ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اس کے پیدا کرنے سے پہلے ام الکتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا تھا۔ کوئی امر ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش سے پہلے لکھ نہ دیا ہو۔

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ○ (القمر: 49)

''بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا۔''

وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ○ (الفرقان: 2)

''اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور پھر اس کا ایک اندازہ مقرر کیا۔''

ان آیات سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی تقدیر یعنی ان کی حالت، مقدار، کیفیت، صفت، زمانہ، جگہ، اسباب اور ذرائع و نتائج وغیرہ کی حدود متعین کر دی ہیں اور ان کے ظہور کا وقت بھی متعین کر دیا ہے۔

❁ ارشاد فرمایا:

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ (الاعراف: 34)

''اور ہر امت کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔''

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○ (الحجر: 21)

''اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم انہیں ایک معلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندازہ کے مطابق ہی اتارا کرتے ہیں۔“

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ،قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (صحیح مسلم:6748)

”اللہ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس کا عرش پانی پر تھا۔“

اللہ تعالیٰ جہاں خالق و مدبر ہے وہاں علیم وقدیر بھی ہے۔ اسے ہر چیز کے متعلق، اس کے اول سے آخر تک، زندگی سے موت تک اور موت سے عالم برزخ تک، حشر اور اس کے بعد تک کے حالات سے واقفیت ہے جس میں خطا اور نسیان کا ذرہ برابر امکان نہیں ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا علم اور اندازہ ہے جو لوح محفوظ میں درج ہے۔ اس پر یقین، ایمان بالقدر ہے اور یہ کہ جو بھی خیر اور شر ہے سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

✿ ارکان ایمان بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنْ تُؤْمِنَ ... بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ (صحیح مسلم:93)

”تم اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔“

✿ جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهُ (سنن الترمذی: 2144)

”کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر ایمان نہ لے آئے، یہاں تک کہ وہ جان لے کہ جو کچھ اسے پہنچنے والا ہے وہ اس سے خطا نہیں ہوسکتا اور جو کچھ اس سے خطا ہونے والا ہے وہ اسے نہیں پہنچ سکتا۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ابن دیلمیؒ کہتے ہیں:

''میں ابی بن کعبؓ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے دل میں تقدیر سے متعلق کچھ شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ آپ اس بارے میں مجھے کچھ بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان مشتبہات کو نکال دے۔ ابیؓ نے فرمایا: اگر اللہ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو عذاب دے سکتا ہے اور وہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحم فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو تو جب تک تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ گے، اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں کرے گا اور جب تک یہ نہ جان لو کہ تمہیں جو کچھ پہنچا وہ تم سے خطا ہونے والا نہ تھا اور جو تمہیں نہیں پہنچا وہ تمہیں ہرگز ملنے والا نہیں تھا اور اگر تم اس عقیدے کے سوا کسی اور پر مر گئے تو تم آگ میں جاؤ گے۔ ابن دیلمی کہتے ہیں کہ پھر میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا پھر میں حذیفہ بن یمانؓ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی یہی کہا پھر میں زید بن ثابتؓ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی مجھ سے نبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا۔'' (سنن ابی داؤد: 4699)

ہر چیز تقدیر سے ہے

ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

فَرَغَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَمْسٍ مِّنْ اَجَلِهٖ وَرِزْقِهٖ وَاَثَرِهٖ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ (مسند احمد ج:36,21723)

''اللہ تعالیٰ ہر بندہ کے لیے پانچ چیزیں لکھ چکا ہے اس کی عمر، اس کا رزق، اس کا عمل اور یہ کہ وہ شقی ہوگا یا سعید۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت اور گمراہی تقدیر سے ہے: عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهُ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاهُ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ (سنن الترمذی:2642)

”بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا پھران پر اپنا نور ڈالا، جس پر وہ نور پڑ گیا وہ ہدایت پا گیا اور جسے وہ نور نہ مل سکا وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکے۔“

رنگت اور مزاج متعین ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ جَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِکَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ (سنن ابی داؤد:4693)

”بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی کی ایک مٹھی سے پیدا کیا جسے ساری زمین سے جمع فرمایا تھا۔ پس بنی آدم زمین کی مٹی کے لحاظ سے ہیں۔ ان میں سے کوئی سرخ ہیں، کوئی سفید، کوئی سیاہ ہیں اور کوئی بین بین، کوئی نرم خو ہے تو کوئی سخت طبیعت، کوئی بری طبیعت کے مالک ہیں اور کوئی اچھی طبیعت والے ہیں۔“

رزق مقرر ہے: رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَاِنَّهُ لَنْ یَّمُوْتَ الْعَبْدُ حَتّٰی یَبْلُغَهُ اٰخِرُ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَاَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ اَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْکِ الْحَرَامِ (صحیح ابن حبان، ج:3239)

”رزق (حاصل ہونے) میں تاخیر کی وجہ سے مایوس نہ ہو کیونکہ بندہ فوت نہیں ہوگا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ اس کے نصیب کا جو رزق ہے وہ اس تک پہنچ کر رہے گا۔ اس لیے میانہ روی کے ساتھ رزق کی تلاش میں رہو، حلال پکڑ لو اور حرام چھوڑ دو۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ (مسند البزار:4099)

''بے شک رزق بندہ کو اس طرح پالیتا ہے جیسے موت اسے پالیتی ہے۔''

بیماری بھی تقدیر سے ہے: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَّدَعَهُنَّ النَّاسُ النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا (سنن الترمذی:1001)

''جاہلیت کے چار اوصاف میری امت میں موجود رہیں گے جن کو لوگ ہرگز نہیں چھوڑیں گے: نوحہ کرنا، حسب ونسب میں طعن کرنا، بیماری کو متعدی قرار دیتے ہوئے کہنا کہ ایک خارشی اونٹ کی وجہ سے سو اونٹوں کو خارش لگ گئی (سوال ہے کہ) پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟ ستارے یعنی یہ کہنا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش برسائی گئی۔''

اخلاق کی تقسیم تقدیر کے مطابق ہوئی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ

(سلسلہ الصحیحہ، ج: 6,2714)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو اسی طرح تقسیم کیا ہے جس طرح رزق تقسیم کیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتا ہے اسے بھی دنیا دیتا ہے اور جسے ناپسند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اسے بھی دیتا ہے لیکن ایمان صرف اسے عطا کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے۔“

عقلمندی اور کمزوری بھی تقدیر سے ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ (صحیح مسلم:6751)

”ہر چیز تقدیر سے وابستہ ہے یہاں تک کہ بے بسی اور عقل و دانش بھی۔“

اولاد کا ملنا بھی مقرر ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهَا (صحیح البخاری:7409)

”بلاشبہ جو جان پیدا ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ اسے پیدا کر کے رہے گا۔“

موت کا وقت اور جگہ مقرر ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

(سنن الترمذی:2146)

”جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو کسی سرزمین پر فوت کرنے کا فیصلہ کر لے تو وہاں اس کے لیے کوئی ضرورت بنا دیتا ہے۔“

جنتی و جہنمی ہونا بھی تقدیر سے ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ (صحیح مسلم:6768)

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے ایک مخلوق پیدا کی ہے اور انہیں اس کے لیے پیدا کیا حالانکہ ابھی وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے آگ کے لیے بھی ایک مخلوق پیدا فرمائی ہے اور انہیں اس کے لیے پیدا کیا جبکہ ابھی وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے۔“

پرندوں کا اڑنا بھی تقدیر سے ہے: ابو بردہؒ کہتے ہیں میں عائشہؓ کے پاس آیا اور کہا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يـا أُمَّاهُ حَدِّثِينِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَـالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلـطَّيْرُ تَجرِيْ بِقَدَرٍ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْفَأْلُ الْحَسَنُ

(مسند احمد، ج:41، 24982)

''امی جان مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پرندہ اپنی تقدیر کے مطابق اڑتا ہے (یعنی کسی کی قسمت کے فیصلے نہیں کرتا) اور آپ ﷺ کو اچھی فال پسند تھی۔''

دعا کرنا بھی تقدیر سے ہے: عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے:

اِنَّ الْـحَـذَرَ لَا يُـغْـنِـيْ مِـنَ الْـقَـدَرِ وَاِنَّ الـدُّعَاءَ يَدْفَعُ الْقَدَرَ وَهُوَ اِذَا دَفَعَ الْقَدَرَ فَهُوَ مِنَ الْقَدَرِ (کتاب القدر للفریابی: 307)

''بے شک پرہیز تقدیر سے نہیں بچا سکتا اور بے شک دعا تقدیر کو بدل سکتی ہے اور وہ (دعا) جب تقدیر کو بدل دے تو وہ بھی تقدیر میں سے ہے۔''

تقدیر۔۔۔ اللہ کا راز

تقدیر بلاشبہ اللہ کا راز ہے جسے اس نے مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی منکشف نہیں کیا۔ جو اس نے لکھا ہے اسے وہی جانتا ہے کوئی نبی یا ولی اس سے واقف نہیں۔

- علامہ طحاوی فرماتے ہیں:

''تقدیر کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اللہ کی مخلوق میں اللہ کا راز ہے۔ اس سے کوئی مقرب فرشتہ بھی آگاہ نہیں ہے، نہ ہی کوئی اللہ کا بھیجا ہوا نبی اور تقدیر کے معاملے میں گہرائی میں جانا اور غور وفکر کرنا ناکامی کا سبب، محرومی کی سیڑھی اور سرکشی کا زینہ ہے۔ اس میں غور وفکر کرنے اور وسوسے کا شکار ہونے میں مکمل احتیاط کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے اس علم کو اپنی مخلوق سے لپیٹ رکھا ہے اور وہاں تک پہنچنے سے ان کو منع کیا ہے۔''

(العقیدۃ الطحاویۃ، ص: 24، 25)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی مزید وضاحت مندرجہ ذیل آیات کرتی ہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ (ھود:123)

''اور اللہ کے لیے آسمانوں اور زمین کا غیب ہے اور تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔''

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (الانعام:59)

''اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں، انہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

مراتبِ تقدیر

پہلا مرتبہ: اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے خواہ وہ چیزیں وجود میں ہوں یا نہ ہوں، ممکن ہوں یا محال ہوں۔ اللہ نے ان سب کا علمی طور پر احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو ہو رہا ہے یا ہوگا اور جو نہیں ہوا تو اگر وہ ہوتا تو وہ کیسا ہوتا۔ اللہ کا یہ فرمان اس کی دلیل ہے:

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ (الطلاق: 12)

''تاکہ تم جان لو کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے علم کے اعتبار سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔''

دوسرا مرتبہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ (الحج: 70)

''کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے، بے شک یہ سب ایک کتاب (لوح محفوظ) میں ہے، بے شک یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ (صحیح مسلم:6748)

"اللہ نے مخلوقات کی تقدیر کو آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیا تھا۔"

تیسرا مرتبہ: ہر کام اللہ کی مشیت پر منحصر ہے۔ جو وہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ (القصص:68)

"اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور چن لیتا ہے۔"

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (التکویر:29)

"اور تم نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لَا مُكْرِهَ لَهُ (صحیح مسلم:6813)

"تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف فرما، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما، چاہیے کہ وہ یقین سے دعا مانگے کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اسے مجبور کرنے والا نہیں۔"

چوتھا مرتبہ: اس بات پر ایمان کہ تمام کائنات اپنی ذات وصفات اور حرکات واعمال کے ساتھ اللہ کی مخلوق ہے۔ ارشاد فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ ۫ وَّ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ وَّکِیۡلٌ (الزمر:62)

''اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

مخلوق کے افعال کے بارے میں فرمایا:

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰہُ لَسَلَّطَھُمۡ عَلَیۡکُمۡ فَلَقٰتَلُوۡکُمۡ (النساء:90)

''اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ تم سے جنگ کرتے۔''

تقدیر کی حجت

ان مراتب کے مطابق تقدیر پر ایمان اس بات کے منافی نہیں ہے کہ بندہ کو اپنے اختیاری افعال میں قدرت و مشیت حاصل ہے۔ عام طور پر اپنے گناہ کے لیے تقدیر کو حجت بنا لیا جاتا ہے مثلاً کسی غلط کام کرنے والے سے پوچھا جائے کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ تو جواب دیتا ہے میرے مقدر میں ہی ایسا لکھا تھا۔ یہ بالکل بے کار جواب ہے۔ کیا وہ شخص جو تقدیر کو بہانہ بنا رہا ہے اس نے برائی کے ارتکاب سے پہلے لوح محفوظ کی تحریر پڑھ لی تھی کہ برائی اس کا مقدر ہے؟ نہیں! بلکہ اس نے یہ غلط کام اپنی خواہش نفس کی پیروی فوری اور لذت کے حصول کے لیے کیا۔ نزول قرآن کے دور میں مشرک اسی طرح کی حجت بازی کرتے اور کہتے تھے:

لَوۡ شَآءَ اللّٰہُ مَآ اَشۡرَکۡنَا (الانعام:148) ''اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے۔''

اس کے جواب میں اللہ نے فرمایا:

قُلۡ ھَلۡ عِنۡدَکُمۡ مِّنۡ عِلۡمٍ فَتُخۡرِجُوۡہُ لَنَا ؕ (الانعام:148)

''(ان سے) کہو کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے کہ اسے ہمارے سامنے پیش کر سکو۔''

یعنی شرک کرنے سے پہلے ہی کہاں سے معلوم ہو گیا کہ شرک کرنا تقدیر میں لکھا ہے یا کیا ایمان کا تجربہ کر کے دیکھ لیا تھا کہ وہ قسمت میں نہیں ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی مزید وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے: علیؓ سے مروی ہے:

"نبی ﷺ ایک جنازہ میں تھے۔ پھر آپ نے ایک چیز لی اور اس سے زمین کریدنے لگے اور فرمایا: تم میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کا جہنم کا ٹھکانا یا جنت کا ٹھکانا لکھا نہ جا چکا ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! تو پھر ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمل کرو، ہر شخص کو ان اعمال کی توفیق دی جاتی ہے جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص نیک لوگوں میں سے ہوگا اسے نیکوں کے عمل کی توفیق ملے گی اور جو بد بخت لوگوں میں سے ہوگا اسے بد بختوں کے عمل کی توفیق ملے گی۔" (صحیح البخاری: 4949)

چنانچہ ظاہری اسباب کو تقدیر کے تابع سمجھ کر ترک کرنا درست نہیں۔

جابرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا:

"ہر بیماری کی دوا ہے۔ جب بیماری کو دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔" (صحیح مسلم: 5741)

ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ تقدیر کو اپنے قصوروں اور گناہوں کی حجت بنانے والے لوگ اگر اپنی بات میں سچے ہیں تو انہیں دوسری تمام چیزوں مثلاً فقر، بیماری، بھوک، مال و دولت کا ضائع ہونا وغیرہ کو تقدیر کا لکھا سمجھ کر راضی ہو جانا چاہیے لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ ان باتوں کو لوگ تقدیر کا فیصلہ سمجھ کر راضی نہیں ہوتے اور اس کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

ثواب اور عذاب

ایک یہ سوال بھی کیا جاتا ہے کہ جب ہر پیش آنے والا واقعہ پہلے سے لکھا جا چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اللہ کی سنت بدل نہیں سکتی تو پھر عذاب و ثواب کے کیا معنی ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ انسان ایک طرف آزاد وخود مختار ہے تو دوسری طرف مجبور بھی ہے۔ آزادی وخود مختاری وہاں ہے جہاں وہ عقل کا استعمال کرسکتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرتا ہے۔ ساتھ ہی اس کے پاس قوتِ آمادہ ہے تاکہ خیر اور شر میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ ہر صاحب عقل انسان یہ جانتا ہے کہ نماز نیک کام ہے اور زنا برا کام۔ اس کے پاس اختیار ہے کہ چاہے تو گھر سے نکل کر مسجد جائے یا بدکاری کے اڈہ کی طرف چلا جائے۔ اسی طرح انسان اپنے ہاتھوں سے خیرات بھی دے سکتا ہے اور انہی سے کسی کا ناحق مال کھا بھی سکتا ہے۔ خیرات دینا نیکی اور ثواب کا باعث ہے جبکہ کسی بے گناہ کو مارنا جرم اور باعثِ عذاب ہے۔

❁ دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان آزادی وخود مختاری کے باوجود مجبور ہے۔ مثلاً انسان اپنے ہاتھوں کو حرکت میں لاکر اچھا یا برا عمل کرسکتا ہے مگر اپنے دل، دماغ یا معدے کے عضلات پر حکم نہیں چلا سکتا۔ ایک ذہین طالب علم سبق ایک دفعہ پڑھ کر یاد کرلیتا ہے جبکہ غبی طالبعلم دن رات پڑھ کر بھی یاد نہیں کرسکتا۔ ایک طالب علم کا گھر تو شکستہ ہے لیکن اس کا عالم باپ اسے پڑھنے میں مدد دیتا ہے اور دوسرا عالی شان گھر میں تو رہتا ہے لیکن اس کا تندمزاج والد اسے پڑھنے میں مدد نہیں دیتا ہے۔ اب نہ تو غبی طالب علم اپنے آپ کو ذہین بنا سکتا ہے اور نہ دوسرا طالب علم اپنے والد کو بدل سکتا ہے۔ یہ ایسے امور ہیں جو انسان کے اختیار سے باہر ہیں بالکل اسی طرح جیسے کوئی شخص اس بات پر قادر نہیں کہ اپنی ناک خوبصورت بنالے یا اپنا قد لمبا کردے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان مجبور محض ہے۔ بلکہ وہ ان تمام معاملات میں جو انسانی طاقت کی حدود میں ہیں آزاد اور خود مختار ہے۔

❁ اگر انسان بعض حالات میں مجبور ہے تو اس سے اس کی صفت اختیار کی نفی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ثواب اور عذاب انسان کے اختیار کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر انسان سے اختیار چھین لیا جائے تو اسے سزا بھی نہیں ملے گی۔ جہاں اختیار نہیں وہاں حساب بھی نہیں، شکل وصورت کے بارے میں نہ پوچھا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی جرم پر مجبور کیا جائے اسے سزا نہیں دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی اور صرف ان باتوں پر مواخذہ ہوگا جن کے کرنے یانہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

❁ انسان نیکی کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اور بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو سزا ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی طاقت اور برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور نہ کسی کی ذرہ برابر نیکی ضائع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے اور اس کی عدالت میں عدل ہی حاصل ہوگا۔

تقدیر کے بارے میں شرعی نقطہ نظر

شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ تقدیر کے معاملہ میں منقول دلائل سے آگے نہ بڑھا جائے اور بلاوجہ بحثوں میں نہ الجھا جائے۔ اس لیے کہ انسان آزاد وخود مختار ہونے کے ساتھ ساتھ مجبور بھی ہے۔ اللہ کے علم تک انسان کی محدود عقل کی رسائی نہیں ہوسکتی ہے۔

❁ ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر نکلے جبکہ لوگ تقدیر کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو غصہ کی وجہ سے ایسے لگ رہا تھا گویا کہ آپ ﷺ کے چہرہ پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:

”تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کو بعض سے ٹکراتے ہو؟ اسی وجہ سے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔“ (مسند احمد، ج:11، 6668)

❁ ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں:

”تقدیر اللہ کا راز ہے جسے بحث ومباحثے کے ذریعے سے معلوم نہیں کیا جاسکتا، باتوں سے تسلی حاصل نہیں کی جاسکتی، اس میں جھگڑنا ہلا کر رکھ دینے والا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز نہیں کھولی جاسکتی مگر کسی چیز کو توڑ کر یا کسی چیز کو بند کر کے۔ نیکوکار سلف صالحین سے اس میں آثار ظاہر ہو چکے ہیں اور احادیث متواترہ آچکی ہیں اور وہ سب اس بات کو تسلیم کرتے تھے اور اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ کا علم ازلی ہے اور اس کی بادشاہی میں وہی کچھ ہوسکتا ہے جو وہ چاہے۔“

(التمہید، ج:3، ص:139)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدر میں لکھی ہوئی آزمائش وامتحان میں مومن کا یقین اور رویہ

- یقیناً مصیبت اللہ کی طرف سے ہے اور اسی کی مشیت وارادے سے نازل ہوئی ہے۔
- آزمائش دائمی سنت ہے۔
- جو مصیبت پہنچی وہ یقیناً مقدر میں لکھی جا چکی تھی۔
- جو مصیبت نازل ہوئی ہے اس سے کبھی بھی بچا نہیں جا سکتا تھا۔
- یقیناً اللہ کا فیصلہ اور اس کی مقرر کی ہوئی تقدیر مکمل انصاف اور کامل علم پر مبنی ہے۔
- مصائب وتکالیف غلطیوں اور گناہوں کا کفارہ ہیں۔
- یقیناً آزمائش کا آنا اللہ کی اپنے بندے سے محبت کی دلیل ہے۔
- ماضی پر غم اور افسوس مفید نہیں اور جو آفت ومصیبت آ چکی ہے وہ لوٹ نہیں سکتی۔
- ہر آزمائش ومصیبت پر ناراض ہونا اور اسے برا سمجھنا بندے کے اپنے حق میں نقصان دہ ہے۔
- اللہ نے جو مصیبت نازل کی ہے اس کے متعلق اللہ سے راضی رہنا۔
- بے شک مستقبل میں وہی تکلیف ومصیبت پہنچے گی جو اللہ نے نصیب میں لکھ دی ہے۔
- بے شک مصیبت کا وقت مقرر اور عمر محدود ہے لہذا اس کے زائل ہونے کی جلدی نہ کرو۔
- یقیناً ایک بندہ اکیلا ہی آزمائش وتکلیف میں مبتلا نہیں ہے۔
- بے شک آزمائش کا راستہ انبیاء، اولیاء اور عظماء کا راستہ ہے۔
- آزمائش آنے سے پہلے دعاؤں اور اذکار کے ساتھ اپنے آپ کو محفوظ کرنا۔
- یقیناً آزمائشوں سے گزر کر ہی فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔
- یقیناً خفیہ چال، چال چلنے والے ہی کو گھیر لیتی ہے۔
- بے شک نفع ونقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے اور یقیناً تمام معاملات اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

اس کے علاوہ تو صرف اسباب ہیں جن کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مقدر کرتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یقیناً جب سختی اور مصیبت پر صبر کیا جائے گا تو وہ عطیہ اور نعمت بن جائے گی۔
- بے شک تکلیف اور آزمائش ضروری ہے۔
- جو مصیبت آئی ہے اس سے زیادہ برے احتمالات کے وقوع کو فرض کرنا اور توقع رکھنا۔
- حدود اللہ کی حفاظت کرنا۔
- گناہوں سے توبہ کرنا۔
- یقیناً اللہ عزوجل آزمائش و مصیبت کے ذریعے تربیت کرتا ہے اور خالص بناتا ہے۔
- لازم ہے کہ غیر اللہ سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ سے مدد طلب کی جائے اور اسی پر بھروسا کیا جائے۔
- اللہ کے متعلق حسن ظن اور یقین رکھنا۔
- اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کر دینا۔
- اللہ کی طرف سے عوض اور اچھے بدلے کی امید رکھنا۔
- بے شک بہترین انجام مومن کے لیے ہے۔
- اللہ کی حکمتیں عظیم ہیں جن کی حقیقت کا ادراک کمزور بشری عقل نہیں کر سکتی۔
- دعا کے ساتھ آزمائش کا مقابلہ کرنا۔
- دل میں اللہ کا خوف رکھنا نہ کہ کمزور مخلوقات کا ڈر۔
- خوشحالی میں اللہ سے جان پہچان رکھنا تاکہ وہ سختی میں حفاظت کرے۔
- انبیاء ورسل کے واقعات، صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد کے اولیاء وعلماء کی سیرت کا مطالعہ کرنا۔
- نفع مند امور کو اپنا نصب العین بنانا اور ضرر دینے والی چیز کی طرف توجہ نہ کرنا۔
- وسوسے اور خوف سے جنگ کرنا۔
- عفو درگزر کرنا، انتقام لینے سے بہتر ہے۔
- اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں، روشن پہلوؤں اور آفات وآزمائش کے درمیان تقابل کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- یہ یقین رکھنا کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
- تمام ممکنہ اسباب بروئے کار لاتے ہوئے پہنچنے والی آزمائش کا مقابلہ کرنا۔
- دفع بلاء کے سب سے بڑے ذریعے تقویٰ کو اختیار کرنا اور اللہ سے سچی وابستگی اور تعلق قائم کرنا۔

(مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں، عامر محمد عامر الهلالی، ترجمہ: حافظ عبداللہ سلیم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرت پر ایمان

معنی و مفہوم: آخرت پر ایمان اسلامی عقائد کا اہم جزو ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (البقرۃ:4)

''اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ موت اور اس سے متعلق تمام غیبی امور پر مکمل ایمان رکھنا جیسے جان کنی کی تکلیف، موت کے وقت فرشتوں کا آنا، عذاب قبر، علامات قیامت، حساب و کتاب، شفاعت، پل صراط، جنت اور جہنم وغیرہ۔

عالمِ برزخ یا قبر کی زندگی: یہ ایمان رکھنا کہ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کی برزخی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ عالم برزخ، دراصل قبر ہی کی زندگی ہے اور یہ آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر کوئی اس کے امتحان میں کامیاب ہو گیا تو بقیہ منزلیں کامیابی سے طے کر لے گا اور اگر کوئی یہاں ناکام رہا تو آگے بھی ناکامیاں ہوں گی۔ اس لیے گناہ گار، فاسق اور فاجر کو جب مجرم اور ملزم قرار دیا جاتا ہے تو اسے قبر میں صبح و شام عذاب سے گزرنا پڑتا ہے، قبر میں آگ کا عذاب ہوتا ہے، جہنم کا اوڑھنا بچھونا اور جہنم کی گرم ہوا بھی آتی ہے، مارا پیٹا جاتا ہے اور اس کے علاوہ اور بھی مختلف طرح کے عذاب ہوتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نے اسے عذابِ قبر سے تعبیر کیا ہے۔

✿ آلِ فرعون کے بارے میں فرمایا:

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا (المؤمن:46)

''آگ ہے جس پر وہ ہر صبح اور شام پیش کیے جاتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ روز قیامت ان کے لیے حکم ہوگا:

وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ ○ (المومن:46)

''اور جس دن قیامت قائم ہوگی (کہا جائے گا) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔''

✿ عذاب قبر کے بارے میں عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں! عذاب قبر (برحق) ہے۔'' (صحیح البخاری:1372)

✿ رسول اللہ ﷺ نہ صرف خود عذابِ قبر سے پناہ مانگتے بلکہ صحابہ کرامؓ کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جب تم میں سے کوئی فوت ہوتا ہے تو (قبر میں) اس کی جگہ صبح اور شام اس پر پیش کی جاتی ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اور اگر جہنمی ہے تو جہنم میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا مقام ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے۔'' (صحیح البخاری:1379)

✿ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ کہیں تم (عذاب قبر کے خوف سے) دفن کرنا ہی نہ چھوڑ دو تو میں ضرور دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب قبر سنوا دے۔'' (صحیح مسلم:7211)

ان روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ہر مرنے والا اپنے اعمال کے مطابق نعمت یا عذاب سے گزرے گا۔ خواہ وہ مرکر قبر میں جائے یا کسی جانور کی خوراک بن جائے یا جل کر خاک ہو جائے یا پانی میں غرق ہو جائے۔ اللہ ہر طرح کا عذاب دینے پر قادر ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ خواب میں دیکھے گئے المناک مناظر کی اذیت محسوس ہوتی ہے مگر دوسرے دیکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تو سویا ہوا ہے۔ انہیں کیا علم کہ یہ خوابیدہ شخص کتنی تکلیف سے دوچار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح قبر میں مردہ کو اٹھانا بٹھانا، منکر نکیر کا اس سے سوال کرنا، پسلیوں کا آپس میں مل جانا وغیرہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

✿ براء بن عازبؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی۔ میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ میرا رب ہے اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ۔اللہ تعالیٰ قول ثابت کے ذریعے اہل ایمان کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے۔'' سے یہی مراد ہے۔ (صحیح مسلم:7219)

آخرت کے دن سے مراد: قیامت کے قائم ہونے اور پھر ہر ایک کے اعمال کا حساب اور ان کے مطابق جزاء اور سزا کے حق ہونے پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ آخرت کے دن میں دو امور شامل ہیں:

۱۔ تمام کائنات فنا ہو جائے گی اور اس دنیا کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

۲۔ ایک نئی زندگی کا آغاز ہوگا۔

آخرت کا دن، دنیا کی اس زندگی کا آخری دن اور آنے والی نئی زندگی کا پہلا دن ہوگا اس پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کے ختم ہونے کی جو خبریں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں، اس کی جو علامات بتائی ہیں اور جن حالات وخطرات سے آگاہ کیا ہے، ان کی دل سے تصدیق کرنا، انہیں برحق اور درست تسلیم کرنا۔ اسی طرح عالم آخرت کی ان خبروں کو بھی درست تسلیم کرنا جن میں اللہ تعالیٰ نے دوسری دنیا کی ابدی زندگی، وہاں کی راحت ونعمت، سزا اور عذاب اور اس کی اہم سے اہم جزئیات کا ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً مر کر اٹھایا جانا، سزا و جزا کا ملنا وغیرہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے وقت کا تعین

✿ قرآن مجید میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ قیامت کے لیے جو وقت مقرر ہے اس کا علم مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا گیا اور اللہ کے سوا اسے کوئی نہیں جانتا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ج لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ (الاعراف:187)

''یہ لوگ آپ (ﷺ) سے پوچھتے ہیں قیامت کب آئے گی؟ کہہ دیجیے! اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے، وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔''

✿ یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت اچانک آئے گی اور جو کچھ ہوگا آناً فاناً ہوگا۔

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ (النحل:77)

''اور نہیں ہے قیامت کا معاملہ مگر پلک جھپکنے کی مانند یا اس سے بھی زیادہ قریب۔''

علامت قیامت کا وقوع: قرآن مجید نے قیامت کے واقع ہونے کو دلائل سے بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کی بہت سی علامتیں اور نشانیاں بیان کی ہیں۔ علامات قیامت سے مراد قیامت کے دن سے پہلے ظاہر ہونے والی وہ نشانیاں ہیں جو اس کی آمد پر دلالت کرتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ج فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا (محمد:18)

''تو کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے، یقیناً اس کی علامات تو آچکی ہیں۔''

(علاماتِ قیامت کی تفصیل ضمیمہ میں دیکھیں۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغاز قیامت

✿ قرآن مجید کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیامت کی ابتداء ہولناک زلزلوں سے ہوگی۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ (الزلزال: 3-1)

”جب زمین اپنی پوری شدت سے ہلا ڈالی جائے گی اور زمین اپنے (اندر کے) سارے بوجھ نکال دے گی اور انسان کہے گا اس کو کیا ہو رہا ہے۔“

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ (الحج: 1،2)

”اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو، بے شک قیامت کا زلزلہ ایک بڑی چیز ہے۔ جس دن تم دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو پھینک دے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو نشہ میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا۔“

✿ قرآن مجید کی آیات سے پتا چلتا ہے کہ کائنات میں رائج قوانین میں تبدیلی آجائے گی۔ جب انسانی زندگی کی مقررہ میعاد ختم ہوگی تو ان قوانین کی مدت بھی ختم ہو جائے گی مثلاً زمین کی ہولناک لرزش کی وجہ سے پہاڑوں کی چٹانیں چیخ جائیں گی اور پہاڑ کٹے پھٹے ٹیلوں اور بھر ریت کے ذروں میں تبدیل ہو جائیں گے اور بالآخر سراب ہو جائیں گے اور زمین ایک چٹیل میدان کی صورت میں رہ جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمَنْفُوْشِ ۝ۙ (القارعۃ:4،5)

''وہ دن کہ لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔''

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ (الانفطار:3-1)

''جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے جھڑ جائیں گے اور جب سمندر بہہ نکلیں گے۔''

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ (الأنبیاء:104)

''جس دن ہم آسمان یوں لپیٹ دیں گے جس طرح طومار میں اوراق لپیٹ دیے جاتے ہیں۔''

نفخ صور

قرآن مجید میں تین دفعہ صور پھونکنے کا ذکر ہے۔

نفخ فزع: پہلا صور پھونکا جائے گا تو سب دہشت زدہ ہو جائیں گے۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (النمل:87)

''اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں اور زمین میں ہوں گے سب گھبرا اٹھیں گے۔''

نفخ صعق: دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب ذی حیات مر جائیں گے۔ پھر ایک زمانہ گزر جائے گا جس کی مدت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ (الزمر:68)

"اور صور میں پھونکا جائے گا تو جو آسمانوں اور زمین میں ہوں گے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔"

نفخ قیام: تیسرا صور پھونکا جائے گا تو سب دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ○ (الزمر:68)

"پھر دوبارہ اس میں پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔"

سخت ترین پیشی

- سب مرے ہوئے لوگ دوبارہ زندہ ہوں گے اور اپنی اپنی قبروں سے نکل آئیں گے۔

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○ (یٰس: 51)

"اور صور میں پھونکا جائے گا تو اچانک سب اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔"

آپ ﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا:

فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ (صحیح البخاری:3398)

"پس میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے افاقہ ہوگا۔"

دوبارہ زندہ ہونے کے بعد تمام مخلوق قبروں سے نکل کر میدانِ حشر میں اکٹھی ہوگی۔

- عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور بغیر ختنہ اکٹھے کیے جاؤ گے۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت ہوگا، اس کا خیال بھی کوئی نہ کر سکے گا۔" (صحیح البخاری:6527)

سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"قیامت کے دن سفید میدہ کی روٹی جیسی سفید اور سرخ آمیز زمین پر لوگوں کا حشر کیا جائے گا اور اس میں کسی کے لیے کوئی نشان نہ ہوگا۔" (صحیح البخاری:6521)

✿ اللہ کے منکر اور کفار اس دن اوندھے منہ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ فرمایا:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ (بنی اسرائیل:97)

"اور ہم قیامت کے دن ان کو اوندھے منہ، اندھے، گونگے اور بہرے بنا کر اکٹھا کریں گے۔"

✿ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا:

"اے اللہ کے نبی ﷺ! کافر منہ کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ فرمایا: جس ذات نے اسے دنیا میں دو پیروں سے چلایا، کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اسے منہ کے بل چلائے؟" (صحیح البخاری:6523)

✿ اس دن سورج لوگوں سے قریب ہوگا۔ سورج کی تپش اور دھوپ سے محشر میں ایک اور قیامت برپا ہوگی اور آدمی کا پسینہ ستر ہاتھ تک زمین پر پھیلا ہوگا۔ مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"قیامت کے دن سورج لوگوں سے اتنا قریب کر لیا جائے گا کہ بقدر ایک میل کے رہ جائے گا اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ہوں گے۔ کسی کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کی کمر تک اور کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہوگی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔'' (صحیح مسلم: 7206)

معاملات کا فیصلہ

- روز محشر جب سب لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے تو ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہوگا، خوف اور دہشت سے ہر ایک پریشان ہوگا۔ ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اس کا فیصلہ جلدی سنا دیا جائے تاکہ محشر کی سختی اور دیر تک کھڑے رہنے کے عذاب سے بچ جائے۔
- انتظار کے بعد نبی اکرم ﷺ کو سفارش کی اجازت دی جائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ میزان عدل قائم ہوگا اور حساب و کتاب ہوگا۔

شفاعت

شفاعت کا مطلب ہے ''اللہ تعالیٰ سے کسی دوسرے کے گناہوں کی معافی کا سوال کرنا۔''

اس دن کی جانے والی شفاعت کی دو اقسام ہیں۔

غیر مقبول شفاعت: وہ شفاعت جو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کی جائے یا جس کے لیے شفاعت کی جا رہی ہے اس سے اللہ تعالیٰ راضی نہ ہو۔ قرآن مجید میں فرمایا:

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (البقرۃ: 255)

''کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔''

وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی O (الانبیاء: 28)

''اور وہ شفاعت نہ کر سکیں گے مگر اس کے لیے جس سے اللہ راضی ہو۔''

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَرْضٰی O (النجم: 26)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی شفاعت کچھ فائدہ نہیں دے گی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے وہ چاہے اور خوش ہو۔''

مقبول شفاعت: اس کی دو اقسام ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کی شفاعت: اسے شفاعتِ عظمیٰ کہا گیا ہے۔

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي...وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ

(صحیح البخاری: 335)

''مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں...جن میں سے ایک یہ ہے کہ) مجھے شفاعت عطا کی گئی۔''

✿ مقام محمود ہی وہ مقام ہے جہاں آپ شفاعت فرمائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا○

(بنی اسرائیل: 79)

''اور رات کی گھڑیوں میں تہجد پڑھیے، یہ آپ کے لیے زائد ہے، عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔''

✿ رسول اللہ ﷺ سے مقام محمود کے بارے میں پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شفاعت ہے۔'' (سنن الترمذی: 3137)

نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کے مستحق

شرک سے بچنے والے

✿ ابنِ دارہ، عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام کہتے ہیں کہ ہم جنت البقیع میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا:

’’قیامت کے دن محمد ﷺ کی شفاعت کے حوالہ سے میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ لوگ ان پر جھک پڑے اور اصرار کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی آپ پر رحمتیں نازل ہوں، بیان کیجیے۔ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ دعا کریں گے: **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ لَقِيَكَ يُؤْمِنُ بِيْ لَا يُشْرِكُ بِكَ** اے اللہ! ہر اس مسلمان بندہ کی مغفرت فرما جو تجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہو اور تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔‘‘ (مسند احمد، ج:9852,15)

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

’’قیامت کے دن جب لوگ قیامت کی ہولناکیوں سے گھبرا جائیں گے اور سورج ان سے قریب آ جائے گا تو لوگ اس کی تاب نہ لا سکیں گے۔ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ دیکھو ہمارا کیا حال ہو گیا ہے؟ کیوں نہ کسی کو اللہ کے ہاں شفاعت کے لیے کہا جائے۔ پھر ایک دوسرے سے کہیں گے، آدمؑ کے پاس چلو۔ چنانچہ وہ آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ ابو البشر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور آپ میں اپنی روح میں سے پھونکا اور فرشتوں سے سجدہ کروایا۔ اللہ کے لیے ہماری سفارش اللہ کے ہاں کر دیجیے۔ کیا آپ ہماری حالت نہیں دیکھتے؟ کیا آپ نہیں دیکھتے جو چیز ہم کو پہنچی ہے؟ آدمؑ جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آج کے دن اتنا شدید ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ اس نے مجھے درخت سے روکا تھا تو میں نے اس کی نافرمانی کی **نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ** لہٰذا کسی اور کے پاس جاؤ، نوحؑ کے پاس جاؤ۔ وہ بھی یوں ہی جواب دیتے ہوئے فرمائیں گے کہ چونکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کی لہٰذا میں اس کا اہل نہیں۔ سب لوگ ابراہیمؑ کی طرف متوجہ ہوں گے تو وہ بھی اپنی غلطی پر پشیمان ہوتے ہوئے انکار کردیں گے۔ پھر موسیٰؑ کی طرف تمام لوگ رجوع کریں گے۔ لیکن موسیٰؑ بھی اپنی قتل والی غلطی یاد کرتے ہوئے انکار کردیں گے۔ لوگ عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے وہ بھی انکار فرمائیں گے اور محمد ﷺ کی طرف جانے کو کہیں گے۔ چنانچہ تمام افراد میرے پاس آئیں گے اور میں عرشِ الٰہی کے نیچے سربسجود ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثناء بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: سر اٹھایئے، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجیے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا: اے رب! میری امت، اے رب! میری امت تو جواب دیا جائے گا: اے محمد! اپنی امت میں سے ایسے لوگوں کو جنت کے دائیں دروازے میں سے داخل کردو جن کا کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ (صحیح البخاری:4712)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا (صحیح مسلم:491)

''ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور ہر نبی نے اس دعا کے مانگنے میں جلدی کی اور میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے چھپا رکھی ہے تو جو بھی میری امت میں اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوگا تو ان شاء اللہ اسے یہ (شفاعت) نصیب ہوگی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہنے والا:

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرا بھی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا، کیونکہ حدیث کے لینے کے لیے میں تمہیں بہت زیادہ حریص دیکھتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت سب سے زیادہ اسے حاصل ہوگی جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه خلوص دل سے کہا۔''
(صحیح البخاری:6570)

نبی اکرم ﷺ کے لیے وسیلہ کی دعا کرنے والا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے یہ کہا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو قرب اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ تو قیامت کے دن اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' (صحیح البخاری:614)

مدینہ کی سختی پر صبر کرنے والا: ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے تو میں اس کی شفاعت کروں گا یا فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔'' (صحیح مسلم:3344)

مدینہ میں فوت ہونے والا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا
(سنن الترمذی:3917)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہ ایسا ہی کرے کیونکہ جو یہاں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔''

گناہوں کے مرتکب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ جو دوزخ والے ہیں، وہی اس کے مستحق ہیں بے شک وہ اس میں نہ مریں گے اور نہ وہ زندہ رہیں گے لیکن کچھ اور لوگ جنہیں ان کے گناہوں یا غلطیوں کی وجہ سے جہنم پکڑ لے گی، وہ انہیں ایک بار فوت کر دے گی حتی کہ جب وہ (جل کر) کوئلہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد شفاعت کی اجازت دی جائے گی تو یہ لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے۔ پھر انہیں جنت کی نہروں پر بکھیر دیا جائے گا۔ پھر (جنت والوں سے) کہا جائے گا کہ اے جنت والو! ان پر پانی ڈالو (پانی ڈالنے سے) وہ اس طرح اگیں گے جس طرح سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں دانہ اگتا ہے۔'' (صحیح مسلم: 459)

کبیرہ گناہ کا مرتکب: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (سنن ابی داؤد: 4739)

''میری امت میں سے کبیرہ گناہ کے مرتکب کے لیے میری شفاعت ہوگی۔''

دیگر مقبول شفاعتیں

فوت شدہ چھوٹے بچوں کی شفاعت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

صِغَارُھُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّۃِ یَتَلَقّٰی اَحَدُھُمْ اَبَاہُ اَوْ قَالَ اَبَوَیْہِ فَیَاْخُذُ بِثَوْبِہٖ اَوْ قَالَ بِیَدِہٖ کَمَا اٰخُذُ اَنَا بِصَنِفَۃِ ثَوْبِکَ ھٰذَا فَلَا یَتَنَاھٰی اَوْ قَالَ فَلَا یَنْتَھِیْ حَتّٰی یُدْخِلَہُ اللّٰہُ وَاَبَاہُ الْجَنَّۃَ (صحیح مسلم: 6701)

''چھوٹے بچے جنت کے (تیزی سے ادھر ادھر بھاگتے) کیڑے ہیں ان میں سے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے باپ یا اپنے والدین سے ملے گا تو اس کے کپڑے یا اس کے ہاتھ کو پکڑ لے گا جیسا کہ میں تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے ہوں۔ وہ اس کو اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ اللہ اسے اور اس کے باپ کو جنت میں داخل نہ کر دے گا۔"

چالیس توحید پرستوں کی شفاعت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيهِ (صحیح مسلم: 2199)

"اگر کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں چالیس ایسے آدمی شریک ہو جائیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ ان کی سفارش اس میت کے حق میں قبول فرمائے گا۔"

قرآن مجید کی شفاعت: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ (صحیح مسلم: 1874)

"قرآن مجید پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے ساتھیوں کے لیے سفارشی ہو گا۔"

حجر اسود کی شفاعت: رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا:

وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ (سنن الترمذی: 961)

"اللہ کی قسم قیامت کے دن اللہ اس کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان ہوگی جس سے یہ بولتا ہوگا اور اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ بوسہ دیا ہوگا۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمؑ کی شفاعت: حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

يَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبَّاهُ! فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا يَا لَبَّيْكَاهُ! فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ! حَرَّقْتَ بَنِيَّ فَيَقُوْلُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ اَوْ شَعِيْرَةٌ مِّنْ اِيْمَانٍ (صحیح ابن حبان، ج:7378,16)

''قیامت کے دن ابراہیمؑ فرمائیں گے: اے میرے رب! رب جل وعلا فرمائے گا: اے میرے بندے میں حاضر ہوں! ابراہیمؑ کہیں گے: اے میرے رب! تو نے میرے بچوں کو جلا ڈالا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہے اس کو جہنم سے نکال لاؤ۔''

انبیاء اور صدیقین کی شفاعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُقَالُ ادْعُوا الصِّدِّيْقِيْنَ فَيَشْفَعُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الْاَنْبِيَاءَ قَالَ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْخَمْسَةُ السِّتَّةُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ ثُمَّ يُقَالُ ادْعُوا الشُّهَدَاءَ فَيَشْفَعُوْنَ لِمَنْ اَرَادُوْا (مسند احمد، ج:15,1)

''(قیامت کے دن) کہا جائے گا کہ صدیقین کو بلاؤ تو وہ سفارش کریں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ انبیاء کو بلاؤ چنانچہ بعض نبی آئیں گے جن کے ساتھ ایک بڑی جماعت ہوگی، بعض کے ساتھ پانچ اور چھ آدمی ہوں گے اور بعض کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔ پھر کہا جائے گا شہداء کو بلاؤ تو وہ جس کے لیے چاہیں گے سفارش کریں گے۔''

شہداء کی شفاعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُشَفَّعُ الشَّهِيْدُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ (سنن ابی داؤد: 2522)

''شہید کی شفاعت اس کے اہل خانہ میں سے ستر آدمیوں کے حق میں قبول کی جائے گی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ اور لوگوں کی شفاعت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت کے ایک آدمی کی سفارش کی وجہ سے بنوتمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ شفاعت آپ کی شفاعت کے علاوہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ ہوگی۔''

(سنن الترمذی: 2438)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک شخص دو اور تین آدمیوں کی سفارش کرے گا۔'' (مسند البزار: 6921)

جنتیوں کی جہنمیوں کے لیے شفاعت:

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مسلمان اللہ سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو اور اللہ ان کے چہروں کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آئیں گے ان میں سے بعض کے تو جہنم میں قدم اور آدھی پنڈلی جلی ہوئی ہو گی۔ چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں دوزخ سے نکالیں گے پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے۔ پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو نکالیں گے۔ ابو سعید خدریؓ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو: اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔'' (النساء:40) (صحیح البخاری:7439)

ارحم الراحمین کی شفاعت

✿ (جب سب سفارش کر چکیں گے) تو اللہ عزوجل فرمائیں گے:

''میں ارحم الرحمین ہوں۔ جنت میں وہ تمام لوگ داخل ہو جائیں جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، چنانچہ ایسے تمام لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! جہنم میں کوئی ایسا آدمی تو نہیں رہ گیا جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہو؟ انہیں آگ میں ایک آدمی ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا کبھی تو نے کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا نہیں البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں لین دین (تجارت) میں لوگوں سے نرمی کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس طرح یہ میرے بندوں سے نرمی کرتا تھا، تم بھی اس سے نرمی کرو۔ اس کے بعد فرشتے جہنم سے ایک اور آدمی کو نکال کر لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بھی یہی پوچھیں گے کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا کر میری راکھ کا سرمہ بنانا اور سمندر کے پاس جا کر مجھے ہوا میں بکھیر دینا۔ اللہ کی قسم! اس طرح رب العالمین مجھ پر قادر نہ ہو سکے گا۔ اللہ عزوجل پوچھیں گے کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا تیرے خوف کی وجہ سے۔ اللہ عزوجل اس سے فرمائیں گے کہ سب سے بڑے بادشاہ کا ملک دیکھو، تمہیں اس جیسے دس ملکوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت ہم نے عطا کر دی۔ وہ کہے گا کہ تو بادشاہ ہو کر مجھ سے کیوں مذاق کرتا ہے؟ (نبی ﷺ اس بات سے مسکرا دیے)۔'' (مسند احمد، ج:15,1)

✿ جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے گا اور میری باقی امت کو اہل جہنم کے ساتھ جہنم میں داخل کر دے گا۔ جہنمی ان سے کہیں گے:

''تم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوا؟ اس پر جبار عز وجل فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ان کو جہنم سے ضرور آزاد کروں گا تو وہ ان کی طرف (فرشتے) بھیجے گا۔ وہ اس حال میں نکلیں گے کہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دلوایا جائے گا اور وہ ایسے اُگ آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے پر دانے اُگ آتے ہیں اور ان کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ عز وجل کے آزاد کردہ لوگ ہیں، جب یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت کہیں گے کہ یہ اَلْجَهَنَّمِيُّوْنَ جہنمی ہیں لیکن جبار فرمائے گا نہیں بلکہ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ یہ جبار عز وجل کے آزاد کردہ لوگ ہیں۔'' (مسند احمد، ج:12469,19)

حوض کوثر

یہ وہ حوض ہے جو قیامت کے دن اللہ کے رسول ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ (الکوثر:1)

''یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ انسؓ سے مروی ہے:

''ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ پر نیند سی طاری ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کس بات پر مسکرا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی پھر آپ ﷺ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ○ پڑھی اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ ایک نہر ہے جس کا وعدہ مجھ سے میرے ربّ عزوجل نے کیا ہے۔ اس میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ وہ ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت کے لوگ پانی پینے کے لیے آئیں گے۔''

(صحیح مسلم: 894)

حوض کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے متواتر آثار ہیں۔ اہل سنت اور اہل حق ان پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طِيبُهُ أَوْ طِينُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ (صحیح البخاری: 6581)

''میں (معراج کی رات) جنت کی سیر کر رہا تھا۔ تب میں ایک نہر کے پاس تھا جس کے دونوں کناروں پر موتیوں کے گنبد تھے جو اندر سے خالی تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیلؑ یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا کی ہے۔ اس کی خوشبو یا اس کی مٹی تیز مشک جیسی تھی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا (صحيح البخاري: 6579)

''میرا حوض (حجم کے لحاظ سے) ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ، اس کے آبخورے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جس نے ان (آبخوروں) سے پیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔''

✿ اہل ایمان حوض کوثر پر اللہ کے رسول ﷺ سے ملیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے انصار سے فرمایا:

فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ

(صحيح البخاري: 3163)

''بے شک جلد ہی تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی تو تم صبر سے کام لینا حتی کہ تم حوض پر مجھ سے آ کر ملو۔''

✿ انس بن مالکؓ سے روایت ہے:

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے دن اپنی شفاعت کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے مجھے پل صراط پر ڈھونڈنا۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا: اگر میں آپ کو میزان پر بھی نہ پاؤں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے حوض پر دیکھ لینا کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ کہیں نہیں جاؤں گا۔'' (سنن الترمذي: 2433)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوض کوثر پر آنے والے

پسندیدہ لوگ: خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے کہا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ لَکَ حَوْضًا؟ قَالَ نَعَمْ وَاَحَبُّ مَنْ وَّرَدَہٗ عَلَیَّ قَوْمُکِ

(مسند احمد، ج: 27315,45)

''اے اللہ کے رسول ﷺ! واقعی آپ کا حوض ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور اس حوض پر میرے پاس آنے والوں میں سب سے پسندیدہ لوگ تمہاری قوم کے لوگ ہوں گے۔''

فقراء مہاجرین: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''حوض کوثر پر آنے والوں میں اکثریت فقراء مہاجرین کی ہوگی۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون فقراء مہاجرین؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو پراگندہ بالوں والے اور میلے کپڑوں والے ہیں۔ وہ آسودہ حال عورتوں سے شادی نہیں کرتے۔ بند دروازے ان کے لیے نہیں کھولے جاتے اور وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں لیکن ان کے حقوق پورے نہیں کیے جاتے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی، ج: 1437,2)

وضو کرنے والے: ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ میرا حوض عدن سے ایلہ (شہر کے فاصلے) سے بھی زیادہ دور ہے۔ اس حوض کا پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور میں دوسری امت کے لوگوں کو اس حوض سے روکوں گا جیسا کہ آدمی لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اس دن ہمیں پہچان لیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بالکل تمہاری ایک علامت ہوگی جو کسی دوسری امت کی نہ ہوگی۔ تم میرے پاس سے گزرو گے تو وضو کے اثر کی وجہ سے (تمہارے چہرے، ہاتھ اور پاؤں) روشن اور چمکدار ہوں گے۔'' (صحیح مسلم:581)

مجاہد اور شہید: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَمَّا الْحَوْضُ فَيَزْدَحِمُ عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَمُوْتُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (صحیح ابن حبان، ح:6450,14)

''حوض پر ان فقراء مہاجرین کی بھیڑ ہوگی جو اللہ کے راستہ میں قتال کرتے ہیں اور اللہ کے راستہ میں شہید ہو جاتے ہیں۔''

اہل یمن کی خصوصی آؤ بھگت: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

اِنِّيْ لَبِعُقْرِ حَوْضِيْ اَذُوْدُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتّٰى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ (صحیح مسلم:5990)

''بے شک قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصہ میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاٹھی سے ہٹاؤں گا تاکہ وہ (پانی) یمن والوں کے لیے بہہ کر آئے۔''

(امام نووی نے لکھا ہے کہ انصار اہل یمن میں سے ہیں اور انہوں نے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی)

حوض کوثر سے محروم لوگ

مرتد اور بدعتی: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِيْ فَيُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ فَاَقُوْلُ: يَارَبِّ اَصْحَابِيْ! فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، اِنَّهُمُ ارْتَدُّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرٰى (صحیح البخاری:6585)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قیامت کے دن میرے ساتھیوں میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی۔ پھر وہ حوض سے دور کر دیے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میرے اصحاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بلا شبہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھڑ لی تھیں۔ یہ لوگ (دین سے) الٹے قدموں واپس لوٹ گئے تھے۔"

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"حوض پر کچھ ایسے آدمی آئیں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے یہاں تک کہ جب میں ان کو دیکھوں گا اور ان کو میرے سامنے کیا جائے گا تو وہ مجھ سے دور کھینچ لیے جائیں گے۔ تو میں کہوں گا: اے میرے رب! میرے ساتھی، میرے ساتھی، تو مجھے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نیا کیا۔" (صحیح مسلم: 5996)

جھوٹ اور ظلم پر تعاون کرنے والے: کعب بن عجرہؓ سے مروی ہے:

"ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نو آدمی تھے اور ہمارے درمیان چمڑے کا ایک تکیہ پڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کچھ ایسے امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے تو جو آدمی ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کو سچ قرار دے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں آ سکے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ظلم پر ان کی مدد نہ کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر آ سکے گا۔" (مسند احمد، ج 30: 18126)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ (الانبیاء:47)

''اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو رکھ دیں گے تو کسی شخص کی ذرا برابر حق تلفی نہ ہوگی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اس کو حاضر کر دیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔''

پل صراط

✿ اعمال کے وزن اور فراغت کے بعد سب کو پل صراط سے گزرنا پڑے گا۔ صراط جو جنت تک پہنچنے کے لیے جہنم کے اوپر بنایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ○ (مریم:71)

''اور تم میں سے ہر ایک اس پر آنے والا ہے، تیرے رب کے ذمہ ایک قطعی، فیصلہ کن امر ہے۔''

✿ ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

بَلَغَنِيْ اَنَّ الْجِسْرَ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ وَاَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ (صحیح مسلم:454)

''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''پل صراط لایا جائے گا اور جہنم کی پشت پر لا کر رکھا جائے گا۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! پل صراط کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اس پر کانٹے اور آنکڑے ہیں جو چوڑے ہیں اور ایسے ٹیڑھے کانٹے ہیں جو نجد میں ہوتے ہیں جنہیں سُعدان کہا جاتا ہے۔'' (صحیح البخاری:7439)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پل صراط جہنم کے دو کناروں پر رکھا جائے گا اور میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اس روز انبیاء کے علاوہ کوئی بات نہ کر سکے گا اور اس دن انبیاء کی بات بھی یہی ہوگی: اے اللہ! محفوظ رکھ، اے اللہ! محفوظ رکھ۔'' (صحیح البخاری:806)

✿ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بالآخر لوگ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے۔ وہ کھڑے ہوں گے اور انہیں (شفاعت کی) اجازت ملے گی، امانت اور رحم لائے جائیں گے اور وہ پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہوں گے۔ تم میں سے پہلا آدمی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! وہ کون سی چیز ہے جو بجلی کی طرح گزر جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بجلی کی طرف نہیں دیکھا کہ کس طرح گزرتی ہے اور پلک جھپکنے سے پہلے لوٹ آتی ہے۔ پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر پرندوں کی رفتار سے گزریں گے اور اس کے بعد آدمیوں کی طرح تیز دوڑ کر نکل جائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ ہر آدمی اپنے اعمال کے مطابق گزرے گا اور تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ کہتے ہوں گے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ بندوں کے اعمال انہیں عاجز کر دیں گے اور لوگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہوگی اور وہ اپنے آپ کو پل صراط سے گھسیٹتے ہوئے گزاریں گے۔ اور پل صراط کے اردگرد لٹکے ہوئے کانٹے ہوں گے جو حکم الٰہی کے تابع ہوں گے اور جس کے بارے میں حکم ہوگا وہ اس کو پکڑ لیں گے۔ بعض اس حال میں نجات پائیں گے کہ (ان کے اعضاء جہنم کی آگ سے) جھلسے ہوئے ہوں گے اور بعض ان سے الجھ کر دوزخ میں گر جائیں گے۔" (صحیح مسلم: 482)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا وہ آدمی ہوگا جو پل صراط پر چلتے ہوئے کبھی چلنے لگتا ہوگا اور کبھی اوندھا گر جاتا ہوگا اور کبھی آگ کی لپٹ اسے جھلسا دیتی ہوگی۔ جب وہ پل صراط عبور کر چکے گا تو اس کی طرف پلٹ کر دیکھے گا اور کہے گا: تَبَارَكَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْكَ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ شَیْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی، اللہ نے یہ مجھے ایسی نعمت عطا فرمائی ہے جو اولین و آخرین میں سے کسی کو نہیں دی۔"

(صحیح مسلم: 463)

قنطرہ

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ، فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَةٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَیْنَهُمْ فِی الدُّنْیَا، حَتّٰی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذَا هُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَهُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ، لَاَحَدُهُمْ اَهْدٰی بِمَنْزِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِی الدُّنْیَا

(صحیح البخاری: 6535)

”مومن آگ سے نجات پا جائیں گے تو وہ جنت اور آگ کے درمیان قنطرہ پر روک لیے جائیں گے۔ پھر ان میں سے بعض کا بعض سے ان مظالم کا قصاص لیا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ مہذب بنا دیے جائیں گے اور پاک صاف کر دیے جائیں گے۔ تو پھر ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! ان میں سے ہر ایک اپنے جنت کے گھر کو اس گھر سے زیادہ جانتا ہوگا جتنا وہ اپنے دنیا کے گھر کو جانتا تھا۔“

قنطرہ وہ آخری مقام ہوگا جہاں پر ہر طرح کا غل، کدورت دلوں سے نکال کر اہل ایمان کو جنت میں داخل کیا جائے گا کیونکہ جنت ایک ایسی جگہ ہے جہاں طیب نفوس ہی داخل ہو سکتے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ (النحل: 32)

”وہ لوگ جن کو فرشتے پاکیزگی کے حال میں فوت کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تمہارے لیے سلامتی ہے، جنت میں داخل ہو جاؤ اس وجہ سے کہ تم عمل کرتے تھے۔“

دائمی زندگی

✿ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَهُمْ: یَا اَهْلَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّارِ لَا مَوْتَ وَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، خُلُوْدٌ (صحيح البخاری:6544)

''جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ان کے درمیان ایک آواز دینے والا کھڑا ہوکر اعلان کرے گا: اے آگ والو! اب موت نہیں اور اے اہل جنت! اب موت نہیں، بلکہ ہمیشگی ہے۔''

✿ ایک اور روایت میں آتا ہے:

''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اسے جنت اور جہنم کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ جنتیو! اب موت نہیں، جہنمیو! اب موت نہیں۔ یہ اعلان سن کر جنتیوں کی خوشی میں کا اور جہنمیوں کے غم میں غم کا اضافہ ہو جائے گا۔'' (صحيح مسلم: 7184)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت اور جہنم

جنت اور جہنم پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ [لَا شَرِيْكَ لَهُ] وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ (صحیح مسلم:140)

''جس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے [اس کا کوئی شریک نہیں] اور محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں اور بے شک عیسیٰؑ اللہ کے بندہ اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریمؑ کی طرف القاء کیا تھا اور اس کی طرف سے روح ہیں اور بے شک جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے۔تو اللہ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازہ سے وہ چاہے گا داخل کرے گا۔''

جنت

جنت کی جمع جنّت اور جنان ہے جس کا مطلب باغ ہے۔جنت پر ایمان یہ ہے کہ جنت برحق ہے اور اسے اللہ نے اپنے مومن،موحد اور متقی بندوں کے لیے تخلیق کیا ہے۔کوئی غیر مسلم،کافر یا مشرک جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

جنت کی وسعت: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ O (آل عمران: 133)

''اور اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو متقی لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O (التوبة: 72)

''اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ان جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور باغاتِ عدن میں پاکیزہ مسکنوں کا اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، دراصل یہی عظیم کامیابی ہے۔''

جنت کی مٹی اور خوشبو

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تُرَابُهَا الْمِسْكُ (صحیح البخاری: 349)

''اس کی مٹی کستوری کی ہے۔''

✿ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں:

''ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں جنت کے بارے میں خبر دیجیے کہ وہ کس چیز سے بنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک اینٹ سونے کی، ایک اینٹ چاندی کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو دار کستوری جیسا ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔'' (مسند احمد، ج 15، 9744)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی ذمّی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا اور بلاشبہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔'' (صحیح البخاری:3166)

جنت کے دروازے

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ (الرّعد:23)

''اور فرشتے ان پر ہر دروازے سے آئیں گے۔''

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ (صحیح البخاری:3257)

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس میں سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔''

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، نُوْدِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: نَعَمْ وَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ (صحیح البخاری:1897)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جو اللہ کے راستہ میں دو چیزیں خرچ کرے گا اسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی کہ اے اللہ کے بندہ! یہ (دروازہ) اچھا ہے۔ پھر جو نمازی ہوگا اسے باب الصلوٰۃ سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ دار ہوگا اسے باب الرّیان سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ ادا کرنے والا ہوگا اسے باب الصدقہ سے بلایا جائے گا۔ سیدنا ابوبکرؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جو ان دروازوں میں سے (کسی سے) بلایا گیا، اس کو اس بات کی ضرورت تو نہیں (یعنی ایک سے بھی داخل ہونا کافی ہے) لیکن کیا کوئی ایسا ہوگا جسے جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔‘‘

جنت کے درجات: جنت کے بہت سے درجے ہیں جو اعمال کی مناسبت سے اہل ایمان کو عطا کیے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جنت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کے لیے سو درجے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کا درمیانی فاصلہ زمین اور آسمان کے برابر ہے اس لیے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنت کا سب سے درمیانی حصہ اور جنت کے سب سے بلند درجے پر ہے۔ یحییٰ بن صالح (راوی) نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔‘‘ (صحیح البخاری:2790)

جنت کے گھر اور بالا خانے

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ (التوبۃ:72)

’’اور ہمیشہ کی جنتوں میں پاکیزہ مسکن۔‘‘

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ (الزمر:20)

''لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈر گئے ان کے لیے بالا خانے ہیں جن کے اوپر بھی بالا خانے بنے ہوئے ہیں۔''

✿ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی جیسا (گھر) جنت میں بنائیں گے۔'' (سنن الترمذی:318)

✿ عبداللہ بن عمروؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کا بیرونی (حصہ) اندر سے اور اندرونی (حصہ) باہر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ ابو مالک اشعریؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ (بالا خانے) کس کے لیے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے جو پاکیزہ گفتگو کرے، کھانا کھلائے اور رات کو اس وقت اللہ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔'' (المستدرك للحاكم،ج:1,278)

✿ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک جنتی لوگ اپنے سے بلند بالا خانے والوں کو اوپر، اسی طرح دیکھیں گے جیسے وہ (دنیا میں) چمکدار گہرے ستارے کو دیکھتے ہیں جو آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں بہت دور ہوتا ہے۔ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ انبیاء کے محل ہوں گے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہ پا سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ ان لوگوں کے لیے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انبیاء کی تصدیق کی۔'' (صحیح البخاری:3256)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کے سمندر اور نہریں

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ (محمد:51)

''اس جنت کی مثال جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں نہ خراب ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ خراب ہونے والا نہیں اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فِي الْجَنَّةِ بَحْرُ اللَّبَنِ وَبَحْرُ الْمَاءِ وَبَحْرُ الْعَسَلِ وَبَحْرُ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ مِنْهَا بَعْدَهٗ (مسند احمد،ج:20052,33)

''جنت میں دودھ کا سمندر، پانی کا سمندر، شہد کا سمندر اور شراب کا سمندر ہے پھر اس کے بعد ان سے نہریں پھوٹتی ہیں۔''

✿ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوثر جنت میں ایک نہر ہوگی جس کے دونوں کنارے سونے کے ہوں گے اور اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہوگا، اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی، اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سفید ہوگا۔'' (سنن الترمذی:3361)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ (صحیح مسلم:7161)

''سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

جنت کے درخت

✿ ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً، يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ، لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (صحیح البخاری:4881)

''بے شک جنت میں ایک درخت ہوگا جس کے سائے میں شہسوار سو سال چلتا رہے گا تو پھر بھی اس کا (سایہ) ختم نہ ہوگا۔ چاہو تو یہ آیت وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ پڑھ لو۔''

✿ ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ: مَنْ مَّعَكَ يَا جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ: هٰذَا مُحَمَّدٌ، فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيْمُ: مُرْ أُمَّتَكَ فَلْيُكْثِرُوْا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ، فَإِنَّ تُرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَأَرْضَهَا وَاسِعَةٌ قَالَ: وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (مسند احمد ج:38، 23552)

''یقیناً جس رات رسول اللہ ﷺ کو سیر کروائی گئی تو آپ ﷺ ابراہیمؑ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے پوچھا اے جبریل! آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ محمد ﷺ ہیں تو ابراہیمؑ نے آپ ﷺ سے فرمایا: اپنی امت کو حکم دیں کہ وہ جنت میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں کیونکہ اس کی مٹی زرخیز ہے اور اس کی زمین بڑی وسیع ہے۔ پوچھا کہ جنت میں درخت لگانا کیا ہے؟ فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت کے پھل

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ (الواقعة:20)

''اور پھل اس میں سے جو وہ پسند کریں گے۔''

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ○ (الرحمٰن:68)

''ان دونوں (جنتوں) میں پھل، کھجور اور انار ہوں گے۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنِّی اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا (صحیح البخاری:748)

''مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو اس وقت تک تم اس میں سے کھاتے رہتے جب تک دنیا موجود ہے۔''

✿ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھ پر جنت پیش کی گئی تو میں اس سے ایک (انگور کا) خوشہ توڑنے لگا تا کہ میں اسے تم کو دکھا دوں تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل کر دی گئی۔ تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ انگور کے دانے (کا پانی) کتنا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑے ڈول کے برابر جو تمہاری ماں نے کبھی بنایا ہو۔''

(مسند أبي يعلى الموصلي، ج:2,1147)

جنت کا بازار

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کے دن جنتی لوگ آیا کریں گے۔ شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جس کا گرد وغبار (مشک اور زعفران پر مشتمل) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا تو اس سے ان کا حسن و جمال مزید بڑھ جائے گا۔ جب وہ اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آئیں گے تو ان کی بیویوں کا حسن و جمال بھی پہلے سے زیادہ ہو چکا ہوگا۔ بیویاں اپنے مردوں سے کہیں گی واللہ! تمہارے حسن و جمال میں ہمارے بعد مزید اضافہ ہوگیا۔ تو وہ مرد کہیں گے واللہ! ہمارے پیچھے تو تمہارا حسن و جمال بھی خوب بڑھ گیا۔'' (صحیح مسلم:7146)

جنت کا لباس اور زیور

❁ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ

وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۝ (فاطر:33)

''ہمیشہ رہنے والے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔''

یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝ (الدخان:53)

''باریک اور موٹے ریشم کا لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِیْهَا حَبَایِلُ اللُّؤْلُؤِ (صحیح البخاری:349)

''جب مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَلَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ (صحیح البخاری:3327)

" اہل جنت کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کا ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں عود کی لکڑی ہوگی۔ یہ نہایت پاکیزہ (خوشبودار) عود ہوگا۔"

✿ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے خلیل ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔" (صحیح مسلم:586)

جنت کے برتن: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (الزخرف:71)

" ان کے سامنے سونے کی پلیٹوں اور ساغر کا دور چلے گا اور وہاں وہ سب کچھ موجود ہوگا جو دلوں کو بھائے اور آنکھوں کو لذت بخشے اور تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔"

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○ (الدھر:15-16)

"اور ان پر چاندی کے برتن اور شیشے کے ساغر پھرائے جائیں گے۔ شیشے بھی ایسے جو چاندی سے مرکب ہوں گے اور انہیں (منتظمین جنت نے) ایک خاص ترکیب سے بنایا ہوگا۔"

جنت میں کوئی لغو چیز نہ ہوگی

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ○ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○ (الواقعۃ:25-26)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”نہ وہ اس میں کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔صرف سلام،سلام کہا جائے گا۔“

جنت میں اللہ کا دیدار، سب سے عظیم نعمت

✿ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ (القیمۃ:22-23)

”اس دن کچھ چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“

✿ جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا (صحیح البخاری:7435)

”بے شک تم عنقریب اپنے رب کو صاف صاف دیکھو گے۔“

✿ صہیبؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جب اہل جنت، جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کچھ اور چاہتے ہو جو میں تمہیں دوں؟ تو جنتی جواب دیں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو منور نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں فرمائی؟ اس وقت اللہ تعالیٰ حجاب کو دور فرما دے گا تو اہل جنت کو کوئی ایسی نعمت نہیں ملی ہوگی جو انہیں اپنے رب عزوجل کے دیدار سے بڑھ کر محبوب ہو پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس:26) ”جن لوگوں نے نیک کام کیے ان کے لیے بھلائی اور مزید ہے۔“

(صحیح مسلم:449-450)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم

جہنم پر ایمان یہ ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہے جو لوگوں کو عذاب اور سزائیں دینے کے لیے تیار کی گئی ہے اور یہ کافر، مشرک اور منافق لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ (النساء: 56)

''بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کے ساتھ کفر کیا، عنقریب ہم انہیں آگ میں جھونکیں گے، جب ان کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم انہیں دوسری کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھیں۔''

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ (النساء: 145)

''بے شک منافقین آگ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔''

جہنم کی وسعت: انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہمیشہ لوگ جہنم میں ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ کہتی رہے گی کیا اور ہے؟ یہاں تک کہ رب العزت اس پر اپنا قدم رکھ دیں گے۔'' (صحیح مسلم: 7179)

جہنم کے دروازے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ (الحجر: 43,44)

''اور بے شک ان سب کے وعدہ کی جگہ جہنم ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں، ان میں سے ہر دروازہ کے لیے ایک تقسیم شدہ حصہ ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کے داروغے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ قَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ O (المؤمن: 49)

''اور جو لوگ آگ میں ہوں گے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ایک دن ہم سے کچھ عذاب ہلکا کر دے۔''

سورۃ المدثر کی آیت سے پتا چلتا ہے کہ ان داروغوں کی تعداد ۱۹ ہے۔

جہنم کے درجات: جہنم میں نیچے کی طرف درجات ہیں جو مختلف گناہوں کے مطابق سزا کے لیے خاص ہوں گے۔

- منافقین، جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔ (النساء: 145)
- عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے:

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ اپنے چچا کے کیا کام آئے کہ وہ آپ ﷺ کی حمایت کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے لیے غصہ ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہہ میں سب سے نیچے ہوتے۔'' (صحیح البخاری: 3883)

جہنم کا ایندھن: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (التحریم: 6)

''اور اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔''

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (الانبیاء: 98)

''بے شک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو جہنم کا ایندھن ہوں گے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم کی آگ کی شدت

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلہ میں (گرمی میں) سترواں حصہ ہے۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! (عذاب کے لیے) دنیا کی یہ آگ بھی کافی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک دنیا کی آگ کے مقابلہ میں جہنم کی آگ انہتر (69) گنا بڑھ کر ہے۔'' (صحیح البخاری:3265)

✿ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، وہ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جہنم والوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے نیچے دو چنگاریاں رکھی ہوں گی اور ان دونوں (کی شدت حرارت) کی وجہ سے آدمی کا دماغ کھولنے لگے۔'' (صحیح مسلم:516)

جہنم کا کلام: جہنم کے چیخنے چلانے اور بولنے کی تائید آیات اور روایات سے ہوتی ہے۔

✿ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا (الفرقان:12)

''جس وقت وہ (جہنم) دُور سے ان کو دیکھے گی تو وہ اس کا غصّے سے بھپرنا اور دھاڑنا سنیں گے۔''

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا (صحیح البخاری:3260)

''آگ نے اپنے رب سے شکایت کی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جنت اور جہنم نے آپس میں جھگڑا کیا تو دوزخ نے کہا کہ مجھے متکبر اور جابر لوگوں کے لیے مخصوص کیا گیا ہے۔'' (صحیح البخاری:4850)

اہل جہنم کا کھانا پینا: اہل جہنم کانٹے دار درخت، زخموں کی پیپ اور ابلتا کھولتا پانی پئیں گے۔

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ o طَعَامُ الْاَثِيْمِ o كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ o كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ o (الدخان:43-46)

''بے شک تھوہر کا درخت گناہ گار کا کھانا ہے۔ پگھلے تانبے کی مانند، وہ پیٹوں میں کھولے گا۔ تیز گرم پانی کے کھولنے کی طرح۔''

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ o لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ o (الغاشية:6,7)

''ان کا کھانا صرف خاردار جھاڑیاں ہوگا۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔''

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جو نشہ آور مشروب پیے گا اسے وہ (دوزخ میں) طینة الخبال پلائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ طینة الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ جہنمیوں کا پسینہ۔'' (صحیح مسلم:5217)

اہل جہنم کا لباس: قرآن مجید میں فرمایا:

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ o (ابراهيم:50)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان کے لباس گندھک کے ہوں گے اور آگ نے ان کے چہروں کو ڈھانپا ہوگا۔''

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ (الحج:19)

''تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے جا چکے ہیں۔''

جہنمیوں کا بستر: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ (الزمر:16)

''ان کے اوپر آگ کے سائبان ہوں گے اور ان کے نیچے بھی سائبان ہوں گے۔''

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ (الاعراف:41)

''ان کے لیے بچھونا بھی جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی جہنم کا۔''

جہنم کے عذاب کی صورتیں

✿ سمرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ کو ان کی کمر تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی گردن تک آگ پکڑے گی۔''

(صحیح مسلم: 7169)

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے تلووں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا ہوا ہوگا اور جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔'' (صحیح البخاری:6561)

✿ ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے ہمیشہ ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خودکشی کی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔'' (صحیح البخاری:5778)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس حال میں کہ میں سو رہا تھا میرے پاس دو آدمی آئے انہوں نے میرا بازو پکڑا اور مجھے دشوار گزار پہاڑ کے پاس لے گئے ...تو وہاں کچھ لوگ تھے جو بری طرح پھولے ہوئے تھے۔ ان سے بیت الخلاء کی طرح کی بری بدبو آ رہی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔''

(صحیح ابن خزیمۃ، ج:3،1986)

✿ اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ آگ میں اس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب آ کر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! آج یہ تمہاری کیا حالت ہے؟ کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لیے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا: میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ برے کاموں سے تمہیں تو منع کرتا تھا لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔''

(صحیح البخاری:3267)

✿ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں وہ اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہی وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم نکالی۔'' (صحیح البخاری:3521)

✿ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگ جو دوزخ والے ہیں نہ وہ اس میں مریں گے اور نہ زندہ رہیں گے۔''

(صحیح مسلم:459)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں ایک قوم پر گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینے چھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں اے جبرائیل؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزتوں سے کھیلتے تھے۔'' (سنن ابی داؤد:4878)

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَيْلَةَ أُسْرِىَ بِىْ رَأَيْتُ قَوْمًا تُقْرَضُ اَلْسِنَتُهُمْ بِمَقَارِضَ مِنْ نَّارٍ، اَوْ قَالَ: مِنْ حَدِيْدٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ؟ قَالَ: خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ

(مسند ابی یعلی الموصلی، ج:7،4069)

''جس رات مجھے سیر کروائی گئی میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ ان کی زبانیں آگ یا لوہے کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں، میں نے پوچھا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔''

ہمیشہ جہنم میں رہنے والے

مشرک

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا (البینۃ:6)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ یقیناً دوزخ کی آگ میں ہوں گے ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں۔''

کافر

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرة:39)

''اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی آگ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

مرتد

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (البقرة:217)

''اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر اس حالت میں مرے کہ وہ کافر ہو تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو گئے اور یہی لوگ آگ والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

منافق

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا (التوبة:68)

''منافق مردوں، منافق عورتوں اور کافروں سے اللہ نے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

نبی ﷺ پر ایمان نہ لانے والے اہل کتاب

✪ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اس امت کا کوئی بھی یہودی اور نصرانی جو میرے بارے میں سنے پھر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں وہ اس پر ایمان نہ لائے تو وہ اہل جہنم میں سے ہوگا۔'' (صحیح مسلم:386)

جہنمی عورتیں

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک فساق جہنمی ہیں۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عورتیں۔ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن جب ان کو نعمتیں ملتی ہیں تو شکر نہیں کرتیں اور جب ان کو آزمایا جاتا ہے تو صبر نہیں کرتیں۔''
(مسند احمد، ج:15531,24)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔'' (صحیح البخاری:304)

✿ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کثرت سے اپنی نماز، روزہ اور صدقہ کرنے میں مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو ستاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔'' (مسند احمد، ج:9675,15)

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جہنم کو مجھ پر (اتنا قریب کر کے) پیش کیا گیا کہ میں اسے بجھانے لگا اس خوف سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کہیں وہ تم کو ڈھانپ نہ لے اور میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو سیاہ رنگت اور لمبے قد کی تھی۔ اسے اپنی ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جارہا تھا جسے اس نے باندھ رکھا تھا نہ خود کھلایا پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی، وہ عورت جب بھی آگے بڑھتی تو جہنم میں وہی بلی اسے ڈستی اور اگر پیچھے ہٹتی تو بھی اسے ڈستی۔'' (مسند احمد، ج:6483,11)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ مائل ہونے والیاں اور مائل کرنے والیاں۔ ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہیں۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو یقیناً اتنی اتنی مسافت سے محسوس کی جا سکتی ہے۔'' (صحیح مسلم:5582)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ (علامات قیامت)

قرآن مجید نے قیامت کے واقع ہونے کو دلائل سے بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے قائم ہونے سے پہلے کی بہت سی علامتیں اور نشانیاں بیان کی ہیں۔ قیامت کی بڑی علامتوں سے پہلے چھوٹی علامتیں ظاہر ہوں گی۔

چھوٹی علامات

نبی اکرم ﷺ نے قیامت کی ابتدائی علامات کا ذکر فرمایا جن میں سے کچھ یہ ہیں:

''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو آپس میں ملایا۔'' (صحیح مسلم:7404)

ایمان وعمل کی کمی

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مسجدوں پر باہم فخر نہ کریں گے۔'' (سنن أبی داؤد:449)

علم دین کی کمی

- ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا۔'' (صحیح البخاری:1036)
- ''قیامت کی تین نشانیاں ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ حقیر و ذلیل لوگوں کے پاس علم تلاش کیا جائے گا۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی ج:908،22)
- ''بے شک قربِ قیامت کی علامت یہ ہے کہ برے لوگوں کو (مرتبوں میں) بلند کیا جائے گا اور نیک لوگوں کو گرا دیا جائے گا، باتیں زیادہ ہوں گی اور عمل محدود ہو جائے گا اور لوگوں کو مثناۃ قرآن پڑھائے گا اور ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جو اس کا رد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔ کہا گیا کہ مثناۃ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب کے علاوہ سب کچھ لکھا/پڑھا ہوگا۔'' (المستدرك للحاكم، ج:8703,5)

❁ ''آخری زمانہ میں جھوٹے دجال لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے، نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا۔ تم ایسے لوگوں سے بچتے رہنا اور ان سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔''

(صحیح مسلم:15)

اخلاقی برائیاں

❁ ''بے شک قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی، شراب (کثرت سے) پی جائے گی، زنا (کثرت سے) ہوگا اور مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ذمہ دار ایک شخص ہوگا۔''

(صحیح البخاری: 6808)

❁ ''قیامت کے قریب سلام صرف خاص لوگوں کو کیا جانے لگے گا، تجارت پھیل جائے گی، حتیٰ کہ عورت بھی تجارتی معاملات میں اپنے خاوند کی مدد کرنے لگے گی، قطع رحمی ہونے لگے گی، جھوٹی گواہی دی جانے لگے گی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا اور قلم کا چرچا ہوگا۔'' (مسند احمد، ج:3870,6)

❁ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ (ہر طرف) بے حیائی اور بتکلف فحش گوئی عام نہ ہو جائے گی، قطع رحمی اور برا پڑوس عام ہو نہ جائیں گے اور خائن کو امین اور امین کو خائن نہ سمجھا جانے لگے گا۔'' (مسند احمد، ج:6514,11)

❁ ''قیامت سے پہلے سود، زنا اور شراب عام ہو جائے گی۔''

(المعجم الأوسط للطبرانی، ج:7659,8)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ''آخری زمانہ میں ایسی پولیس ہوگی جو صبح بھی اللہ کی ناراضگی میں کرے گی اور شام بھی اللہ کی ناراضگی میں کرے گی۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی،ج:7616,8)

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ اپنے گھروں کو اسٹیج کی طرح مزین نہیں کریں گے۔'' (الادب المفرد:777)

فتنے ہی فتنے

✿ ''ان فتنوں سے پہلے پہلے جلدی جلدی (نیک) اعمال کرلو۔ جو تاریک رات کی طرح چھا جائیں گے۔ آدمی صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر ہو جائے گا یا شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔ دنیا کے عوض اپنے دین کو فروخت کر ڈالے گا۔'' (صحیح مسلم:313)

✿ ''بے شک تمہاری اس امت کی عافیت ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کا آخر ایسی مصیبتوں اور ایسے امور میں مبتلا ہوگا جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا فتنہ آئے گا جس سے اس کا بعض ،بعض سے الگ ہو جائے گا اور ایسا فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے پھر وہ ختم ہو جائے گا اور دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا تو مومن کہے گا یہی یہی (میری ہلاکت کا ذریعہ ہوگا)۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو چاہیے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔'' (صحیح مسلم:4776)

✿ ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو گی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو وہ اس سے (جسم) رگڑے گا اور کہے گا اے کاش! میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا۔ یہ (آرزو) دین داری کے سبب نہیں ہوگی بلکہ فتنوں کے سبب ہوگی۔'' (صحیح مسلم:7302)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک آدمی اپنے پڑوسی، اپنے بھائی اور اپنے باپ کو قتل نہیں کرے گا۔'' (الادب المفرد:118)

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فتنے ظاہر ہو جائیں گے، جھوٹ کی کثرت ہو جائے گی، منڈیاں قریب ہو جائیں گی، وقت جلدی گزرے گا اور ہرج زیادہ ہوگا، کہا گیا ہرج کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا: قتل۔'' (مسند احمد:10724,16)

✿ ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی یہاں تک کہ علم (دین) اٹھا لیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہو جائے گی، زمانہ جلدی جلدی گزرے گا، فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور وہ ہے قتل، قتل۔ یہاں تک کہ تمہارے درمیان مال و دولت کی اتنی کثرت ہوگی کہ وہ ابل پڑے گا۔'' (صحیح البخاری:1036)

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔'' (صحیح البخاری:3609)

✿ ''قیامت کی چھ نشانیاں شمار کر لو۔ میری موت، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر ایک وبا جو تم میں شدت سے پھیلے گی جیسے بکریوں میں طاعون پھیل جاتا ہے، پھر مال کی کثرت اس درجہ ہوگی کہ اگر ایک شخص سو دینار کسی کو دے گا تو اس پر وہ ناراض ہوگا، پھر فتنہ (جو اتنا تباہ کن اور عام ہوگا) کہ عرب کا کوئی گھر اس کی لپیٹ میں آنے سے باقی نہ رہے گا، پھر صلح جو تمہارے اور بنی الاصفر (روم کے عیسائیوں) کے درمیان ہوگی لیکن وہ دغا کریں گے اور ایک عظیم لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔ اس میں اسّی جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار فوج ہوگی۔'' (صحیح البخاری:3176)

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو جماعتیں آپس میں جنگ نہ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں۔ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (کہ وہ حق پر ہیں)۔'' (صحیح البخاری: 3608)

(دو بڑے گروہ علیؓ اور ان کے مددگار اور معاویہؓ اور ان کے معاونین ہیں۔ جنگ سے مراد صفین ہے۔)

- ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ نہ ہوجائے اور مسلمان ان (یہودیوں) کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپ جائیں گے مگر وہ درخت یا پتھر کہے گا۔ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! میرے پیچھے یہودی ہے، آ کر اس کو قتل کر۔ ہاں غرقد کا درخت نہیں کہے گا کیونکہ یہ یہود کا درخت ہے۔'' (صحیح مسلم: 7339)

- ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ قحطان میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جو لوگوں پر اپنی لاٹھی کے زور سے حکومت کرے گا۔'' (صحیح البخاری: 3517)

عجیب وغریب امور

- ''عنقریب میری امت میں عجیب وغریب باتیں ہوں گی، یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ پس جو شخص مسلمانوں کے باہم اتفاق کے وقت ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اسے تلوار سے مار ڈالنا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔'' (سنن أبي داؤد: 4762)

- ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سرزمین عرب دریاؤں اور نہروں سے لبریز نہ ہوجائے۔'' (صحیح مسلم: 2339)

- ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کرنے لگیں گے اور انسان سے اس کے کوڑے کا دستہ اور جوتے کا تسمہ باتیں کرنے لگیں گے اور اس کی ران اسے بتائے گی کہ اس کے پیچھے اس کی بیوی نے کیا کیا۔'' (سنن الترمذی: 2181)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ”عنقریب فرات (دریا) سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا جو شخص وہاں حاضر ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس خزانے سے کچھ نہ لے۔“ (صحیح البخاری:7119)

✿ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی یہاں تک کہ حجاز سے ایک ایسی آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں چمک جائیں گی۔“ (صحیح البخاری:7118)

(مدینہ منورہ کی مشرقی سمت پتھریلی زمین پر نہایت تیز آگ نمودار ہوئی تھی اور ایک عرصہ تک بھڑکتی رہی۔ یہ آگ بصرہ اور شام سے نظر آتی تھی، تب سے اس سرزمین کے پتھر جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہیں۔ یہ آگ 3 جمادی الاخر 656ھ شنبہ کی رات میں ظاہر ہوئی)

✿ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک وقت قریب نہ ہو جائے گا۔ سال ماہ کے برابر، ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہوگا۔“ (سنن الترمذی:2332)

امت میں شرک

✿ ”بے شک مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے اماموں کا ڈر ہے اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو قیامت تک نہیں اٹھائی جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی عبادت کریں گے اور بے شک میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی۔ ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالی کا فیصلہ آ جائے۔“ (سنن أبی داؤد:4252)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت اس طرح پچھلی امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جیسے بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! (پچھلی امتوں سے کون مراد ہیں؟) فارس (پارسی) اور روم (نصرانی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اور کون۔'' (صحیح البخاری:7319)

گھٹیا اور کم عقل لوگ

''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ اہل زمین میں سے اپنی فوج بنا لے گا۔ اس کے بعد زمین میں گھٹیا لوگ رہ جائیں گے جو نیکی کو نیکی اور گناہ کو گناہ نہیں سمجھیں گے۔'' (مسند احمد، ج:11، 6964)

✿ ''قیامت سے قبل لوگوں پر دھوکے (فریب) کے چند سال آئیں گے کہ ان میں جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا، خائن کو امین اور امین کو خائن سمجھا جائے گا اور رویبضہ قسم کے لوگ گفتگو کریں گے۔'' (مسند احمد، ج:14، 8459)

(رویبضہ سے مراد کم عقل لوگ ہیں جو لوگوں کے امور پر بحث کریں گے)

✿ ''لونڈی اپنی مالکن کو جنم دے گی اور تو دیکھے گا کہ ننگے جسم، ننگے پاؤں، تنگ حال بکریوں کے چرواہے بڑی بڑی عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگیں گے۔'' (صحیح مسلم:93)

✿ ''ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ صحابہؓ سے کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اچانک ایک بدوی آیا اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟۔۔۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانت اٹھ جائے گی تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے دریافت کیا: امانت کیسے اٹھے گی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا جب ذمہ داریاں ایسے لوگوں کے سپرد کی جائیں گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔'' (صحیح البخاری:59)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ سے اعراض

✿ ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے چچازاد بھائیوں اور رشتہ داروں کو بلا کر کہے گا کہ جس جگہ آسانی اور سہولت ہو اس جگہ کوچ کر چلو۔ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بھی مدینہ سے اعراض کرتے ہوئے نکلے گا تو اللہ اس کی جگہ کو اس سے آباد کرے گا جو اس سے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو کہ مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو خبیث چیز (یعنی میل کچیل) کو باہر نکال دیتا ہے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے میں سے برے لوگوں کو باہر نکال پھینکے گا جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو باہر نکال دیتی ہے۔'' (صحیح مسلم:3352)

کچھ دیگر علامات

✿ ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بارشیں (خوب کثرت سے) نہ ہوں، لیکن زمین سے پیداوار بالکل نہ ہوگی۔'' (مسند احمد، ج:14047,21)

✿ ''آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگایا کریں گے جیسے کبوتروں کے سینے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔'' (سنن أبی داؤد:4212)

بڑی علامات

✿ حذیفہؓ بن اسید غفاری بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا گفتگو کر رہے تھے۔ ہم نے جواب دیا: قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات نہ دیکھ لو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا، عیسیٰ ابن مریم کا نزول، یاجوج اور ماجوج کا ظہور اور تین مرتبہ زمین کے دھنسائے جانے کا ذکر فرمایا۔ ان میں سے ایک مشرق، ایک مغرب اور ایک جزیرۃ العرب میں ہوگا اور ان سب کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی جانب دھکیلے گی۔'' (صحیح مسلم:7285)

- ایک اور روایت میں ہے:

''آگ عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔'' ایک اور روایت میں ''دسویں علامت کے طور پر آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں گرا دے گی۔'' (صحیح مسلم:7286)

دجال اور اس کا فتنہ

قیامت کی نشانیوں میں سے اہم نشانی فتنہ دجال کا پیش آنا ہے۔

- عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ
(صحیح مسلم:7395)

''آدمؑ کی تخلیق سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہے۔''

- علامہ البانی نے ایک روایت یوں نقل فرمائی ہے:

إِنَّهُ لَحَقٌّ وَأَمَا إِنَّهُ قَرِيبٌ فَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ (مسند البزار:9642)

''اس کی آمد یقیناً برحق ہے اور خبردار اس کی آمد قریب ہے اور ہر آنے والا قریب ہی ہوتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کا خروج

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي (صحیح مسلم:7381)

''دجال میری امت میں نکلے گا۔''

✿ حفصہ بنت عمرؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا (صحیح مسلم:7359)

''یقیناً دجال اس غصہ سے خروج کرے گا جو اسے غضب ناک کرے گا۔''

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ (سنن الترمذی:2237)

''دجال مشرق کی زمین سے نکلے گا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے ڈھالوں کی طرح چپٹے ہوں گے۔''

✿ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسیح (دجال) مشرق کی جانب سے خروج کرے گا۔اس کی منزل مدینہ منورہ ہوگی یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا تو فرشتے اس کے چہرے کو شام کی جانب پھیر دیں گے جہاں وہ تباہ ہو جائے گا۔'' (صحیح مسلم:3351)

✿ ابوبکرہؓ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مدینہ میں مسیح دجال کا خوف نہیں ہوگا۔ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے۔ہر دروازہ پر دو (محافظ) فرشتے ہوں گے۔'' (صحیح البخاری:7125)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت ہے:

''میں نے منادی کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ کا منادی پکار کر کہہ رہا تھا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ میں لوگوں کے پیچھے عورتوں کی صف میں تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ہر آدمی اپنی نماز کی جگہ پر ہی بیٹھا رہے۔ پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے تمہیں ترغیب دینے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا، میں نے تمہیں صرف اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی آدمی تھے پس وہ آئے، اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری کشتی میں سوار ہوئے۔ انہیں ایک ماہ تک بحری موجیں دھکیلتی رہیں پھر وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے۔ وہاں انہیں ایک جانور ملا جو موٹے اور گھنے بالوں والا تھا۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ وہ پہچان نہ سکے۔ انہوں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: اے قوم! اس آدمی کی طرف گرجے میں چلو کیونکہ وہ تمہاری خبر کے بارے میں بہت شوق رکھتا ہے۔ جب اس نے ایک آدمی کا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہ کہیں وہ شیطان نہ ہو۔ پس ہم جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گرجے میں داخل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے ۔ وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا کہ اس سے پہلے ہم نے اتنا بڑا آدمی اتنی سختی کے ساتھ بندھا ہوا کہیں نہ دیکھا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر معلوم کرنے پر قادر ہو ہی گئے ہو تو تم ہی بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم عرب کے لوگ ہیں ۔ ہم دریائی جہاز میں سوار ہوئے ۔ جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا تو موجیں ایک مہینہ تک ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہمیں تمہارے اس جزیرہ تک پہنچا دیا۔ ہم چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ کے اندر داخل ہو گئے تو ہمیں بہت موٹے اور گھنے بالوں والا جانور ملا جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہ جاتا تھا ہم نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں ۔ ہم نے کہا جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: گرجے میں اس آدمی کی طرف جاؤ کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے ۔ پس ہم تمہاری طرف جلدی سے چلے اور ہم اس سے گھبرائے اور اس سے پرامن نہ تھے کہ وہ شیطان ہو۔ اس نے کہا: مجھے بیسان کے باغ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اس کے کھجوروں (کے درختوں) کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کیا وہ پھل دیتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں پھل آتا ہے۔ اس نے کہا: عنقریب یہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ درخت پھل نہ دیں گے ۔ اس نے کہا مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا اس میں پانی کثرت کے ساتھ موجود ہے ۔ اس نے کہا: عنقریب اس کا سارا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا مجھے زغر (چشمہ) کے بارے میں بتاؤ؟ ہم نے کہا اس کی کس چیز کے بارے میں تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ کیا وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا: ہاں یہ کثیر پانی والا ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کے بارے میں خبر دو کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا: وہ مکہ سے نکلا اور یثرب میں اترا ہے۔ اس نے کہا: کیا عرب کے لوگوں نے اس سے جنگ کی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اس نے اہل عرب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے خبر دی کہ وہ اپنے ملحقہ حدود کے عرب پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا: ان کے حق میں یہ بہتر ہے کہ وہ اس کے تابعدار ہو جائیں۔ میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ میں مسیح دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی پس میں نکلوں گا اور میں زمین میں چکر لگاؤں گا اور چالیس راتوں میں مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر ہر بستی پر اتروں گا۔ ان دونوں پر داخل ہونا میرے لیے حرام کر دیا جائے گا۔ جب میں ان دونوں میں سے کسی میں داخل ہونے لگوں گا تو ایک فرشتہ تلوار لیے مجھے روک دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کو منبر پر مارا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے (یعنی مدینہ)۔ کیا میں نے تمہیں یہ باتیں پہلے ہی بیان نہ کر دی تھیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمیم کی اس خبر سے خوشی ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال، مدینہ اور مکہ کے بارے میں بیان کی تھی۔ آ گاہ رہو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔" (صحیح مسلم:7386)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کی پہچان

✿ انسؓ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ (صحیح البخاری:7131)

''ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے ڈرایا ہے۔خبردار! بے شک وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔''

✿ عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوا، اِنَّ مَسِيحَ الدَّجَّالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، اَفْحَجُ، جَعْدٌ، اَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِئَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ، فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ
(سنن ابی داؤد:4320)

''بے شک میں نے تمہیں دجال کے متعلق بہت کچھ بتایا ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم نے اسے سمجھا نہ ہو۔بے شک مسیح دجال پست قد، باہر کو نکلی ٹیڑھی پنڈلیوں والا، بہت گھنگریالے بالوں والا، ایک آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ مٹی ہوئی ہوگی۔نہ ابھری ہوئی اور نہ بالکل اندر گھسی ہوئی۔پھر بھی اگر تمہیں اس کے بارے میں اشتباہ ہو جائے تو جان لو کہ بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔''

✿ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دجال کے متعلق فرمایا:

اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ هِجَانٌ اَزْهَرُ كَاَنَّ رَاْسَهُ اَصَلَةٌ اَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَطَنٍ (صحیح ابن حبان، ج:6796,15)

''دجال کانا، بے حد سفید، چمکدار ہوگا، اس کا سر سانپ کی مانند ہوگا، وہ لوگوں میں سے عبدالعزی بن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا۔''

✿ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، کثرت سے بالوں والا ہوگا۔ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ جنت ہوگی اور جنت دوزخ ہوگی۔''

(صحیح مسلم:7366)

فتنہ دجال

✿ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تین چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا جس نے ایمان کی حالت میں اچھا کام نہ کیا ہوگا۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا ظاہر ہونا اور دابۃ الارض (کا خروج)۔''

(صحیح مسلم:398)

✿ عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص دجال کی خبر سنے تو وہ اس کے سامنے آنے سے اجتناب کرے۔ پس اللہ کی قسم! بے شک جب کوئی آدمی اس کے پاس آئے گا تو وہ یہی سمجھے گا کہ وہ مومن ہے کیونکہ جو شبہے کی چیزیں دے کر اسے بھیجا گیا ہے انہیں دیکھ کر وہ اس کی پیروی کرنے لگے گا۔'' (سنن ابی داؤد:4319)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر کے پچھلے حصے میں شکنیں بنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی (گھنگھریالے ہونے کی وجہ سے) آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا اور بے شک وہ یہ دعوی کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔" (مسند احمد، ج:23159,38)

✿ حذیفہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس چیز کو لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس میں گر پڑے جس کو وہ آگ سمجھ رہا ہوگا کیونکہ وہ ٹھنڈا، عمدہ (پانی) ہوگا۔" (صحیح البخاری:3450)

✿ ام شریکؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لوگ دجال سے پہاڑوں میں (پناہ لینے کے لیے) بھاگیں گے۔ ام شریکؓ کہتی ہیں میں نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تعداد میں بہت کم ہوں گے۔" (صحیح مسلم:7393)

✿ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا:

"زمین میں اس (کے فساد پھیلانے) کی کیا رفتار ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بارش کی طرح جس کے پیچھے ہوا آتی ہے۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا۔ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ ان پر پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی اور ان کے جانور شام کو چر کر آئیں گے، ان کی کوہانیں خوب اونچی ہوں گی اور ان کے تھن خوب دودھ سے بھرے ہوئے اور ان کی کوکھیں پھولی ہوں گی۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا۔ وہ اس کا انکار کریں گے۔ آخر دجال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پاس سے لوٹ جائے گا تو صبح وہ قحط میں پڑ جائیں گے اور ان کے مالوں میں سے ان کے ہاتھوں میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اسے کہے گا اپنے خزانے نکال۔ اس کے خزانے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑیں گے جیسے شہد کے چھتے کی مکھیاں۔ پھر وہ ایک شخص کو بلائے گا جو بھرپور جوان ہوگا اور تلوار سے اس کو مارے گا۔ اس کو دو ٹکڑوں میں کاٹ دے گا جس طرح نشانے کو تیر لگایا جاتا ہے۔ پھر اس کو بلائے گا تو وہ شخص چمکتے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔"

(صحیح مسلم:7373)

دجال کے پیروکار

یہودی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اَصْبَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ

(صحیح مسلم:7392)

"اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔"

منافق مرد اور عورتیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب دجال کا ظہور ہوگا تو مدینہ بہتر سرزمین ثابت ہوگا۔ اس کی طرف آنے والے ہر راستے پر فرشتہ ہوگا۔ اس لیے دجال اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ جب یہ معاملہ ہوگا تو مدینہ تین دفعہ اپنے باشندوں کو جھٹکا دے گا تو ہر منافق مرد اور عورت دجال کی طرف نکل جائے گا، زیادہ تر جانے والی عورتیں ہوں گی، یہ یوم التخلیص ہوگا۔ اس دن مدینہ اپنے اندر پائی جانے والی خباثت اس طرح نکال دے گا جیسے دھونکنی لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے۔" (مسند احمد،ج:14112,22)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریر لوگ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مدینہ میں جو لوگ برے ہوں گے وہ نکل کر اس کے پاس چلے جائیں گے۔ پھر وہ شام روانہ ہو جائے گا اور فلسطین کے ایک شہر میں باب لُدّ کے قریب پہنچے گا۔''

(مسند احمد، ج:24467,41)

قرآن پڑھنے والے بے عمل لوگ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کی ہنسلی کی ہڈی (حلق) سے نیچے نہیں اترے گا، جب ان کی ایک لہر اٹھے گی تو اسے روک دیا جائے گا حتی کہ ان لوگوں کے بڑے لشکروں میں دجال ظاہر ہوگا۔'' (سنن ابن ماجة:174)

دجال کا مقابلہ کرنے والے لوگ

اہل حق کا گروہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کے لیے قتال کرتا رہے گا اور وہ اپنے مقابل آنے والوں پر غالب رہیں گے۔ حتی کہ ان کا آخری گروہ مسیح دجال سے لڑائی کرے گا۔'' (سنن ابی داؤد:2484)

بنو تمیم: ابو ہریرہؓ کہتے ہیں:

''تین باتیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی سنی ہیں جن کی وجہ سے میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔ بنو تمیم سے زکوٰۃ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر عائشہؓ کے پاس آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دے کیونکہ یہ اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔'' (صحیح البخاری:2543)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے بڑا شہید: ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دجال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راستے میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے۔ وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جارہا ہے؟ وہ بولے گا: میں اسی شخص کے پاس جارہا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا ہمارا رب مخفی نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے اسے مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے تمہارے رب نے منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لے جائیں۔ پھر اس کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ شخص دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ دجال اپنے لوگوں کو کہے گا اسے پکڑو اور اس کا سر پھوڑ دو، اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے۔ پھر دجال حکم دے گا، وہ آرے سے سر سے لے کر دونوں پاؤں تک چیرا جائے گا یہاں تک کہ وہ دو ٹکڑے ہو جائے گا پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر اس سے پوچھے گا اب تو مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا اب تو مجھے اور زیادہ یقین ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور کے ساتھ یہ کام نہیں کرے گا پھر دجال اس کو ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا۔ وہ گلے سے ہنسلی تک تانبے کا بن جائے گا۔ وہ اسے ذبح نہ کر سکے گا، پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اسے آگ میں پھینک دیا گیا ہے حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص رب العالمین کے نزدیک سب سے بڑا شہید ہے۔''

(صحیح مسلم:7377)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰؑ کا دجال کو قتل کرنا: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

✿ يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ (سنن الترمذی: 2244)

''ابن مریم دجال کو ''لد'' کے دروازے پر قتل کریں گے۔''

✿ ''عیسیٰؑ اتریں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے۔ پس جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اگر عیسیٰؑ اسے چھوڑ دیں تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اسے عیسیٰؑ کے ہاتھوں قتل کرائیں گے پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔'' (صحیح مسلم: 2797)

فتنہ دجال سے بچاؤ کی تدابیر

ہر نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا: عائشہؓ فرماتی ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

(صحیح البخاری: 833)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے سنا۔''

سورت الکہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنا: نبی ﷺ نے فرمایا:

✿ ''جو آدمی سورت کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرلے گا وہ دجال کے فتنہ سے بچا لیا جائے گا۔'' (صحیح مسلم: 1883)

✿ ''تم میں سے جو کوئی اسے (دجال کو) پالے تو چاہئے کہ اس پر سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔'' (صحیح مسلم: 7373)

✿ ''جو کوئی سورت کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا تو دجال کا نکلنا اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کوئی نقصان نہ دے گا۔“ (المعجم الاوسط للطبرانی، ج:2،1478)

محفوظ مقامات کی طرف جانے کی کوشش: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

- ”کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے، ان کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔“ (صحیح البخاری:1881)

- ”دجال چار مسجدوں میں نہیں جا سکے گا۔ مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور مسجدِ طور۔“ (مسند احمد، ج:39،23683)

امام مہدی

قیامت کے آنے سے قبل امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ ان کے نام اور نسب کے متعلق بعض احادیث بیان ہوئی ہیں۔

- عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”دنیا اس وقت تک نہیں ختم ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی عرب کا بادشاہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے مشابہ ہوگا۔“ (سنن الترمذی:2230)

- ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

”مہدی میرے خاندان اور فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد:4284)

- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مہدی مجھ سے ہوگا۔ اس کی پیشانی کشادہ اور روشن ہوگی اور ناک باریک لمبی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے یوں بھر دے گا جیسے وہ ظلم وزیادتی سے بھرگئی تھی اور وہ سات سال حکومت کرے گا۔“ (سنن ابی داؤد:4285)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ﷺ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّةَ (صحیح مسلم:395)

''جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو مسلمانوں کے امیر (امام مہدی) انہیں کہیں گے: آئیں اور ہمیں نماز پڑھائیں۔ وہ کہیں گے نہیں تم آپس میں ایک دوسرے کے امیر ہو، اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت دی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو شمار کیے بغیر مال تقسیم کرے گا۔'' (صحیح مسلم:7315)

نزول عیسیٰ

عیسیٰ قیامت کے قریب دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے پتا چلتا ہے کہ انہیں دنیا سے زندہ اٹھا لیا گیا تھا اور قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے گا اور ان کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب عیسیٰ ابن مریمؑ تم میں عادل حکمران کی حیثیت سے اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، مال کی بہتات ہو جائے گی۔ کوئی شخص مال لینے کے لیے تیار نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔'' اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے بیان کیا: اگر تم چاہو تو اس آیت کی تلاوت کرو (ترجمہ) کوئی اہل کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا نہیں رہے گا جو عیسیٰؑ کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔'' (صحیح البخاری:3448)

✿ نواس بن سمعانؓ سے مروی طویل روایت میں ہے:

''اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیجیں گے اور وہ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ زندہ نہ بچے گا جبکہ ان کی سانس حد نگاہ تک پہنچے گی پھر ابن مریمؑ دجال کا پیچھا کریں گے اور مقام لد کے دروازے پر اسے پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔'' (صحیح مسلم:7373)

(اس وقت سفید مینار دمشق میں جامع اموی کا ہے)

خوشحالی اور امن کا دور

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عیسیٰؑ عادل امام اور منصف حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلح وسلامتی کو لوٹا دیں گے، تلواریں درانتیاں بن جائیں گی، ہر زہر والی چیز کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان اپنا رزق اتارے گا، زمین اپنی برکت نکالے گی حتی کہ ایک بچہ سانپ کے ساتھ کھیلے گا تو وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا مگر اسے کوئی نقصان نہ دے گا اور شیر گائے کے ساتھ چرے گا مگر اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔'' (مسند احمد، ج:16، 10261)

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ عبداللہ بن عمروؓ سے بیان کردہ ایک طویل روایت میں ہے:

''پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریمؑ کو بھیجیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعودؓ ہیں۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر لوگ سات برس تک یوں دنیا میں رہیں گے کہ دو افراد کے درمیان بھی دشمنی نہیں ہوگی۔'' (صحیح مسلم:7381)

اسلام کے علاوہ دیگر ادیان کا خاتمہ

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہ لوگوں سے اسلام کے لیے قتال کریں گے، صلیب توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر سب ادیان کو ختم کر دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے۔'' (سنن أبی داؤد:4324)

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جو عیسیٰؑ کو پائے وہ ان کو میری طرف سے سلام کہے۔''

(المستدرك للحاكم، ج:5،8679)

عیسیٰؑ کا حج یا عمرہ کرنا

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عیسیٰؑ روحاء کی گھاٹی سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لیے تلبیہ پکاریں گے۔'' (صحیح مسلم:3030)

عیسیٰؑ کی وفات اور نمازِ جنازہ

فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ

(سنن أبی داؤد:4324)

''عیسیٰؑ زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر فوت کر دیے جائیں گے تو مسلمان ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔''

یاجوج ماجوج

یہ نسل انسانی میں سے دو قومیں ہیں۔ ذوالقرنین بادشاہ نے اللہ کے حکم سے ان کے فتنہ وفساد سے بچنے کے لیے انہیں ایک دیوار کے پیچھے قید کر دیا تھا۔ جب ان کی قید کا وقت پورا ہو جائے گا تو یہ دیوار سے باہر آ جائیں گے۔ ایسا عیسیٰؑ کے نزول کے بعد قیامت کے قریب ہوگا۔

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُۥ دَكَّآءَ ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا (الكهف:98)

''تو جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا اس وقت وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔''

✿ ایک اور جگہ فرمایا:

حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۝ (الانبیاء:96)

''یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلند مقام سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''

✿ ان کی تعداد دوسری انسانی نسلوں کے مقابلے میں زیادہ ہوگی۔

صحیح حدیث کے مطابق انہی سے جہنم زیادہ بھرے گی۔ (بحوالہ صحیح البخاری:3348)

✿ نبی کریم ﷺ نے بھی ان کے قرب کا ذکر کیا۔ زینبؓ بنت جحش سے روایت ہے:

''نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عربوں کے لیے تباہی ہو۔ ایک بہت بڑا شر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک آ لگا ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور سفیان (راوی) نے نوے یا سو کے عدد کے لیے انگلی باندھی۔ پوچھا گیا: کیا ہم اس کے باوجود مار دیے جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جب برائی بڑھ جائے گی۔'' (صحیح البخاری:7059)

✿ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ یاجوج ماجوج ہر روز (دیوار کو) کھودتے ہیں حتی کہ جب وہ سورج کی شعاع دیکھنے کے قریب ہوتے ہیں تو ان کا امیر کہتا ہے واپس چلو باقی کل کھودیں گے تو (اگلے دن) اللہ وہ دیوار پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیتا ہے۔ حتی کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ ان کو لوگوں کی طرف بھیجنے کا ارادہ فرمالے گا تو وہ پھر اس دیوار کو اتنا کھودیں گے کہ سورج کی شعاع دیکھنے کے قریب ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا واپس چلو اگر اللہ نے چاہا تو باقی کل کھودیں گے۔ پھر وہ لوٹ کر چلے جائیں گے تو (اگلے دن) جب وہ دیوار کے پاس آئیں گے تو وہ ویسی ہی ہوگی جیسی (پچھلے دن) چھوڑ کر گئے تھے۔ وہ اسے کھود کر لوگوں پر خروج کریں گے۔ وہ تمام پانیوں کو پی جائیں گے۔ لوگ اپنے قلعوں میں پناہ گزیں ہوں گے تو یاجوج ماجوج آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے۔ پھر جب وہ تیر واپس آئیں گے تو انہیں خون لگا ہوگا۔ یہ دیکھ کر وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو مغلوب کر دیا ہے اور آسمان والوں پر بھی غالب آ گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے ڈال کر انہیں ان کے ذریعے سے ہلاک کر دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! زمین کے جانوران (یاجوج ماجوج) کا گوشت اور چربی کھا کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔'' (سنن ابن ماجہ:4080)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ نواس بن سمعانؓ کی بیان کردہ روایت میں ہے:

''پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو وہ یاجوج ماجوج پر عذاب بھیج دے گا...وہ اس طرح کہ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت بھر جگہ بھی ان کی سڑاند اور گندگی سے پاک نہ ہو گی۔ پھر اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بڑے اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجے گا جو یاجوج ماجوج کی نعشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ کا حکم ہو گا وہاں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور بال والے گھر (خیمے) میں پہنچے گی اور اللہ تعالیٰ زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو صاف شیشے کی طرح کر دے گا۔ پھر زمین کو حکم دیا جائے گا اپنے پھل اگا، اپنی برکتیں نکال۔ اس دن ایک انار ایک پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کر سکیں گے۔ نیز دودھ میں اتنی برکت پیدا کر دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لیے کافی ہو گا۔ ایک دودھ دینے والی گائے کا دودھ ایک بڑے قبیلے کو کفایت کرے گا اور ایک دودھ دینے والی بکری کا دودھ ایک خاندان کے لیے کافی ہو گا۔ لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ اچانک ایک پاکیزہ ہوا چلائیں گے جو ان کی بغلوں کے نیچے سے اثر کرتی ہوئی گزرے گی اور ہر مسلمان و مومن کو فوت کر دے گی۔ پھر صرف بدترین لوگ ہی (روئے زمین پر) باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی مانند ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور پھر انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔'' (صحیح مسلم:7373)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھواں

یہ قربِ قیامت کی ایک عظیم نشانی ہے۔

✿ قرآن مجید میں ہے:

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ (الدخان:10)

''پس انتظار کیجیے جس دن آسمان پر ایک ظاہری دھواں نمودار ہوگا۔''

✿ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے:

''جب قریش نے نبی ﷺ پر ایمان لانے میں تاخیر کی تو آپ نے ان کے خلاف بددعا کی: اے اللہ! ان پر یوسفؑ کے زمانے کا سا قحط نازل فرما۔ چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہوگئی، کوئی چیز نہیں ملتی تھی اور اہل مکہ ہڈیاں کھانے پر مجبور ہوگئے، حتی کہ ان کی یہ کیفیت ہوگئی کہ کوئی شخص آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا۔'' (صحیح البخاری:4693)

✿ مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں:

''ابھی دھواں واقع نہیں ہوا بلکہ یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''

✿ حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک وہ (قیامت) قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ نے دھوئیں کا ذکر فرمایا۔'' (صحیح مسلم:7285)

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

قیامت کے بالکل قریب چند اور علامات ظہور میں آئیں گی۔ یہ علامتیں قلیل عرصہ میں ایک کے بعد ایک پیش آکر رہیں گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اس (قیامت) کی سب سے پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا خروج ہوگا۔ ان میں سے جو بھی پہلے ہوگا دوسرا فوراً ہی اس کے بعد ہوگا۔'' (صحیح مسلم:7383)

✿ ابوذرؓ سے روایت ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے غروبِ آفتاب کے وقت ان سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے پھر (دوبارہ طلوع ہونے کی) اجازت چاہتا ہے تو اسے اجازت دے دی جاتی ہے اور وہ (دن) قریب ہے جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا تو اجازت نہ ملے گی بلکہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ اسی لیے اللہ کا فرمان ہے: وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ (یٰس:38) ''اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے یہ زبردست علم رکھنے والے کا اندازہ ہے۔'' (صحیح البخاری:3199)

یاد رکھنا چاہیے کہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے گا۔

✿ ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہوگا تب تک قیامت نہ آئے گی۔ جب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ ایمان لائیں گے۔ پھر اس دن کسی انسان کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا جس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ کی ہوگی، ایمان لانا کچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ نہ دے گا۔" (صحیح مسلم:396)

✿ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ عزوجل رات کو اپنا ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کرلے اور اللہ تعالیٰ دن کے وقت ہاتھ کھلا رکھتے ہیں تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کرلے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔" (صحیح مسلم:6989)

✿ معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے فرمایا:

"ہجرت اس وقت تک منقطع نہ ہوگی جب تک توبہ (کا دروازہ) بند نہ ہوگا اور توبہ اس وقت تک منقطع نہ گی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔"

(سنن أبی داؤد:2479)

دابۃ الارض کا خروج

قیامت سے قبل زمین سے ایک جانور نکلے گا۔

✿ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ (النمل:82)

"اور جب ان پر بات ثابت ہو جائے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا کیونکہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

✿ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک قیامت ہرگز قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ نہ لو گے پھر آپ ﷺ نے جانور کا بھی ذکر فرمایا۔" (صحیح مسلم:7285)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کا دھنسنا

قیامت سے پہلے زمین پر تین جگہ خسف یعنی دھنسنے کا عمل واقع ہوگا۔

✿ حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''بے شک وہ (قیامت) قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھو گے۔ پھر آپ ﷺ نے خسف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ، خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ اور تین دفعہ زمین کا دھنسنا مشرق میں دھنسنا، مغرب میں دھنسنا اور جزیرۃ العرب میں دھنسنا۔''

(صحیح مسلم: 7285)

✿ حفصہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا:

''ایک لشکر اس بیت اللہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا حتیٰ کہ جب وہ زمین میں بیداء کے مقام پر پہنچے گا تو اس کا درمیانی حصہ زمین میں دھنس جائے گا۔ پہلا حصہ آخری حصے کو بلائے گا پھر وہ بھی دھنس جائے گا۔ ان کی خبر بتانے کے لیے سوائے ایک بھگوڑے کے کوئی باقی نہ رہے گا۔'' (صحیح مسلم: 7242)

مکہ و مدینہ کی ویرانی

✿ امام بخاریؒ نقل کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰنؒ نے شعبہؒ کے واسطے سے بیان کیا ہے:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ (صحیح البخاری: 1593)

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج بند نہ ہو جائے۔''

✿ ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حقیر حبشی تباہ کرے گا۔'' (صحیح البخاری: 1591)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✿ ابن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''گویا میری (نظروں کے) سامنے وہ پتلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکے گا۔'' (صحیح البخاری:1595)

✿ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس بیت اللہ سے فائدہ حاصل کرلو پس بے شک اس کو دو مرتبہ گرایا جائے گا اور تیسری بار اٹھالیا جائے گا۔'' (صحیح ابن خزیمۃ:2506)

✿ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''تم لوگ مدینہ منورہ کو خیر و بھلائی پر چھوڑ جاؤ گے پھر وہ ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ وہاں وحشی جانور، درندے اور چرندے بسنے لگیں گے اور آخر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریاں ہانک کر لے جائیں تو وہاں صرف وحشی جانور پائیں گے۔ آخر ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔''

(صحیح البخاری:1874)

نیک لوگوں کا خاتمہ اور بدترین لوگوں کا بچ جانا

قیامت سے قبل نیک لوگوں کی روحیں قبض کرلی جائیں گی اور صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔

✿ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً (صحیح البخاری:6434)

''نیک لوگ آہستہ آہستہ چلے جائیں گے اور کھجور یا جو کی ردّی کی طرح کے لوگ باقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ جائیں گے، جن کی اللہ کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔''

✿ عِلباء سُلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''صرف چھان بورا قسم کے لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔'' (مسند احمد، ج:16071،25)

✿ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''وہ لوگ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔'' (صحیح البخاری:7067)

✿ انس بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ زمین پر اللہ اللہ کہنے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔''

(صحیح مسلم:375)

آگ کا خروج

یہ قیامت کی آخری نشانی ہوگی۔

✿ حذیفہ بن اسید غفاریؓ کی بیان کردہ روایت کے الفاظ ہیں:

''آخری نشانی یہ ظاہر ہوگی کہ یمن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر کی طرف ہانکے گی۔'' (صحیح مسلم:7285)

✿ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عنقریب قیامت کے دن سے پہلے حضرموت یا حضرموت کے سمندر کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (اس وقت کے لیے) آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ملک شام کو لازم کر لینا۔'' (سنن الترمذی:2217)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختتامیہ

مختصر یہ کہ اللہ پر کامل اور درست ایمان انسان کی نجات کا باعث ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی رسالت کی گواہی اور آپ ﷺ کو آخری نبی مانے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی۔ قرآن مجید کو کلام اللہ مان کر ہی راہ مستقیم کی طرف قدم بڑھائے جاسکتے ہیں۔ فرشتوں کی موجودگی کا یقین ہی عمل کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے۔ تقدیر کے خیر اور شر کو مان لینے سے بندہ مومن سکون اور اطمینان کو پالیتا ہے۔ آخرت کے دن اٹھائے جانے، حساب کتاب کے پیش آنے اور جنت وجہنم میں داخلے پر یقین کامل انسان کو دنیا کی زندگی میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرنے پر آمادہ رکھتا ہے۔

امام ابن قیمؒ کے اشعار ہیں:

والعلم اقسام ثلاث ما لها — مِن رابع والحق ذو تبیان

علم باوصاف الاله و فعله — وکذلک الاسماء للرحمنِ

والامر والنهی الذی هو دینه — وجزاؤه یوم المعاد الثانی

''علم کی تین اقسام ہیں، کوئی چوتھی نہیں اور حق تو واضح ہے۔ معبود حقیقی، نہایت رحم کرنے والے کے اوصاف، اس کے افعال اور اسماء کا علم، اوامر ونواہی کا علم جو کہ اللہ کا دین ہے اور قیامت کے دن اللہ کی جزا وسزا کی معرفت۔''

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

١. القرآن الکریم

....

کتبِ تفسیر

٢. الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی)، ابو عبد اللّٰہ محمّد بن احمد بن أبی بکر شمس الدّین القرطبی،
دار الکتب المصریہ ،القاهرة

....

٣. تفسیر القرآن العظیم ،ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری
دار الکتب العلمیة منشورات محمد علی بیضون،بیروت

....

٤. تیسیر الکریم الرّحمٰن فی تفسیر کلام المنّان (تفسیر السّعدی)، عبدالرحمن بن ناصر بن عبداللّٰہ السعدی التمیمی
دار السلام للنّشر والتّوزیع

....

٥. نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، محمد صدیق خان بن حسن بن علی
دارالکتب العلمیة

....

کتبِ حدیث

٦. الابانة الکبرٰی لابن بطة، ابو عبد اللّٰہ عبید اللّٰہ بن محمد بن محمد بن حمدان العُکبَری
المعروف بابن بطة العکبری
دار الرایة للنّشر والتّوزیع،الرّیاض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷.الادب المفرد، محمد بن اسماعیل البخاری،
محمد ناصر الدین الالبانی،
دار الصدیق،الجبیل،المملکة العربیة السعودیة

....

۸.السنة لابن ابی عاصم، ابو بکر بن ابی عاصم وھو احمد بن عمرو بن الضحاک،
المحقق: محمد ناصر الدین الالبانی
المکتب الاسلامی بیروت

....

۹.السنة،ابو عبد اللّٰہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی، النّاشر: دار ابن قیم، الدّمام

....

۱۰.صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، علی بن بلبان الفارسی،
مؤسسة الرسالة، بیروت

....

۱۱.مسند الامام احمد بن حنبل،
مؤسسة الرسالة،بیروت

....

۱۲.مسند الشامیین، سلیمان بن احمد بن ایوب ابو القاسم الطبرانی
مؤسسة الرسالة،بیروت

....

۱۳.موسوعة الحدیث الشریف،الکتب الستة،
صحیح البخاری،صحیح مسلم،سنن أبی داؤد،سنن الترمذی،سنن النسائی،سنن ابن ماجه،
دارالسلام للنشر والتوزیع،الریاض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغات

۱۴. المعجم الوسیط، مجمع اللغة العربیة،

مکتبة الشروق الدولیة

....

۱۵. المفردات فی غریب القرآن، ابی القاسم حسین بن محمد الراغب الاصفهانی

مکتبة نزار مصطفی الباز

....

۱۶. القاموس الاصطلاحی، وحید الزمان کیرانوی

دارالاشاعت، کراچی

....

۱۷. تاج العروس من جواهر القاموس، محمد بن محمد بن عبد الرزاق المرتضی الزبیدی

دار احیاء التراث العربی، بیروت

....

۱۸. لسان العرب، محمد بن مکرم بن منظور الافریقی المصری جمال الدین ابو الفضل

دار صادر، بیروت

....

۱۹. مصباح اللغات، ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیاوی

قدیمی کتب خانه، کراچی

....

عربی کتب

۲۰. اعانة المستفید بشرح کتاب التوحید، صالح بن فوزان بن عبدالله الفوزان

مؤسسة الرسالة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱. الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد القرطبی
دار الجیل۔ بیروت

....

۲۲. الاعتصام، ابراهیم بن موسی بن محمد الشاطبی
تحقیق: سلیم بن عید الهلالی
دار ابن عفان، السعودیة

....

۲۳. الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، القاضی عیاض بن موسی
دار الفکر الطباعة والنشر والتوزیع

....

۲۴. الصفات الإلٰهیة تعریفها، أقسامها، محمد بن خلیفة التمیمی
اضواء السلف، ریاض

....

۲۵. العقیدة الطحاویة، ابو جعفر الطحاوی
المکتب الاسلامی، بیروت

....

۲۶. العقیدة الواسطیة، شیخ الاسلام ابن تیمیةؒ
تبویب: شیخ صالح بن عبد اللّٰه الفوزان
دار الطیبة الخضراء، مکة

....

۲۷. المغنی، ابو محمد موفق الدین عبد اللّٰه بن احمد بن محمد بن قُدامة
مکتبة القاهرة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸. الوجیز فی عقیدة السلف الصالح،عبدالله بن عبد الحمید الاثری
وزارة الشؤون الاسلامیة والاوقاف والدعوة والارشاد. السعودیة

....

۲۹. بیان فضل علم السلف علی علم الخلف، عبدالرحمن بن احمد بن رجب الحنبلی
دار الصمیعی

....

۳۰. تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید، سلیمان بن عبدالله بن محمد بن عبد الوهاب
دار الصمیعی

....

۳۱. دین الحق،عبد الرحمٰن بن حماد آل عمر
وزارة الشؤن الاسلامیة والاوقاف والدعوة والارشاد،المملکة العربیة السعودیة

....

۳۲. زاد المعاد فی هدی خیر العباد،محمد بن أبی بکر شمس الدین ابن قیّم الجوزیّة
مؤسّسة الرّسالة ،بیروت

....

۳۳. سیر اعلام النبلاء، ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی
مؤسسة الرسالة،بیروت

....

۳۴. شرح السنة ،الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی ابو محمد
المکتب الاسلامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵.شرح العقيدة الطحاوية، ابو جعفر احمد سلمى الازدى الظحاوى
محمد ناصر الدين البانى
المكتب الاسلامى ،بيروت

....

۳۶.كتاب الاثار،محمد بن الحسن الشيبانى
دار الكتب العلمية

....

۳۷.كتاب القدر ،ابوبكر جعفر بن محمد بن الحسن الفريابى
اضواء السلف،الرياض

....

۳۸.مجموع الفتاوىٰ ،تقى الدين ابو العباس احمد بن عبد الحليم بن تيميه الحرانى،
مجمع الملك فهد لطباعة

....

۳۹.نضرة النعيم فى مكارم اخلاق الرسول الكريم، مجموعة من العلماء
المركز الاسلامى للبحوث العلمية ،كراچى

....

۴۰.وجوب تحكيم شرع الله و نبذ ما خالفه، عبد العزيز بن عبدالله بن باز
الرئاسة العامة لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة الارشاد ادارة الطبع والترجمة

....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو کتب

۴۱. اسلام ،تعریف عام بدین الاسلام ، شیخ علی طنطاوی

ترجمہ: سید شبیر احمد

قرآن آسان تحریک،لاہور

....

۴۲. بدعت،تعریف،اقسام اور احکام، صالح بن فوزان الفوزان،

دارالقاسم،ریاض

....

۴۳. تعویذ اور عقیدہ توحید، ڈاکٹر علی بن نفیع العلیانی،

ترجمہ: محمد اسماعیل بشیر

وزارت اسلامی،امورو اوقاف و دعوت و ارشاد،سعودی عرب

....

۴۴. تقویۃ الایمان، محمد اسماعیل شہید،

نعمانی کتب خانہ ،لاہور

....

۴۵. قرۃ عیون الموحدین، شیخ عبد الرحمن بن حسن آل شیخ،

ترجمہ:عطاء اللّٰہ ثاقب،

انصار السنۃ ،لاہور

....

۴۶. مشکلات کا مقابلہ کیسے کریں،عامر محمد عامر الھلالی

ترجمہ: حافظ عبداللہ سلیم

بیت الاسلام ،ریاض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷. مقالات نور پوری، حافظ عبد المنان نور پوری
مکتبة السلفية

....

۴۸. منهاج المسلم، ابو بکر الجزائری،
ترجمه: مولانا محمد رفیق الاثری،
دارالسلام، لاهور

....

۴۹. مومن کے عقائد، ابو بکر الجزائری،
ترجمه: مولانا نصیر احمد ملی،
فاروقی کتب خانه، لاهور

....

۵۰. تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید الذی هو حق الله علی العبید
سلیمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب
المکتب الاسلامی، بیروت، دمشق

....

انگریزی کتب

۵۱. شرح مبادئی التوحید، The Fundamentals of Tauheed
ابو امینه بلال فلپس،
International Islamic Publishing House Riyadh

......

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الھدیٰ ایک نظر میں

الھدیٰ انٹرنیشنل ویلفیئر فاؤنڈیشن پاکستان، قرآن وسنت کی تعلیم اور خدمت خلق کے کاموں میں 1994ء سے کوشاں ہے۔ الحمدللہ آج نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں اسی مقصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ فاؤنڈیشن کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

شعبۂ تعلیم وتربیت: اس شعبہ کے تحت قرآن وسنت کی تعلیم اور طالبات کی تربیت وکردار سازی کے لیے مختلف دورانیے کے درج ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں:

- **تعلیم القرآن:** مکمل قرآن مجید کا لفظی ترجمہ وتفسیر، تجوید، حدیث وسیرت النبی ﷺ اور فقہ العبادات پر مبنی کورسز۔
- **تعلیم التجوید اور تحفیظ القرآن:** قرآن مجید کو درست پڑھنے اور حفظ کے کورسز ہیں۔
- **تعلیم الحدیث:** صحیح بخاری، ریاض الصالحین کے منتخب ابواب اور علوم الحدیث پر مبنی ہیں۔
- **روشنی کا سفر:** یہ کورس کم پڑھی لکھی لڑکیوں کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہے۔
- **روشنی کی کرن:** ناخواندہ خواتین ولڑکیوں کی تعلیم وتربیت کورس ہے۔
- **ریالٹی چیک:** انگریزی زبان میں ہفتہ وار تعلیمی پروگرام ہے۔
- **منارالاسلام:** بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے ہفتہ وار پروگرام اور ناظرہ قرآن کی تعلیم کے لیے مفتاح القرآن پروگرام ترتیب دیا گیا ہے۔
- **فہم القرآن:** رمضان المبارک میں روزانہ ایک پارہ کے ترجمہ اور فہم پر مبنی پروگرام ہے۔
- **سمر کورسز:** گرمیوں کی چھٹیوں میں ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر عمر کی خواتین کے لیے مختصر دورانیے کے کورسز۔
- **خط وکتابت کورسز:** بذریعہ خط وکتابت اور آن لائن تعلیم حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

شعبۂ نشر واشاعت: الھدیٰ پبلی کیشنز کے تحت مختلف موضوعات پر کتب، کارڈز، کتابچے اور پمفلٹس چھپوائے جاتے ہیں اور ان کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید کی قراءت، ترجمہ وتفسیر، حدیث وسیرت النبی ﷺ، مسنون دعاؤں اور روزمرہ زندگی کے مسائل سے متعلق رہنمائی پر مبنی آڈیو کیسٹس (Audio)، سی ڈیز (c.d) اور وی سی ڈیز (v.c.d) تیار کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق: کے تحت متعدد معاشرتی خدمات سرانجام دی جارہی ہیں مثلاً

- مستحق طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف • رمضان المبارک میں راشن کی فراہمی • عیدالاضحیٰ کے موقع پر اجتماعی قربانی
- دینی وسماجی رہنمائی • کچی بستیوں میں تعلیمی اور رفاہی کام • قدرتی آفات کے موقع پر ممکنہ ضروری امداد
- کنوؤں کی کھدائی کے ذریعے خشک علاقہ جات میں پانی کی فراہمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہدیٰ پبلی کیشنز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

پڑھیے اور پڑھائیے

اسلام آباد 7-اے کے ... روڈ H-11/4 اسلام آباد پاکستان فون: +92-51-4866130
www.alhudapk.com www.farhathashmi.com

AL-HUDA

نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	قسم	قیمت	آرڈر
1	قرآن مجید لفظی ترجمہ (سفید پارہ) (اردو)	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	کتاب		
2	قرآن مجید کی منتخب آیات اور سورتیں (اردو/انگلش)	الہدیٰ شعبہ تحقیق	.		
3	قرآن مجید کی منتخب سورتیں (اردو/انگلش)	.	.		
4	منتخب آیات قرآنیہ (اردو)	.	.		
5	قرآن کریم اور اس کے چند مباحث (اردو)	[illegible]	.		
6	حدیث رسول ﷺ	.	.		
7	علم حدیث	.	.		
8	فقہ اسلامی	.	.		
9	ماہ رمضان	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	.		
10	والدین ہماری جنت	.	.		
11	دعائے متقین (صبح و شام کے اذکار حفاظت کی دعائیں) اردو (4 سائز)	.	.		
12	قرآنی و مسنون دعائیں (2 سائز)	.	.		
13	قال رسول اللہ ﷺ	الہدیٰ شعبہ تحقیق	.		
14	حسن اخلاق	.	.		
15	صدقہ خیرات	.	.		
16	رب زدنی علما	.	.		
17	عربی گرامر	.	.		
18	بچی کا سفر	ام خلیل	.		
19	میرا جینا میرا مرنا	.	.		
20	ابوبکر صدیقؓ	[illegible]	.		
21	اسلامی عقائد	[illegible]	.		
22	تصفیۃ القلوب	الہدیٰ شعبہ تحقیق	.		
23	فتنوں کے دور میں	الہدیٰ شعبہ تحقیق	کتابچہ		
24	حج بیت اللہ	.	.		
25	محمد ﷺ کے معمولات اور معاملات	ڈاکٹر فرحت ہاشمی	.		
26	شعبان المعظم	الہدیٰ شعبہ تحقیق	.		
27	رجب اور شب معراج	.	.		
28	صفر کا مہینہ اور بدشگونی	.	.		
29	آخری سفر کی تیاری (اردو)	.	.		
30	زاد راہ (انگلش/اردو)	.	.		
31	سفر کی دعائیں	.	.		
32	لبیک عمرہ	.	.		
33	حج و عمرہ رہنمائی اور دعائیں	.	ہینڈبلز		
34	تکمیل قرآن کی دعائیں	.	کتابچہ		
35	حسن بصریؒ	.	.		
36	پردیسی یا مسافر	.	.		
37	نماز با جماعت کا طریقہ	.	پمفلٹ		
38	تیمم	.	.		
39	نماز فجر کے لیے کیسے بیدار ہوں؟	.	.		
40	عشرہ ذوالحجہ اور کرنے کے کام	.	.		
41	عشرہ ذوالحجہ عید الاضحی اور قربانی	.	.		

نمبر شمار	نام کتاب و پمفلٹ	مؤلف	قسم	قیمت	آرڈر
42	نماز استسقاء		پمفلٹ		
43	جمعہ کا دن		.		
44	غسل میت اور کفن پہنانے کا طریقہ		.		
45	درود و سلام۔ الصلاۃ علی النبی ﷺ		.		
46	محرم الحرام		.		
47	عید الفطر		.		
48	طہارت کیسے؟		.		
49	ان حالات میں کیا کریں؟		.		
50	ہم دین کا کام کیوں کریں؟		.		
51	ڈینگی بخار		.		
52	پانی بچائیے		.		
53	لبیک عمرہ		.		
54	الہدیٰ ایک تعارف		.		
	کارڈز اور پوسٹرز				
55	فہم القرآن میں مددگار دعائیں	الہدیٰ شعبہ تحقیق	کارڈ		
56	حصول علم میں مددگار دعائیں		.		
57	حفاظت کی دعائیں		.		
58	میت کی بخشش کی دعائیں		.		
59	صالح اولاد کے لیے دعائیں		.		
60	رنج و غم کے ازالے کی دعائیں		.		
61	رمضان کی دعائیں		.		
62	تقویٰ کے حصول کے لیے دعائیں		.		
63	نماز کے بعد کے مسنون اذکار		.		
64	ذکر الٰہی		.		
65	مقبول دعائیں		.		
66	صبح و شام کے اذکار		.		
67	تہجد کی دعا		.		
68	آیات شفا		.		
69	تکبیرات		.		
70	استغفر اللہ		.		
71	رشتوں کو جوڑیے		.		
72	استخارہ: کب، کیوں اور کیسے؟		.		
73	ماہ محرم الحرام پوسٹرز		.		
74	ماہ صفر 10 پوسٹرز		.		
75	احادیث رسول ﷺ پر مبنی 12 پوسٹرز		.		
76	ماہ رمضان اور روزے سے متعلق احادیث 29 پوسٹرز		.		
77	ذوالحجہ کی فضیلت اور کرنے کے کام 22 پوسٹرز		.		
78	دعائے شافی پوسٹرز		.		
79	کھانے پینے کے آداب پوسٹر		.		
80	شدت بھوک کے وقت کی دعا		.		
81	کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی دعا		.		

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار		کارڈز / پوسٹرز	قیمت	آرڈر
82	[illegible]			
83	[illegible]			
84	[illegible]			
85	[illegible]			
86	[illegible]	[illegible]		
87	[illegible]	[illegible]		
88	[illegible]			
89	[illegible]			
90	[illegible]	[illegible]		
91	[illegible]			
92	[illegible]			
93	[illegible]			
94	[illegible]			
95	[illegible]			
		اسٹکرز		
96	[illegible]			
97	[illegible]			
98		انگلش پروڈکٹس (نام کتاب و پمفلٹ)		
99		Book Word for Word Translation of the Qur... (Blue Juz)		
100		Selected Ayahs of the Qur'an		
101		Selected Ayahs & Surahs of the Qur'an		
102		Selected Surahs of the Qur'an		
103		Al-Huda Student Guide		
104		Reading & Writing book 1		
105		Quranic & Masnun Supplications ... izes		
106		Wa Iyyaka Nastaeen (and you alone we ask for help)		
107		Qaala Rasul Allah ﷺ		
108		Sadqah o Khairaat		
109		Rabbi Zidni Ilma		
110		The Month of Ramadan		
111		Booklet Prophet Muhammad ﷺ A Mercy For Children		
112		Prayers For Travelling		
113		Muhammad ﷺ Habits and Dealings		
114		Supplications for Hajj & Umrah		
115		Pamp. Peace & Blessings Upon Prophet Muhammad ﷺ		
116		Friday-A Blessed Day		
117		The Sacred Month of Muharram		
118		Ten Blessed Days Of Zul Hijjah		
119		Ashrah-e-Zul-Hijjah-Things To Do		
120		Pamp. The Hidden Pearls		
121		New Year		
122		Fasting in Ramadan		
123		True Love		
124		Tayammum		
125		Supplications for Attaining Taqwa		
126		Astaghfirullah		

قیمت		مولف	نام کتاب و پمفلٹ	نمبر شمار	آرڈر
			Masnun Supplications After Salah	127	
			Prayers for Attaining Knowledge	128	
			Supplications for Protection	129	
			Remembrance of Allah	130	
			Supplications for Righteous Children	131	
			Supplications for Ramadan	132	
			Supplications for the Forgiveness of the ...	133	
			Supplications for sorrow & distress	134	
	Poster		Supplications at the time of severe hunger	135	
			Takbeeraat	136	
	[illegible]		بچوں کے لئے	137	
			[illegible]	138	
			[illegible]	139	
			[illegible]	140	
			[illegible]		
			[illegible]	141	
	Flash cards		[illegible]	142	
	[illegible]		[illegible]	143	
			Ramadan Mubarak (Planner) (2 size)	144	
			Miftah Al Quran (Quranic Recitation)	145	
			Miftah Al Quran (Student's Diary)	146	
			Laylat Al-Qadr activity book	147	
			متفرقات	148	
			Al Huda Writing pad (2 sizes)	149	
			[illegible]	150	
			[illegible]	151	
		[illegible]	[illegible]	152	
			[illegible]	153	
			[illegible]	154	
	[illegible]		[illegible]	155	
			[illegible]	156	
	Card		Ayat Al Kursi - A source of protection	157	
	Card		A Precious Moment for Dua	158	
			[illegible]	159	
	Booklet		Prayers for Healing	160	
				161	
				162	
	Book		[illegible]	163	
	Posters		[illegible]	164	
	Booklet		My Prayer Tree	165	
	Book	[illegible]	[illegible]	166	
			[illegible]	167	
	Book	[illegible]	[illegible]	168	
	[illegible]			169	
				170	

Please send all your orders at ... [illegible]

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Islami 'Aqaa'id

آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں،

اس کے رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر کے اچھا یا برا ہونے پر ایمان رکھے۔"

(صحیح مسلم :93)

N 978-969-8665-92-0

04010102

AL-HUDA
Publications (Pvt) Ltd.